ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.336 Wednesday, 17 June, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۳۶)، بروز بدھ، ۱۷ جون، ۲۰۲۶ء، یکم محرم الحرام، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

انسانی حقوق کی تنظیم کی جانب سے ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کی حراست کے خلاف اپیل مسترد کیے جانے کی مذمت ص:02

امریکی فضائیہ کا بی 52 بمبار طیارہ گر کر تباہ

ٹیک آف کے دوران ایئر بیس پر ہوا بھیانک حادثہ، 8 افراد ہلاک، رن وے کو نقصان کے سبب فضائی آپریشن بند

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی فضائیہ کا ایک بمبار طیارہ ٹیک آف کے دوران ایئر بیس پر ہی گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 8 افراد ہلاک ہو گئے۔ خبر رساں ادارے اے پی نے فضائیہ کے حکام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ واقعہ پیر کو کیلیفورنیا کے ایڈورڈز ایئر فورس بیس میں اس وقت پیش آیا جب بی 52 جہاز نے رن وے پر اڑان بھرنے کی کوشش کی اور شعلوں میں گھر گیا۔ ایئر فورس کے کرنل جیمز ہیز نے واقعے کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ 8 انجن رکھنے والا یہ جہاز روایتی گولہ بارود کے علاوہ جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا تھا اور یہ ایک تربیتی مشن پر تھا۔ حادثے کے بعد بیس سے سیاہ دھوئیں کے بادل اٹھے جن کو کئی میل دور سے بھی دیکھا جا سکتا تھا۔ کرنل جیمز ہیز کے مطابق 'طیارے میں مختلف شعبوں کے لوگ سوار تھے جن میں ایک شہری، ایک سرکاری ٹھیکیدار اور فوجی اہلکار شامل تھے۔ دوسری جانب اس جہاز کو بنانے والی کمپنی بی این کا کہنا ہے کہ واقعے میں اس کے دو اہلکار بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ حادثے کے فوراً بعد جائے حادثہ سے سیاہ دھوئیں کا ایک بلند و بالا دھبہ میلوں دور تک دکھائی دے رہا تھا۔ کرنل ہائیز نے صحافیوں کو بتایا کہ 'جہاز گرنے کی وجہ سے ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے اور اسے جاننے کے لیے تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔' امریکی فضائیہ کے حکام کی جانب سے مرنے والے کے نام ظاہر نہیں کیے گئے اور ان کا کہنا ہے کہ ابھی مرنے والوں کے اہل خانہ کو باضابطہ پر اطلاع دینے کی کارروائی جاری ہے۔ جس علاقے میں یہ واقعہ پیش آیا وہ لاس اینجلس کے شمال میں 161 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور اس کی ویڈیو اس وقت وائرل ہے جس میں جلا ہوا جہاز دکھائی دے رہا ہے جبکہ دھواں بھی اٹھ رہا ہے اور ریسکیو کی گاڑیاں بھی موجود ہیں۔ جیمز ہیز کے مطابق جہاز اچانک کریش ہوا اور اس سے بچاؤ کا امکان موجود نہیں تھا۔ ان کے مطابق 'ہم نے ایڈورڈز ایئر بیس پر فی الحال تمام فضائی آپریشنز کو بند کر دیا ہے کیونکہ رن وے کو نقصان پہنچا ہے۔' انہوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ بیس سے باہر بھی کسی آپریشن کو معطل کیا گیا ہے یا نہیں۔ ایڈورڈز ایئر فورس بیس 1930 کی دہائی میں ایک خشک جھیل کے قریب بننے والا ایک وسیع تجرباتی فلائٹ مرکز ہے جو تقریباً ایک ہزار 245 کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور امریکی فضائیہ کا سب سے بڑا ایئر فیلڈ بھی ہے۔

گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ میں 5 فلسطینی شہید، 8 زخمی

غزہ: وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ یومیہ اعداد و شمار کے مطابق، جاری قابض اسرائیلی جارحیت کے دوران گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں 5 نئے شہداء کے جسد خاکی اور 8 زخمی لائے گئے ہیں۔ وزارت نے اپنے بیان میں تصدیق کی ہے کہ کئی متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں، جبکہ شہری دفاع اور ایمبولینس کا عملہ زمینی پابندیوں اور نقل و حرکت میں دشواری کے باعث ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ یہ صورتحال شہداء کی اصل تعداد میں اضافے کے حوالے سے شدید خدشات کو جنم دے رہی ہے۔ دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک کے مجموعی اعداد و شمار کے مطابق شہداء کی کل تعداد 997 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 3152 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ ملبے تلے سے 784 لاشیں نکالی گئی ہیں، جو کہ فوجی کارروائیوں سے ہونے والی وسیع تباہی کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جارحیت کے بعد سے مجموعی تعداد 73008 شہداء اور 173260 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے، جو غزہ کی پٹی کے عام شہریوں کو پہنچنے والے

بھاری انسانی نقصان کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس دوران صحت کا شعبہ مسلسل چیلنجوں کا سامنا کر رہا ہے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت محدود ہوتی جا رہی ہے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے انتقامی مہم کا سامنا

یورومیڈیٹرینین مانیٹر کا غزہ میں دفتر بند کرنے کا فیصلہ

غزہ: یورومیڈیٹرینین مانیٹر برائے انسانی حقوق نے غزہ کی پٹی میں اپنے دفتر کو تقریباً 15 سالہ فیلڈ ورک کے بعد بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اقدام ان احتیاطی تدابیر کا حصہ ہے جو تنظیم نے حال ہی میں قابض اسرائیل کی جانب سے تنظیم اور اس کے کارکنوں کے خلاف دھمکیوں اور انتقامی کارروائیوں کے پیش نظر اٹھائی ہیں۔ یہ اقدامات دراصل تنظیم کی جانب سے سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی نسل کشی کے واقعات کی پیشہ ورانہ دستاویز کاری کے ردعمل میں کیے گئے ہیں۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر نے منگل کو جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ گزشتہ ہفتوں کے دوران، خاص طور پر تنظیم کی جانب سے قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں فلسطینی قیدیوں اور زیر حراست افراد کے خلاف جنسی تشدد کے جرائم کو دستاویزی شکل دینے والی رپورٹ شائع کرنے کے بعد، سرکاری اداروں اور قابض اسرائیلی حکام [جن میں وزراء بھی شامل ہیں] اور نمایاں پروپیگنڈا پلیٹ فارمز نے یورومیڈیٹرینین مانیٹر اور اس کے عملے کے خلاف منظم اور باقاعدہ اشتعال انگیزی اور کردار کشی کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس مہم میں انہوں نے آزادانہ انسانی حقوق کے کام کو ایسے جھوٹے سیاسی الزامات کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی ہے جن کی کوئی منطقی بنیاد نہیں ہے۔ یہ عمل ایک ایسا خطرناک ماحول پیدا کر رہا ہے جس سے ان کو براہ راست یا بالواسطہ نشانہ بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر انسانی حقوق اور انسانی فلاحی شعبوں میں کام کرنے والے افراد اور عام شہریوں کو نشانہ بنانے کے بار بار کے واقعات کے تناظر میں۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل کی مہم کا مرکز اس کی قیادت، عملے اور ارکان کو انفرادی اور اجتماعی کردار کشی کی مہمات کے ذریعے نشانہ بنانا اور ان کے خلاف کارروائی کرنے پر مسلسل اکسانا رہا ہے۔ یہ مہم بعض اوقات ورک ٹیم کے کلیدی ارکان کو براہ راست قتل کی دھمکیاں دینے تک پہنچ گئی ہے، جس کی وجہ ان کا غزہ کی پٹی میں نسل کشی کے واقعات کو دستاویزی شکل دینے میں سرگرم کردار ہے۔

قابض اسرائیلی حکام نے مئی سنہ 2026ء کے آخر میں انتقامی اقدامات نافذ کیے جن میں یورومیڈیٹرینین مانیٹر کے 40 افراد کی نقل و حرکت پر پابندیاں شامل تھیں۔ ان افراد میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان، ملازمین، رضاکار اور شراکت دار شامل ہیں۔ یہ سب اس سرکاری اور غیر سرکاری دباؤ کا حصہ ہے جو قابض اسرائیل تنظیم پر ڈال رہا ہے تاکہ اسرائیلی خلاف ورزیوں کی دستاویز کاری کو روکا جا سکے۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر برائے انسانی حقوق نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی میں اپنے دفتر کی بندش کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے کام کو روک رہے ہیں یا خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دینے، متاثرین کی مدد کرنے اور منظور شدہ پیشہ ورانہ اور قانونی معیارات کے مطابق شواہد اور بیانات کو محفوظ رکھنے کی اپنی اخلاقی اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ تاہم، یہ فیصلہ قابض اسرائیل کی براہ راست اور بڑھتی ہوئی دھمکیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے جائز خدشات کے تناظر میں کیا گیا ہے، خاص طور پر اس صورت حال میں جب قابض اسرائیل کے سرکاری حکام خود تنظیم کے خلاف مہم کی قیادت کر رہے ہیں۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر، غزہ کی پٹی کے اندر یا باہر اپنی پوری ٹیم، ملازمین، رضاکاروں اور شراکت داروں کی حفاظت کی مکمل ذمہ داری قابض اسرائیلی حکام پر عائد کرتا ہے۔ تنظیم تمام متعلقہ فریقوں سے توقع کرتی ہے کہ وہ فوری طور پر قابض اسرائیل کے اقدامات کی مذمت کریں گے اور انسانی حقوق کے میدان میں کام کرنے والوں کے تحفظ کے لیے ہر ممکن دباؤ ڈالیں گے، اور ان کے خلاف ہونے والے پیچھا کرنے، نشانہ بنانے، اکسانے اور کردار کشی کے تمام حربوں کو رکوانے کے لیے اقدامات کریں گے۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر کا ماننا ہے کہ اس کے خلاف قابض اسرائیل کی مہم غزہ کی پٹی میں انسانی حقوق کے محافظوں، صحافیوں اور انسانی امداد کے شعبے میں کام کرنے والوں کو نشانہ بنانے کے وسیع تر نمونے سے الگ نہیں ہے، جس کا مقصد ان آزاد آوازوں کو دبانا اور خاموش کرنا ہے جو سنگین خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دیتی ہیں اور متاثرین اور بچ جانے والوں پر اس کے اثرات کو بے نقاب کرتی ہیں۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر نے اس بات پر زور دیا کہ تنظیم اور اس کے کارکنوں کے خلاف قابض اسرائیل کے انتقامی اقدامات انسانی حقوق کے دفاع کے حق اور معلومات تک رسائی اور خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دینے کے حق پر حملہ ہیں۔ یہ غزہ کی پٹی میں ہونے والے جرائم کے لیے بین الاقوامی احتساب کی کوششوں کو ناکام بنانے کی ایک خطرناک کوشش ہے۔

یورومیڈیٹرینین مانیٹر نے اقوام متحدہ، خاص طور پر انسانی حقوق کی ہائی کمشنر اور متعلقہ خصوصی طریقہ کار، یورپی یونین اور جنیوا کنونشنز کے فریق ممالک پر زور دیا کہ وہ اشتعال انگیزی اور تعاقب کی مہم کی مذمت کے لیے عوامی اور فوری موقف اختیار کریں۔ نیز قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں کہ وہ انسانی حقوق کی تنظیموں اور ان کے کارکنوں کے خلاف کسی بھی انتقامی کارروائی کو روکے اور انہیں بغیر کسی خوف یا سزا کے آزادانہ اور محفوظ طریقے سے اپنا کام انجام دینے کو یقینی بنائے۔

آخر میں، یورومیڈیٹرینین مانیٹر برائے انسانی حقوق نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اس کا کام اس لیے شروع نہیں ہوا تھا کہ حالات محفوظ یا آسان تھے، اور ہم کسی بھی صورتحال میں نہیں رکیں گے، کیونکہ قابض اسرائیلی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کام کی قیمت بڑھا دی جائے۔

عالمی دفاعی نمائش میں اسرائیلی جارحانہ ہتھیاروں پر پابندی

فلسطین کو تسلیم کرنے والے فرانس کی راجدھانی پیرس کی 2026 نمائش میں شرکت کی شرائط کی خلاف ورزی پر صہیونی کمپنیوں کے ایک درجن اسٹال بند

پیرس، (ایجنسیاں) فرانس کی راجدھانی پیرس کے نواح میں پیر کے روز منعقد ہونے والی ایک بڑی بین الاقوامی دفاعی اور سکیورٹی نمائش میں اسرائیل کی ایک درجن کمپنیوں کے اسٹال بند کر دیے گئے، جس پر اسرائیلی حکام نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق فرانس اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی حالیہ کچھ عرصے سے برقرار ہے۔ فرانس نے گزشتہ سال فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا اور حالیہ ہفتوں میں اسرائیل کے دو انتہائی دائیں بازو کے وزرا کے ملک میں داخلے پر پابندی بھی عائد کی تھی۔ نمائش کے منتظم ادارے کوگس ایونٹس نے اے ایف پی کو ایک بیان میں بتایا کہ یوروساتری آرمز اور سکیورٹی ٹریڈ شو میں یہ اسٹال 'فرانسیسی حکام کی طرف سے مقرر کردہ شرکت کی شرائط کی خلاف ورزی' کی وجہ سے بند کیے گئے۔ بیان کے مطابق ادارہ فرانسیسی حکام کے فیصلوں پر عمل درآمد کا پابند تھا، اسی لیے '12 اسٹالز بند کرنا پڑے۔' کوگس ایونٹس کے سربراہ چارلس بوڈوئن نے کہا کہ 'فرانس نے 2026 کی نمائش میں اسرائیلی جارحانہ ہتھیاروں کی نمائش پر پابندی لگا دی ہے اور اسرائیلی کمپنیوں کو صرف بیلسٹک میزائلوں اور فضائی دفاع سے متعلق آلات اور مصنوعات نمائش کے لیے پیش کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔' اسرائیلی وزارت دفاع نے موقف اختیار کیا کہ 'کمپنیوں کی جانب سے فرانس کے 'نامناسب' مطالبات پورے کیے جانے کے باوجود یہ پویلین بند کر دیے گئے۔' وزارت نے فرانس پر الزام عائد کیا کہ وہ 'اسرائیلی ٹیکنالوجی کی برتری کو دنیا سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔' اسرائیل کی اگرچہ 3 بڑی دفاعی کمپنیوں، جن میں اسرائیل ایرو اسپیس انڈسٹریز اور رافیل شامل ہیں، کے اسٹال پیر کے روز کھلے رہے، تاہم اے ایف پی کے ایک صحافی کے مطابق وہاں دیگر ممالک کے برعکس ہتھیاروں کے ماڈلز عوامی طور پر نمائش کے لیے پیش نہیں کیے گئے۔ فرانس میں اسرائیلی سفیر نے اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ کیے گئے اس سلوک کو ناقابل قبول قرار دیا۔ اسرائیلی سفیر جوشوا زرکا نے اے ایف پی کو بتایا کہ 'فرانس بین الاقوامی مارکیٹ کا بڑا حصہ کھو رہا ہے اور اس کا جواب وہ غیر مناسب اور کھل کر غیر منصفانہ مسابقت کے ذریعے دے رہا ہے۔' ایک بند کیے گئے اسٹال پر کمپنی ایمیٹ انڈسٹریز کے چیف ایگزیکٹو امیت ماتور نے کہا کہ وہ اس فیصلے پر 'کافی حیران' ہیں۔ ان کے مطابق ان کی کمپنی ڈرونز، کمیونیکیشن سسٹمز اور روبوٹس میں استعمال ہونے والی برقی بیٹریاں تیار کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 'اس سے قبل فرانسیسی حکومت کی ایک ٹیم نے انہیں اسٹال لگانے کی اجازت دے دی تھی لیکن بعد میں انہیں بتایا گیا کہ 'اسٹال بند کر دیا گیا ہے۔' یوروساتری نمائش 15 سے 19 جون تک پیرس کے شمال میں ایک ایگزیبیشن مرکز میں جاری ہے۔ واضح رہے کہ سن 2024 میں بھی اسی تجارتی شو میں اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کو شرکت سے روک دیا گیا تھا۔

> فرانس اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی حالیہ کچھ عرصے سے برقرار ہے۔ فرانس نے گزشتہ سال فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا اور حالیہ ہفتوں میں اسرائیل کے دو انتہائی دائیں بازو کے وزرا کے ملک میں داخلے پر پابندی بھی عائد کی تھی۔ سن 2024 میں بھی اسی تجارتی شو میں اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کو شرکت سے روک دیا گیا تھا۔

مفاہمتی یادداشت پر دستخط کے فوراً بعد ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا آغاز ہوگا: عراقچی

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ مفاہمتی یادداشت پر حتمی دستخط کے بعد ایران کے جوہری پروگرام اور امریکی پابندیوں کے خاتمے سمیت اہم امور پر 60 روزہ مذاکرات کا پہلا دور فوری طور پر شروع کیا جائے گا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق عباس عراقچی نے پارلیمنٹ کی اقتصادی کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کے بعد بتایا کہ امکان ہے کہ جمعہ کو سوئٹزرلینڈ میں دونوں ممالک کے وفود کے سربراہان کی ملاقات ہوگی، جہاں مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے جائیں گے، جس کے بعد باضابطہ مذاکرات کا آغاز ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ورچوئل طور پر طے پانے والی اس مفاہمتی یادداشت سے ایران کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے، تاہم ملک اپنی تمام ضروریات کے لیے ان فوائد پر انحصار نہیں کرے گا۔ ایرانی وزیر خارجہ کے مطابق، مذاکرات کے دوران امریکی پابندیوں کے خاتمے اور ایران کے جوہری پروگرام سمیت اہم امور پر 60 روز کے اندر بات چیت کی جائے گی، جبکہ ضرورت پڑنے پر اس مدت میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ عباس عراقچی نے خبردار کیا کہ ایران امریکا کے ساتھ مذاکرات میں بداعتمادی اور احتیاط کا رویہ اختیار کرے گا کیونکہ ماضی میں واشنگٹن متعدد بار وعدہ خلافی اور معاہدوں سے انحراف کر چکا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اتوار کی شب طے پانے والی مفاہمتی یادداشت میں دونوں ممالک کے لیے مختلف ذمہ داریاں مقرر کی گئی ہیں، جن میں سے بعض پر پیر سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا جبکہ باقی نکات پر جمعہ کو حتمی دستخط کے بعد عمل کیا جائے گا۔

صومالی لینڈ نے یروشلم میں اپنا سفارت خانہ کھول لیا

صدر عبدالرحمان محمد عبداللہی کے اسرائیل دورے کے بعد ہوئی پیشرفت، او آئی سی کی جانب سے سخت مذمت

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ صومالی لینڈ نے یروشلم میں اپنا سفارت خانہ کھول دیا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق یہ اقدام اسرائیل کی جانب سے علیحدگی اختیار کرنے والے افریقی ملک کو تسلیم کیے جانے کے چند ماہ بعد سامنے آیا ہے۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ گیڈون سار نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ 'مجھے اپنے عزیز دوست صدر عبدالرحمان محمد عبداللہی کے تاریخی دورے کے دوران ان کا استقبال کرنے کا اعزاز حاصل ہوا، جب انہوں نے یروشلم میں صومالی لینڈ میں سفارت خانے کا افتتاح کیا۔' یہ صدر عبدالرحمان کا اسرائیل کا پہلا دورہ تھا۔ گیڈون سار نے یہ بھی لکھا کہ 'میرے لیے یہ بھی فخر کی بات ہے کہ مجھے اسرائیل اور صومالی لینڈ کے درمیان تعلقات کی تاریخ کے پہلے صفحات لکھنے کا موقع ملا۔' اسلامی ممالک کی تعاون تنظیم او آئی سی کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں سفارت خانہ کھولنے کے اقدام کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ 'یہ اقدام غیر قانونی، اقوام متحدہ کے چارٹر اور اس کی قراردادوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔' سعودی خبر رساں ایجنسی ایس پی اے کے مطابق او آئی سی کی جانب سے مزید کہا گیا ہے کہ 'قابض اسرائیل یروشلم پر حکومت کا حق نہیں رکھتا اور اس کی سیاسی، قانونی یا ڈیموگرافک حیثیت کو تبدیل کرنے کے لیے کیے گئے تمام فیصلے اور اقدامات بین الاقوامی قانون کے تحت کالعدم اور بے اثر ہیں۔' صومالی لینڈ آٹھواں ملک ہے جس نے یروشلم میں اپنا سفارت خانہ کھولا ہے۔ اس سے پہلے جن ممالک نے وہاں سفارت خانے کھولے ان میں امریکہ، گوئٹے مالا، ہنڈوراس، کوسووو، پاپوا نیو گنی، پیراگوئے اور فجی شامل ہیں۔ اسرائیل میں زیادہ تر سفارتی مشن تل ابیب میں موجود ہیں کیونکہ یروشلم کی حیثیت اسرائیل اور فلسطین کے تنازع میں دونوں ممالک درمیان پائے جانے والے سب سے پیچیدہ اور متنازع ترین ایشوز میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ دسمبر میں اسرائیل اس پہلے ملک کے طور پر سامنے آیا تھا جس نے صومالی لینڈ کی آزادی کو تسلیم کیا تھا۔ 1991 میں خانہ جنگی کے بعد صومالیہ سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا تھا۔

پکڑی گئی امریکہ کی چوری! آبنائے ہرمز کی بندش کے دوران تیل اسمگلنگ بے نقاب

ہم آبنائے ہرمز کی بندش کے دوران تیل چوری کر رہے تھے تاہم ایران کو بعد میں پتہ چل گیا: ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسیاں) آبنائے ہرمز کی بندش کے دوران امریکہ نے خلیجی ممالک سے تیل کی برآمدات جاری رکھنے کیلئے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جو مبینہ طور پر ایران پابندیوں سے بچنے کے لیے استعمال کرتا رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ انکشاف 'رائٹرز' کی ایک رپورٹ میں سامنے آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی فوج کی نگرانی میں آئل کی خفیہ 'جہاز سے جہاز' منتقلی کا ایک نیٹ ورک قائم کیا گیا جس کے تحت آبنائے ہرمز کے قریب چھوٹے ٹینکر تیل لیکر مخصوص مقامات تک پہنچتے اور وہاں بڑے بحری جہازوں میں خام تیل منتقل کر دیتے تھے۔ یہ طریقہ کار ایران کی جانب سے پابندیوں کے دوران استعمال کی جانے والی تکنیک سے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ رائٹرز کے مطابق یہ آپریشن مئی 2026 کے اوائل میں شروع ہوا اور اس میں کم از کم 92 بحری جہاز شامل رہے۔ سیٹلائٹ تصاویر اور شپنگ ڈیٹا سے معلوم ہوا کہ متحدہ عرب امارات کے ساحل فجیرہ اور عمان کی بندرگاہ صحار کے قریب خفیہ تیل منتقلی کے مراکز قائم کیے گئے تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض جہازوں نے اپنی شناختی ٹرانسپونڈر سسٹمز بند رکھے اور رات کے اوقات میں محدود روشنی کے ساتھ سفر کیا۔ یہ وہی حربے ہیں جو ماضی میں مبینہ طور پر ایرانی 'شیڈو فلیٹ' سے منسوب کیے جاتے رہے ہیں۔ امریکی فوج نے مبینہ طور پر ڈرونز، ہیلی کاپٹروں اور دیگر نگرانی کے ذرائع استعمال کر کے ان قافلوں کی رہنمائی کی۔ ذرائع کے مطابق اس طریقہ کار کے ذریعے روزانہ لاکھوں بیرل تیل خلیج فارس سے عالمی منڈیوں تک پہنچایا گیا تاکہ آبنائے ہرمز کی بندش کے باعث پیدا ہونے والے توانائی بحران کو کم کیا جا سکے۔ واضح رہے چند دن قبل امریکی صدر ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم آبنائے ہرمز کی بندش کے دوران تیل چوری کر رہے تھے تاہم ایران کو بعد میں پتہ چل گیا۔

> **یو اے ای اور عمان کی بندرگاہ کے قریب قائم کیے گئے خفیہ تیل منتقلی کے مراکز**
> سیٹلائٹ تصاویر اور شپنگ ڈیٹا سے معلوم ہوا کہ متحدہ عرب امارات کے ساحل فجیرہ اور عمان کی بندرگاہ صحار کے قریب خفیہ تیل منتقلی کے مراکز قائم کیے گئے تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض جہازوں نے اپنی شناختی ٹرانسپونڈر سسٹمز بند رکھے اور رات کے اوقات میں محدود روشنی کے ساتھ سفر کیا۔

فلسطینی حقوق کی حمایت کرنے والی آوازوں کو خاموش کرنے کی کوشش!

برطانوی عدالت کے فیصلے اور فلسطین ایکشن کے حامیوں کی گرفتاریوں پر حماس کی جانب سے سخت مذمت

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ میں فلسطین حامی کارکنوں کی تنظیم فلسطین ایکشن کے حامیوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا، جبکہ برطانوی عدالت نے تنظیم کو 'دہشت گرد تنظیم' قرار دینے کے حکومتی فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے حکومت کے مؤقف کی توثیق کردی۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق برطانیہ کی کورٹ آف اپیل نے پیر کے روز فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے فلسطین ایکشن کو دہشت گردی کے قوانین کے تحت کالعدم قرار دینا قانونی طور پر درست ہے۔ عدالت نے اس طرح ایک نچلی عدالت کے اس فیصلے کو کالعدم کر دیا جس میں تنظیم پر پابندی کو غیر قانونی اور غیر متناسب قرار دیا گیا تھا۔ عدالتی فیصلے کے بعد برطانیہ کے مختلف علاقوں میں فلسطین ایکشن کے حامیوں نے احتجاج کیا، جس دوران متعدد افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتاریاں عوامی نظم وضبط اور نافذ قوانین کے تحت عمل میں لائی گئیں۔ دوسری جانب فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے برطانوی عدالت کے فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے سیاسی دباؤ کے تحت کیا گیا فیصلہ قرار دیا ہے۔ حماس کے بیان میں کہا گیا کہ اس پابندی کا مقصد فلسطینی حقوق کی حمایت کرنے والی آوازوں کو خاموش کرنا اور غزہ میں جاری اسرائیلی کارروائیوں کے خلاف احتجاج کو محدود کرنا ہے۔ حماس کے مطابق فلسطین ایکشن پر پابندی انسانی حقوق اور اظہار رائے کی آزادی کے خلاف اقدام ہے۔ تنظیم نے کہا کہ فلسطینی عوام کے حق میں آواز اٹھانے والوں کو دبانے کی کوششیں مسئلے کا حل نہیں بلکہ مزید تنازعات کو جنم دیں گی۔ واضح رہے برطانوی حکومت نے فلسطین ایکشن کو ٹیررازم ایکٹ 2000 کے تحت کالعدم قرار دیا تھا۔ حکومت کا موقف ہے کہ تنظیم کی بعض سرگرمیاں قومی سلامتی اور عوامی تحفظ کیلئے خطرہ بن سکتی ہیں، جبکہ انسانی حقوق کی متعدد تنظیمیں اس فیصلے کو شہری آزادیوں کے خلاف قرار دے رہی ہیں۔

برطانوی عدالت نے تنظیم کو 'دہشت گرد تنظیم' قرار دینے کے حکومتی فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے حکومت کے موقف کی توثیق کردی۔

امریکہ نہ ہوتا تو اسرائیل کا وجود نہ ہوتا: ٹرمپ

'ایران کے پاس اب معقول قیادت ہے جبکہ لبنان جنگ کو معمولی تنازع سمجھتا ہوں'

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ اسرائیل بہت پہلے تباہ ہوجاتا اگر میں مداخلت نہیں کرتا۔ امریکے کے بغیر اسرائیل کا وجود نہیں ہوتا۔ تفصیلات کے مطابق ڈونالڈ ٹرمپ نے امیر قطر تمیم بن حمد الثانی سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایران نے جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس پر جہنم ڈھا دیں گے۔ ایران کے ساتھ کیا گیا معاہدہ کامیاب ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ایٹمی ہتھیاروں کے سامنے دیوار ہے۔ روس کو بھی معاہدہ کر لینا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے خیال سے ایران سے منصفانہ ڈیل ہوئی ہے، ہم ایران میں کوئی سرمایہ کاری نہیں کر رہے۔ علاوہ ازیں قطر نے جس طرح معاملات کو سنبھالا، اس سے خوش ہوں۔ امریکی صدر کا مزید کہنا تھا کہ میرے لیے سب سے اہم یہی ہے کہ ایران کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار نہیں ہوں گے۔

ٹرمپ نے کہا کہ اسرائیل کو بول دیا ہے کہ مجھے بیروت پر حملہ پسند نہیں آیا۔ نیتن یاہو سے اچھے تعلقات ہیں۔ اسرائیل کو تجویز دی ہے کہ حزب اللہ سے نمٹنے کی ذمہ داری شام کو سونپی جائے۔ ایران کے پاس اب معقول قیادت ہے جبکہ لبنان جنگ کو معمولی تنازع سمجھتا ہوں۔

صہیونی وزیراعظم کی ہٹ دھرمی، اسرائیل لبنان وشام میں نہیں چھوڑے گا مقبوضہ زمین

تل ابیب، (ایجنسیاں) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی فوج لبنان اور شام کے زیر قبضہ علاقوں میں بدستور موجود رہے گی اور ان علاقوں سے انخلاء کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی۔ نیتن یاہو نے پریس کانفرنس میں کہا کہ لبنان میں قائم سیکیورٹی بفر زون میں اسرائیلی فوج 'جب تک ضروری ہوا' موجود رہے گی۔ واضح رہے کہ اسرائیل اس وقت لبنان کے تقریباً 570 مربع کلو میٹر علاقے پر قابض ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے ایک مجوزہ معاہدے کی تفصیلات سامنے آ رہی ہیں جس میں لبنان میں فوجی کارروائیوں کے خاتمے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ نیتن یاہو نے واضح کیا کہ اسرائیل ایران سے منسلک گروہوں کیخلاف کارروائیاں جاری رکھے گا اور اپنی سلامتی کے لیے ضروری اقدامات سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ ادھر اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے بھی کہا ہے کہ اسرائیلی فوج لبنان، شام اور غزہ میں قائم سیکیورٹی زونز میں غیر معینہ مدت تک موجود رہے گی اور کسی بھی دباؤ کے باوجود لبنان سے انخلا نہیں کیا جائے گا۔ اس سے قبل نیتن یاہو نے اپنے ایک بیان میں ایران کے خلاف حالیہ جنگی کارروائیوں کو اسرائیل کی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ ایران کو بھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیے جائیں گے۔

امریکہ نے اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کو نہیں دیا ویزا

واشنگٹن، (ایجنسیاں): اسرائیل کو امریکہ سے ایک اور بڑا جھٹکا لگا ہے۔ اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کو امریکہ کا ویزا نہیں ملا ہے۔ بین گویر ایک خاندانی تقریب میں شامل ہونے کے لیے امریکہ کے شہر میامی جانا چاہتے تھے، لیکن امریکی سفارت خانے سے ویزا کلیئرنس نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ یہ معلومات اسرائیلی میڈیا 'ہارٹز' نے دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پیر کے روز بین گویر نے تل ابیب میں واقع امریکی سفارتخانے سے ویزا کیلئے رابطہ کیا۔ اس پر سفارتخانے کے حکام نے انہیں ذاتی طور پر اپنے دفتر آنے کیلئے کہا۔ سفارتخانہ کا کہنا تھا کہ آپ پر کئی مجرمانہ مقدمات درج ہیں، اس لیے آپ کو یہاں آکر بائیو میٹرک ڈیٹا دینا ہوگا۔ بین گویر نے جب سفارت خانے میں ذاتی طور پر پیش نہ ہونے اور بائیو میٹرک ڈیٹا دینے سے انکار کر دیا تب امریکی سفارت خانے نے انہیں ویزا نہ دینے کا فیصلہ کیا، جس کے بعد اسرائیلی وزیر نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا۔ 'یروشلم پوسٹ' کے مطابق امریکی سفارت خانے نے پہلی بار اسرائیل کے کسی وزیر کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ عام طور پر اسرائیل کے وزراء کو امریکہ خصوصی ویزا دیتا ہے، جس سے انہیں سفر کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ حالانکہ بین گویر کے ساتھ اس سلوک کو اسرائیلی میڈیا نے غیر معمولی قرار دیا ہے۔ اسرائیل کی وزارت خارجہ نے اس معاملے پر کوئی باضابطہ تبصرہ نہیں کیا ہے۔

امریکہ-ایران معاہدہ کے بعد تیل کی قیمتوں میں اب تک کی سب سے بڑی کمی؛ خام تیل 80 ڈالر کا ہوگیا

نیویارک، (ایجنسیاں) امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی اور آبنائے ہرمز کی ممکنہ بحالی سے متعلق مثبت پیش رفت کے بعد عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔

عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ایران اور امریکا کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر اتفاق رائے کی خبروں کے بعد برینٹ خام تیل کی قیمت 3 ماہ کی کم ترین سطح پر آگئی۔ برینٹ خام تیل کے مستقبل قریب کے معاہدوں میں اس کی قیمت میں 2.02 ڈالر یا 2.4 فیصد کمی ہوئی جس کے بعد یہ 81.15 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ ہوتا رہا۔ ایک موقع پر برینٹ خام تیل 80.89 ڈالر فی بیرل تک گر گیا جو 4 مارچ کے بعد کم ترین سطح ہے۔ اسی طرح امریکی خام تیل ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ کی قیمت میں 2.22 ڈالر یا 2.8 فیصد کمی دیکھی گئی جس کے بعد یہ 78.53 ڈالر فی بیرل پر آ گیا۔ ایک موقع پر یہ بھی 78.27 ڈالر فی بیرل تک گر گیا تھا جو 10 مارچ کے بعد سب سے کم سطح بھی جا رہی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں تیزی سے ہوتی یہ کمی اس تاثر کی عکاسی کرتی ہے کہ آبنائے ہرمز میں جہاز رانی معمول پر آنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ خیال رہے کہ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین بحری گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے جہاں سے عالمی تیل کی بڑی مقدار گزرتی ہے اس لیے اس خطے میں کشیدگی یا امن براہ راست تیل کی قیمتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

برطانیہ میں پناہ گزینوں کیلئے قانون مزید سخت، مستقل تحفظ فراہم کرنیوالا نظام کو ختم

حکومت اب ضرورت مند پناہ گزینوں کو مدد فراہم کرنے کی پابند نہیں رہے گی بلکہ یہ فیصلہ اس کی صوابدید پر ہوگا

لندن، (ایجنسیاں) برطانیہ میں حکومت نے اپنے پناہ گزین کے قانون میں بڑے پیمانے پر اصلاحات نافذ کی ہیں جس کے بعد غیرملکیوں کو پناہ کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مستقل تحفظ فراہم کرنے والے گزشتہ نظام کو ختم کر کے اب ایک نئے اور عارضی تحفظ کے ماڈل میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس نئے نظام کے تحت پناہ کی ابتدائی اجازت 5 سال سے کم کر کے صرف 30 ماہ کردی گئی ہے اور ملک میں مستقل سکونت حاصل کرنے کیلئے اب 5 سال کی بجائے 20 سال تک انتظار کرنا ضروری ہوگا، جب تک کہ کوئی شخص نئے 'پروٹیکشن ورک اینڈ اسٹڈی ویزا روٹ' پر منتقل نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ خاندان کے افراد کو ملانے کا جو خودکار حق پہلے حاصل تھا وہ بھی ختم کر دیا گیا ہے اور سرکاری مالی مدد اور رہائش صرف مشروط بنیادوں پر دی جائے گی یعنی حکومت اب ضرورت مند پناہ گزینوں کو مدد فراہم کرنے کی پابند نہیں رہے گی بلکہ یہ فیصلہ اس کی صوابدید پر ہوگا۔ جن لوگوں کے پاس اثاثے یا آمدنی ہے، ان سے اب ان کی رہائش اور مالی امداد کے اخراجات میں حصہ ڈالنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ یہ تبدیلیاں دراصل غیر قانونی نقل مکانی کو روکنے کے لیے ایک سخت رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں اور ان کا مقصد ان افراد کی حوصلہ شکنی کرنا ہے جو متعدد محفوظ ممالک سے گزر کر برطانیہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان تمام افراد کو تیزی سے ملک بدر کر دیا جائے گا جن کی پناہ کی درخواستیں مسترد ہو چکی ہیں اور اب ان ممالک کی طرف بھی انخلاء دوبارہ شروع کیا جائے گا جہاں پہلے روکا گیا تھا۔ خاص طور پر حکومت اب ان خاندانوں کو بھی ملک بدر کرنے کے لیے تیار ہے جن کی پناہ کی درخواستیں مسترد ہو چکی ہیں، چاہے ان کے ساتھ بچے ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے علاوہ قانونی نظام کو بھی تبدیل کیا جا رہا ہے، جس میں ایک نئی اپیل باڈی کا قیام اور 'سنگل اپیل روٹ' متعارف کرائی گئی ہے تاکہ کیسز پر کارروائی تیز ہو اور درخواست گزاروں کیلئے بار بار کی قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ ملک بدری کو روکنا مشکل ہو جائے۔ یہ پالیسی خاص طور پر ان افراد پر بھی اثر انداز ہوگی جو قانونی ویزوں (جیسے وزٹ، ورک یا اسٹڈی) پر ملک میں داخل ہوئے اور پناہ کیلئے درخواست دی۔ نظام کو اس لیے بھی مزید سخت کر دیا گیا ہے تاکہ جو لوگ پناہ کے نظام میں داخل ہوتے ہیں، خاص طور پر کام کرنے کے حق رکھنے والے افراد کی مالی امداد ختم کر کے انہیں سزا دی جا سکے۔ برطانیہ کا موجودہ طریقہ کار غیر قانونی آمد کو روکنے اور صرف محفوظ اور قانونی راستوں کے ذریعے ہی پناہ فراہم کرنے کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور ان محفوظ راستوں کے تحت بھی ہر سال قبول کیے جانے والے پناہ گزینوں کی تعداد کو کنٹرول کیا جائے گا۔ ان بڑی پالیسی تبدیلیوں کے پیش نظر پاکستان سے آنے والے خواہشمند پناہ گزینوں کو سمجھنا چاہیے کہ اب پناہ کا نظام پہلے سے کہیں زیادہ مشکل اور پابندیوں والا ہو گیا ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیم کی جانب سے ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کی حراست کے خلاف اپیل مسترد کیے جانے کی مذمت

مرکز برائے دفاع اسیران نے قابض اسرائیل کی سپریم کورٹ کی جانب سے ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کی حراست کے خلاف دائر اپیل کو مسترد کیے جانے کے فیصلے کی شدید مذمت کی ہے۔ عدالت نے انہیں کسی مخصوص الزام یا فرد جرم کے بغیر نام نہاد غیر قانونی جنگجو قانون کے تحت قید رکھنے کو برقرار رکھا ہے۔

مرکز نے منگل کے روز جاری اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا کہ یہ فیصلہ بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ خاص طور پر جنیوا کنونشنز کے تحت مسلح تنازعات کے دوران طبی عملے کا تحفظ لازم ہے اور ان کی پیشہ ورانہ اور انسانی ذمہ داریاں نبھانے کی پاداش میں انہیں نشانہ بنانا یا من مانی طریقے سے گرفتار کرنا ممنوع ہے۔

بیان میں نشاندہی کی گئی ہے کہ ڈاکٹر حسام ابوصفیہ بدستور نقحہ عقوبت خانے میں تنہائی میں قید ہیں، جہاں انہیں انتہائی سفاک اور توہین آمیز حالات کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں ضروری طبی علاج اور قیدیوں کو حاصل بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ہے، جو ان کی صحت اور انسانی حالت کے حوالے سے شدید خدشات کو جنم دیتا ہے۔

مرکز نے قابض اسرائیلی حکام پر ان کی زندگی اور سلامتی کی مکمل ذمہ داری عائد کی ہے اور ان کی فوری رہائی، طبی سہولیات کی فراہمی اور طبی و انسانی کارکنوں کے خلاف من مانی گرفتاریوں کی پالیسی ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مزید برآں مرکز نے عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں، بالخصوص ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی، عالمی ادارہ صحت اور اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری مداخلت کریں اور ان کی رہائی کے لیے دباؤ ڈالیں۔ ساتھ ہی بین الاقوامی قانون کے تحت طبی عملے کو حاصل قانونی تحفظ کے احترام کو یقینی بنائیں۔

واضح رہے کہ قابض اسرائیل کی فورسز نے کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر کو 27 دسمبر سنہ 2024ء کو ہسپتال پر دھاوا بولنے کے بعد گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد سنہ 2025ء کے دوران کئی بار ان کی گرفتاری میں توسیع کی گئی، جس میں سنہ 2025ء کے اکتوبر میں مزید چھ ماہ کی توسیع کا فیصلہ بھی شامل تھا۔

فروری سنہ 2025ء میں ڈاکٹر حسام ابوصفیہ پہلی بار اسرائیلی میڈیا کی جانب سے نشر کی جانے والی ایک ویڈیو میں عقوبت خانے کے اندر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے دکھائی دیے تھے، جس پر انسانی حقوق کے حلقوں میں شدید تنقید اور غم وغصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔

فلسطینی اعداد وشمار کے مطابق ڈاکٹر حسام ابوصفیہ ان 737 طبی کارکنوں میں شامل ہیں جنہیں قابض اسرائیل نے غزہ کی پٹی پر جنگ شروع ہونے کے بعد سے گرفتار کیا ہے۔ ان گرفتار افراد میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف اور نرسنگ کا عملہ بھی شامل ہے۔

مسجد اقصیٰ کو نمازیوں سے آباد رکھنا ہی اس کے خلاف ہونے والی سازشوں کا اولین دفاعی مورچہ ہے: شیخ عکرمہ صبری

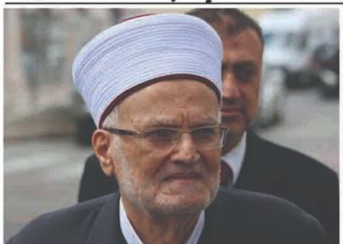

مقبوضہ بیت المقدس کی سپریم اسلامک کونسل کے سربراہ اور مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ عکرمہ صبری نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے تحفظ اور حفاظت کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ اس میں مستقل موجودگی کو یقینی بنایا جائے اور اسے نمازیوں، ذکر کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں سے آباد رکھا جائے۔ شیخ عکرمہ صبری نے نئے ہجری سال سنہ 1448ھ کی آمد کے موقع پر مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ جوق در جوق مسجد اقصیٰ کا رخ کریں اور پورے ہفتے وہاں نمازیوں کی بڑی تعداد کے ذریعے اسے آباد رکھیں۔ انہوں نے علمی حلقوں، ذکر واذکار کی محفلوں اور دینی دروس میں شرکت کرنے اور اس کی مبارک فضاؤں میں عبادات و طاعات کو بڑھانے کی تلقین کی۔ انہوں نے نمازیوں پر زور دیا کہ وہ قابض اسرائیل کی جانب سے عائد کردہ رکاوٹوں اور ناکہ بندیوں کی کوئی پروا نہ کریں، اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہ مشقت کے ساتھ ثواب میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو شخص اپنی پوری کوشش اور سعی کے باوجود مسجد اقصیٰ تک پہنچنے سے روک دیا جاتا ہے، اسے اپنی نیت اور ارادے کے بدلے پوری نماز اور حاضری کا اجر ملتا ہے۔ شیخ عکرمہ صبری نے بچوں اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں مسجد اقصیٰ کا مقام مستحکم کرنے کی اہمیت پر زور دیا، تاکہ ان میں اسلامی اقدار کو راسخ کیا جا سکے اور اس مبارک مسجد کے ساتھ ان کے تعلق کو مضبوط بنایا جا سکے، جس سے مسجد اقصیٰ کی مذہبی اور قومی شناخت اور وقار کے تحفظ میں مدد ملتی ہے۔

انہوں نے اپنی بات کا اختتام کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اقصیٰ کو نمازیوں اور مرابطین سے آباد کرنا ہی اس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور وہاں نئے زمینی حقائق مسلط کرنے کی ناپاک کوششوں کے سامنے پہلا دفاعی مورچہ ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزی

قابض اسرائیل کی جانب سے توپ خانے سے گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ جاری

قابض اسرائیل کی افواج نے منگل کے روز بھی غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فائرنگ، توپ خانے سے گولہ باری اور عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں میں شدید فائرنگ کی، جس کے ساتھ ہی توپ خانے سے گولہ باری کی گئی اور شہر کی فضا میں ڈرون طیاروں نے نچلی پروازیں کیں۔

اس کے علاوہ قابض اسرائیل کی افواج نے خان یونس کے مشرق میں واقع بنی سہیلہ چوک کے قریب صلاح الدین روڈ کے نزدیک دھوئیں کے گولے پھینکے اور شدید فائرنگ کی۔

غزہ شہر میں، شہر کے مغربی اور مشرقی حصوں میں قابض اسرائیل کے ہیلی کاپٹروں کی نچلی پروازیں دیکھی گئیں، جس کے باعث مقامی رہائشیوں میں شدید کشیدگی اور خوف وہراس پایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں، قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے وسطی غزہ میں بریج کیمپ کے شمال میں وادی غزہ پل کے آس پاس کے علاقوں میں فائرنگ کی۔ خوش قسمتی سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

یاد رہے کہ پیر کے روز قابض اسرائیل کی افواج نے وسطی غزہ کی پٹی کے قصبے الزوائدہ میں رہائشی علاقے کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچوں سمیت پانچ شہری شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کے تسلسل میں پیش آیا۔

قابض اسرائیل کی افواج جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے بے گھر افراد کے ٹھکانوں پر فضائی اور توپ خانے سے گولہ باری کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نام نہاد یلو لائن کے اندر عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے اور تباہ کرنے کا عمل جاری ہے، جبکہ اشیاء خورد ونوش، امدادی سامان اور نقل وحرکت پر عائد سختیاں بھی برقرار ہیں۔ وزارت صحت فلسطین کے اعداد و شمار کے مطابق، دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے آغاز سے اب تک شہداء کی تعداد 995 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 3144 افراد زخمی ہوئے ہیں، اور اب تک 784 لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔

سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جارحیت کے نتیجے میں مجموعی طور پر تقریباً 006,73 فلسطینی شہید اور 252,173 زخمی ہو چکے ہیں، جو کہ غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی جاری جارحیت کی بھاری انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جنگ بندی کے بعد سے قابض اسرائیل نے غزہ میں ایک ہزار فلسطینیوں کو شہید کر دیا: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے غزہ کی پٹی میں انسانی اور حقوق کی صورتحال کے ابتر ہونے پر شدید انتباہ جاری کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اکتوبر سنہ 2025ء میں جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے قابض اسرائیلی افواج نے تقریباً ایک ہزار فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ وولکر ترک نے انسانی حقوق کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کو زندگی بچانے والی انسانی امداد کی فراہمی میں عائد پابندیوں کے سائے میں مسلسل سکڑتی ہوئی جگہوں میں رہنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ غزہ کی پٹی سے فلسطینیوں کے 'خاتمے' یا ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے قیام کے کسی بھی امکان کو ختم کرنے کے بارے میں بعض اسرائیلی حکام کے بیانات بین الاقوامی قانون کے تحت مکمل طور پر غیر قانونی ہیں۔ اقوام متحدہ کے اس اعلیٰ عہدیدار نے مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کی صورتحال پر بھی بات کی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ قابض افواج اور یہودی آبادکار فلسطینی بستیوں کو تباہ کرنے اور زمینوں پر قبضہ کرنے کے عمل میں تیزی لا رہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سنہ 2026ء کے آغاز سے اب تک مغربی کنارے میں ستاون فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور تقریباً ایک ہزار تین سو دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں کی اکثریت یہودی آبادکاروں کے حملوں کے نتیجے میں ہوئی ہے جبکہ اسی دوران سیکڑوں فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا اور فلسطینی زمینوں پر قبضے کے تیئیس احکامات جاری کیے گئے۔ اسی تناظر میں غزہ کی پٹی میں سرکاری میڈیا آفس نے اعلان کیا ہے کہ اکتوبر سنہ 2025ء میں جنگ بندی کا معاہدہ نافذ ہونے کے بعد سے قابض فوج کی جانب سے اس معاہدے کی تین ہزار دو سو انہتر خلاف ورزیاں دستاویزی شکل میں ریکارڈ کی گئی ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

کیا معاہدہ کامیاب ہوگا؟

ایران اور امریکہ بالآخر مغربی ایشیا میں جنگ کے خاتمے کے لیے امن معاہدے پر متفق ہو گئے ہیں۔ دونوں ممالک جمعہ کو سوئٹزرلینڈ میں ایک سرکاری تقریب میں اس پر دستخط کریں گے۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے خاتمے کے معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں، تفصیلات جلد جاری کی جائیں گی۔ واضح طور پر، امن معاہدے کا نفاذ عالمی سپلائی چینز کو بحال کرے گا، خاص طور پر توانائی کی عالمی منڈی پر دباؤ کو کم کرے گا، توانائی کی مناسب دستیابی کو یقینی بنائے گا اور توانائی کی قیمتوں میں کمی آئے گی۔ تاہم امریکہ اور ایران کے درمیان اس معاہدے کو اب بھی چاندی کی لکیر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ مغربی ایشیا میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے دونوں فریقوں کے موقف کے گرد جو غیر یقینی صورتحال ہے، اس کے پیش نظر یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ معاہدہ کامیاب ہوگا۔ مزید برآں، حتمی معاہدے کی شرائط وضوابط کو ابھی تک باضابطہ طور پر عام نہیں کیا گیا ہے، اور اس بارے میں کوئی لفظ نہیں ہے کہ آیا دونوں فریق اس میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ امریکا اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران پر مشترکہ حملہ کیا تھا جس کے بعد ایران نے جوابی حملے کیے تھے۔ اپریل میں، امریکہ نے دو ہفتے کی جنگ بندی کا اعلان کیا، جسے بعد میں غیر معینہ مدت کے لیے بڑھا دیا گیا۔ اس دوران دونوں ممالک کی طرف سے چھٹپٹ حملے جاری رہے۔

تاہم، سب سے زیادہ نقصان آبنائے ہرمز کی بندش کی وجہ سے ہوا، جس سے توانائی کا عالمی بحران پیدا ہوا۔ عالمی سطح پر تیل کی سپلائی کا تقریباً پانچواں حصہ اس آبنائے کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔ یہ تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر کے لیے اہم برآمدی راستہ ہے، جو ہندوستان کے بڑے توانائی فراہم کرنے والے بھی ہیں۔ اگر یہ آبی گزرگاہ بحال ہو جاتی ہے تو اس سے بھارت جیسے عالمی خام تیل درآمد کرنے والے ممالک کو خاصی راحت ملے گی۔ اس سے تیل کی سپلائی کے بارے میں خدشات کم ہوں گے، مال برداری کے اخراجات کم ہوں گے، اور افراط زر کے دباؤ میں کمی آئے گی۔ تنازع کے خاتمے کے لیے معاہدے کی خبر سامنے آنے کے بعد سے بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتیں گرنا شروع ہو گئی ہیں۔ ہندوستان میں اس کا اثر اسٹاک مارکیٹ میں تیزی اور ڈالر کے مقابلے روپے کی مضبوطی کی صورت میں دیکھا گیا ہے۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس معاہدے پر کامیابی سے عمل درآمد ہوتا ہے تو ہندوستان کی معیشت کو کئی محاذوں پر ریلیف ملنے کی امید ہے۔ اس سے مغربی ایشیا میں ہندوستان کی برآمدات کو بھی فروغ ملے گا، مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کو فروغ ملے گا، اور روپے کے استحکام کو تقویت ملے گی۔ ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے بعد امریکی ناکہ بندی نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دو طرفہ معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ آبی گزرگاہ کے دوبارہ کھلنے کے بعد ناکہ بندی ختم کردی جائے گی۔ اس لیے امید ہے کہ امریکا اور ایران اس معاہدے کی پاسداری کریں گے اور امن معاہدے کو حتمی شکل دینے کی جانب مثبت انداز میں آگے بڑھیں گے۔

فلک پر محرم کا چاند نمودار ہو گیا

مولانا سید علی ہاشم عابدی

آہ! پھر آسمانِ ولایت پر غم کا ہلال طلوع ہو گیا، پھر فضاؤں میں ایک انجانی اداسی اتر آئی، پھر دلوں میں کربلا کی یاد نے دستک دی، پھر منبروں کو حسین علیہ السلام کا ذکر نصیب ہونے والا ہے، پھر ماتمی دستوں کی صدائیں بلند ہوں گی، پھر سیاہ علم اور عزا کے پرچم ہواؤں سے ہم کلام ہوں گے، پھر اشکوں کی ایک نہر دلوں سے آنکھوں تک رواں ہوگی۔

یہ کوئی عام چاند نہیں......

یہ وہ چاند ہے جسے دیکھ کر غمِ فاطمہ کے امین اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، یہ وہ چاند ہے جو اپنے ساتھ صحرائے کربلا کی تپش، فرات کی محرومی، سکینہ کی تشنگی، عباس علیہ السلام کی وفا، اکبر علیہ السلام کی جوانی، اصغر علیہ السلام کی معصومیت اور زینب کبریٰ علیہا السلام کے صبر کی پوری داستان لے کر آتا ہے۔

محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو مدینہ کی فضائیں یاد آنے لگتی ہیں۔ وہ گلیاں یاد آتی ہیں جن میں حسین علیہ السلام چلتے تھے۔ وہ مسجد یاد آتی ہے جہاں رسول خدا حسین علیہ السلام کو اپنے دوشِ مبارک پر بٹھا کر فرمایا کرتے تھے: "اللّٰھمّ اِنی اُحِبّہ فَاَحِبّہ۔"

وہ گھر یاد آتا ہے جہاں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے لعل کو دیکھ کر مسکراتی تھیں۔

مگر کون جانتا تھا کہ اسی گھر کے چراغ کو ایک دن امت کی بے وفائیوں کے صحرا میں تنہا چھوڑ دیا جائے گا۔

یہ چاند دیکھتے ہی دل مدینہ سے مکہ اور مکہ سے کربلا تک کا سفر طے کرنے لگتا ہے۔

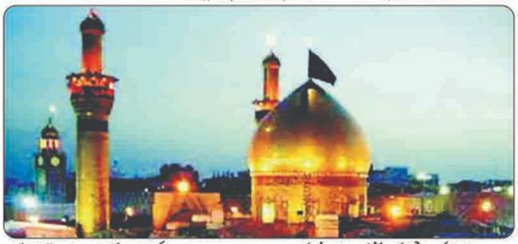

دوسری محرم آئی، قافلۂ حسینی کربلا پہنچ گیا، امام حسین علیہ السلام سواری سے اترتے ہیں،

> یہ جو فلک پہ نمایاں ہوا ہے آج کی شام
> جہانِ حق ہے اسی ماہتاب سے روشن
> انیس اشفاق

ایک مٹھی خاک اٹھاتے ہیں، اسے سونگھتے ہیں اور فرماتے ہیں: ھٰھُنَا مَحَطُّ رِحَالِنَا، وَھٰھُنَا مَسفَكُ دِمَائِنَا۔

یہیں ہمارے قافلے کا پڑاؤ ہوگا، اور یہیں ہمارا خون بہایا جائے گا۔

پھر خیمے نصب ہو جاتے ہیں، بچوں کی آوازیں آتی ہیں، اصحاب پہرہ دے رہے ہیں، خواتین خیموں میں جا رہی ہیں، مگر آسمان جانتا ہے کہ چند روز بعد یہی خیمے جلائے جائیں گے، یہی بچے یتیم ہوں گے، یہی خواتین اسیر ہوں گی اور یہی زمین شہداء کے خون سے سرخ ہو جائے گی۔

دن گزرتے ہیں۔ محرم آگے بڑھتا ہے اور غم قریب آتا جاتا ہے۔

سات محرم کو اہلِ بیت علیہم السلام پر فرات کا پانی بند کر دیا جاتا ہے۔

دریا بہہ رہا ہے۔ موجیں اٹھ رہی ہیں۔ مگر خیموں میں تشنگی کا راج ہے۔

سکینہ سلام اللہ علیہا کبھی خالی مشکیزے کو دیکھتی ہیں۔ کبھی اپنے چچا عباس علیہ السلام کو کبھی بابا حسین علیہ السلام کے چہرے کو اور پھر خاموش ہو جاتی ہیں۔

رات ہوتی ہے۔ خیموں میں اندھیرا اچھل جاتا ہے۔ مگر ایک آواز مسلسل بلند ہو رہی ہے: العطش ... العطش ... العطش ...

یہ صرف بچوں کی آواز نہیں۔ یہ انسانیت کے ضمیر پر ایک سوال ہے۔ جو آج بھی جواب مانگ رہا ہے۔

پھر 9 محرم آتی ہے، شبِ عاشور، وفا کی آخری رات، عبادت کی آخری رات۔

امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کو جمع کرتے ہیں۔ چراغ گل کر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں: "میں اپنے اصحاب سے زیادہ وفادار اور بہتر اصحاب نہیں جانتا تم سب آزاد ہو۔"

مگر وفا کے پیکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حبیب بولتے ہیں، زہیر بولتے ہیں، مسلم بن عوسجہ بولتے ہیں، بنی ہاشم بولتے ہیں اور سب کی زبان پر ایک ہی صدا ہے: "مولا! آپ کے بعد زندگی کا کیا مصرف؟"

> یہ چاند جو نکلا ہے سرِ شام فلک پر
> افسانۂ خوں کا ورقِ نور اِسے جان
> انیس اشفاق

اس رات خیموں سے تلاوتِ قرآن کی صدائیں آ رہی ہیں، ذکر و مناجات کی خوشبو اٹھ رہی ہے اور فرشتے گریہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی کربلا میں وفا کی آخری تفسیر لکھی جائے گی۔

پھر عاشورا کا سورج طلوع ہوتا ہے، مگر یہ کوئی عام صبح نہیں، یہ وہ صبح ہے جس کے غروب ہونے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا چراغ بجھا دیا جائے گا، پھر ایک ایک کر کے اصحاب میدان میں جاتے ہیں اور ایک ایک کر کے شمعِ وفا پر قربان ہوتے جاتے ہیں۔

پھر علی اکبر علیہ السلام میدان میں جاتے ہیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ، نبوت کی خوشبو، جوانی کا حُسن اور باپ کی امیدوں کا مرکز......

امام نگاہ اٹھا کر فرماتے ہیں: "اَللّٰھُمَّ اشھَد عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْقَومِ، فَقَد بَرَزَ اِلَیھِم غُلَام اَشبَہُ النّاسِ خَلقًا وَخُلُقًا وَمَنطِقًا بِرَسُولِكَ۔"

کبھی عباس علیہ السلام جاتے ہیں، وفا جاتی ہے، غیرت جاتی ہے، امید جاتی ہے، اور جب علمدار کربلا زمین پر گرتا ہے تو حسین علیہ السلام کی زبان سے ایک ٹوٹی ہوئی آہ نکلتی ہے: "الآن انکسر ظھری وقلّت حیلتی" اب میری کمر ٹوٹ گئی، اب میرا سہارا مجھ سے جدا ہو گیا......

مگر ابھی کربلا کا سب سے بڑا زخم باقی ہے، علی اصغر علیہ السلام، چھ ماہ کا معصوم، سوکھے ہوئے لب، بجھتی ہوئی سانسیں اور پھر ایک تیر۔ ایسا تیر جس نے صرف ایک بچے کے گلے کو نہیں چھیدا بلکہ انسانیت کے سینے کو زخمی کر دیا۔

پھر وقت آتا ہے جب حسین علیہ السلام تنہا رہ جاتے ہیں، نہ اکبر علیہ السلام ہیں، نہ عباس علیہ السلام ہیں، نہ قاسم علیہ السلام ہیں، نہ حبیب علیہ السلام ہیں، صرف حسین علیہ السلام ہیں اور ہزاروں تلواریں......

صرف حسین علیہ السلام ہیں اور خیموں میں خواتین اور بچے۔

صرف حسین علیہ السلام ہیں اور در خیمہ پر کھڑی زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا جو اپنے بھائی کو دیکھ رہی ہیں، اپنی پناہ کو دیکھ رہی ہیں، اپنی کائنات کو دیکھ رہی ہیں اور تاریخ اس منظر پر آج تک اشکبار ہے۔

آج محرم کا چاند پھر طلوع ہوا ہے، آج پھر حسین علیہ السلام کا غم ہمارے دروازے پر آیا ہے، آج پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے لعل کا پرسہ لینے آئی ہیں، آج پھر زینب سلام اللہ علیہا ہمیں وفا، صبر، ایثار اور استقامت کا درس دینے آئی ہیں......

پس آؤ! اپنے دلوں کو کربلا بنا لیں، اپنی آنکھوں کو اشکِ عزا کا دریا بنا لیں، اپنی زندگیوں کو پیغامِ حسین علیہ السلام کا آئینہ بنا لیں اور اپنے لبوں پر یہ صدا جاری رکھیں:

السلام علی الحسین......
وعلی علی بن الحسین......
وعلی اولاد الحسین......
وعلی اصحاب الحسین......

●●●

> کہ پھر ہمارے گھروں میں حسینؑ آتے ہیں
>
> مثالِ فاتحِ بدر و حنین آتے ہیں
> علی و فاطمہ کے نورِ عین آتے ہیں
> بپا کرو صفِ ماتم بچھاؤ فرشِ عزا
> کہ پھر ہمارے گھروں میں حسینؑ آتے ہیں
> انیس اشفاق

خورشید ادب خورشید فتح پوری کی ادبی خدمات

ضیا تقوی

لکھنؤ علم و ادب کا وہ بحرِ بے کراں ہے جس کی تہہ میں لاتعداد گوہر نایاب موجود ہیں، جو ہماری نگاہ گوہر شناس کے منتظر ہیں۔ اِس خزانہ جواہرات کے ایک گوہر آب دار کو ہم خورشید فتح پوری کے نام سے جانتے ہیں۔ خورشیدِ فتحپوری نہایت شریف، منکسر المزاج، ادب نواز اور مذہبی فکر رکھنے والے عبادت گزار شخص ہیں۔ خورشیدِ فتحپوری کی مضمون نگاری، شاعری اور نظامت کے سلسلے میں مختلف اہم شخصیتوں نے خامہ فرسائی کی ہے جن کی آراء مضمون میں شامل کر رہا ہوں۔ خورشیدِ صاحب کے بارے میں عم محترم آیت اللہ امیر العلماء سید حمید الحسن صاحب قبلہ عمید جامعہ ناظمیہ تحریر کرتے ہیں کہ "عزیزم جناب خورشید فتح پوری اردو ادب کے لیے اس عصر جدید میں ایک معتمد نام ہے خصوصاً اسلامی تعلیم کو دنیا تک پہنچانا وہ بھی تاریخی تکنیکوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مضامین کو پابند تحریر کر لینا ایک مشکل کام ہے جسے موصوف نے جس طرح پیش کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ تابانی خورشید علم و ادب کی دنیا کو جگمگاتی رہے اور خورشید فتحپوری کے افادات جاری رہیں۔"

عم محترم روح الملت مولانا آغا روحی صاحب قبلہ اِن کی تصنیف نُورِ مدحت میں تحریر کرتے ہیں کہ "خوش قسمت ہیں جناب خورشید فتح پوری جنھوں نے ایک ایسے روایتی، قصباتی ماحول میں آنکھیں کھولیں جہاں عظیم الشان تہذیبی قدروں کی وراثت محفوظ تھی زبان، فصاحت، روایت اور ماضی سے شعوری اور لاشعوری تعلق نے خورشید صاحب کو نکھارا۔ خورشیدِ صاحب کا رجحان مذہبی شاعری کی طرف رہا اور ہے، خداوند عالم اِنکی صلاحیتوں میں برکت اور نکھار عطا فرمائے۔"

خورشید بھائی کے سلسلے میں مفکر اسلام علامہ آیت اللہ سید عقیل الغروی صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ "خورشید صاحب کی کئی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ موصوف جتنا سن کے سمجھ میں آتے ہیں اس سے زیادہ پڑھ کے اچھے لگتے ہیں۔ خدا خورشید صاحب کو صحت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے۔ خورشید صاحب نظم کے ساتھ ساتھ نثر بھی لکھتے ہیں۔ اردو کے علاوہ ہندی میں ان کی تحریروں کی تعریف اکثر سننے میں آتی ہے۔ ابھی ان کی ہندی تحریروں پر کسی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا ہے۔ خدا ان کے قلم کو خطاؤں سے محفوظ رکھے اور زورِ قلم میں مزید اضافہ ہو۔"

پروفیسر قمر جہاں صاحبہ سابق صدر شعبہ اردو بنارس یونیورسٹی وارانسی خورشید فتح پوری کے سلسلے میں تحریر کرتی ہیں کہ "انسان اپنے جذبات کے اظہار کے وسیلے تلاش کرتا ہے۔ مصوری، موسیقی، شاعری اور فنون لطیفہ کی دوسری قسمیں اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اردو شاعری کا ایک بہت بڑا حصہ نعت، منقبت نوحے، سلام اور مرثیوں پر مشتمل ہے آئمہ معصومین کی مدح مترادف ہے۔ اس وقیع مذہبی سرمایہ کو اگر شاعری سے الگ کر دیا جائے تو عدم توازن کی کیفیت پیدا ہو جائے گی کیونکہ یہ سرمایہ خوف، خوشامد اور لالچ سے پاک ہے۔ صادق اور بے لوث جذبات سے مملو یہ شاعری اپنے فنکار کی دنیا اور آخرت میں مقبولیت اور کامیابی کی ضامن ہے۔ نوجوان شاعر خورشید رضا کا تعلق بھی شاعری کی انھی صالح اقدار و روایات سے ہے جو ان کے ماحول اور مزاج سے مطابقت رکھتی ہے۔ ان کے بچپن کے نامساعد حالات نے ان کی کردار سازی کا کام کیا والدین کی ناوقت اور افسوسناک موتیں، چھوٹے بھائی بہنوں کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے کندھوں پر اس وقت آ پڑا جب وہ خود کسی کی سرپرستی کے محتاج تھے لیکن نامساعد حالات سے سمجھوتہ نہیں کیا بلکہ ان سے نبرد آزما ہوئے۔"

خورشید فتحپوری کے بارے میں استاذ اور عم محترم خطیب العرفان، مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ "سلام تو سبھی کہتے ہیں لیکن نوحہ کہنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ خصوصی توفیق شامل حال نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نسبتاً نوحہ کہنے والے شعراء بہت کم ہیں خوش نصیبی سے خورشید اس وادی سے بھی بہت حسن و خوبی سے گزرے ہیں۔ عام طور پر مطلع میں جس شہید کا ذکر کرتے ہیں آخر تک اسی کے مصائب کا تسلسل جاری رہتا ہے مثلاً ملاحظہ کریں جناب علی اصغرؑ کے حال کا نوحہ:

> مادر کا تھا یہ نوحہ اے شیر خوار آجا
> خالی پڑا ہے جھولا اے شیر خوار آجا
> فرقت میں تیری بیٹا راتوں کو گن کے تارے
> کرتی ہوں میں سویرا اے شیر خوار آجا
> بیٹا بغیر تیرے زندہ نہ رہ سکوں گی
> ممکن نہیں ہے جینا اے شیر خوار آجا
> سنسان ہے یہ صحرا، ہے ہر طرف اندھیرا
> نیند آئے گی نہ بیٹا اے شیر خوار آجا

اسی طرح جناب سکینہ علیہ السلام کے نوحے سے متعلق شعر ملاحظہ کریں کہ:

> ماں کہتی تھی اے بیسر و سامان سکینہ
> جاتی ہے تیرے غم میں میری جان سکینہ
> ہے یاد رہائی کے لیے تیرا تڑپنا
> ہونا وہ اندھیرے میں پریشان سکینہ
> پانی نہیں مانگا پسے عباس کسی سے
> تھی پیاس سے ہونٹوں پہ تری جان سکینہ

خورشید فتح پوری کے بارے میں مشہور قلم کار آل انیس سید علی احمد دانش صاحب مرحوم جنکے حوالے ہند و پاک میں چھپنے والی متعدد کتب میں شامل ہیں، تحریر کرتے ہیں کہ "خورشید فتحپوری کو مرثیہ خوانی و مرثیہ نگاری کا بھی شوق پیدا ہوا انہوں نے مرثیہ کہا بھی اور مرثیہ پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ عہد حاضر میں ان کا شمار اچھے مرثیہ پڑھنے والوں میں ہے۔ اپنے پر جوش اور مؤثر انداز میں مرثیہ خوانی کی بنا پر ممتاز و منفرد ہیں۔ اگر چہ ان کا مطالعہ وسیع ہے۔ قدیم و جدید مرثیوں پر نظر ہے مگر یہ کلاسیکل مرثیوں کے ہی عاشق و شیدا ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جدید رنگ کے مرثیے اردو ادب میں گراں قدر اضافہ تو کر سکتے ہیں مگر مجلس عزا میں ممبر کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کما حقہ قاصر ہیں یعنی یہ کہ جدید مرثیہ ادبی تو ہو سکتے ہیں مجلسی نہیں ہو سکتے۔ اپنے اسی نظریے کی بنیاد پر وہ انیس و دبیر کے عاشق و دل دادہ ہیں۔ میر نفیس، انس، مونس، پیارے صاحب رشید، دولہا صاحب، سروج اور اوج لکھنوی کا کلام بہت پسند کرتے ہیں۔ خورشید فتحپوری اسی انداز میں مرثیے کو اصلی مرثیہ سمجھتے ہیں جو میر انیس کے الفاظ میں ہے۔ ملاحظہ کریں:

> روزمرہ شرفا کا ہو، ثلاثت ہو وہی
> لب و لہجہ ہو وہی اور متانت ہو وہی
> سامعین جلد سمجھ لیں جسے صنعت ہو وہی
> یعنی موقع ہو جہاں جس کا عبارت ہو وہی
> لفظ بھی چست ہوں، مضمون بھی عالی ہووے
> مرثیہ درد کی باتوں سے نہ خالی ہووے

چنانچہ خورشید نے جو مرثیے نظم کیے وہ کلاسیکل مرثیے کی پیروی ہی کہے جا سکتے ہیں شعاع میموریل سوسائٹی لکھنؤ نے طرحی مرثیہ نگاری کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا اس میں بھی انہوں نے حضرت عباس علیہ السلام کے حال کا مرثیہ تحریر کر کے اپنی مرثیہ نگاری کا ثبوت دیا تھا۔"

مشہور شاعر ناصر لکھنوی خورشید فتحپوری کے لیے تحریر کرتے ہیں کہ "یہ حقیقت ہے کہ دنیاوی اعتبار سے کتنا ہی بڑا شاعر کیوں نہ ہو مگر محمد و آل محمد ع کی مدح والا کلام ہی بعد مرگ اس کی زندگی کی ضمانت ہوتا ہے۔ بہر حال یہی شاعری کام آتی ہے۔ خورشید فتحپوری نے اپنی ساری توجہ اس طرف مبذول کر رکھی ہے ساتھ ہی وہ غزل بھی اچھی کہہ لیتے ہیں انہوں نے شروع سے ہی نوحے، سلام، قصیدے خوب نظم کیے ہیں ان کے نوحوں اور سلام کا مجموعہ "خورشید غم" اور قصائد کا مجموعہ "نور مدحت" شائع بھی ہو چکے ہیں۔ آپ خود بھی پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں۔ نوحے کہنا ایک مشکل صنف شاعری ہے۔ نوحے کی ردیف نکالنا بھی مشکل کام ہے بحر کیف خورشید رضا نے فرسودہ زمینوں میں نوحے کہنے کے ساتھ ساتھ جدید ردیفیں بھی نکال کر نوحے کہے ہیں، جنھیں لکھنؤ کی کئی ماتمی انجمنیں بھی پڑھتی ہیں جو بہت مقبول ہوئے ہیں۔

آل انڈیا حسینی فاؤنڈیشن (حسینی فنڈ) کے بانی و صدر مشہور ذاکر اہلبیت مرزا ممتاز علی لکھتے ہیں کہ "محبِ آل محمد، ذاکر حسین مظلوم اور شاعر اہل بیت کو جو مرتبہ قدرت نے عطا کیا ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے، بحمد اللہ یہ تمام صفات قدرت نے خوش فکر اور خوش عقیدہ شاعر اہل بیت جناب خورشید رضا فتح پوری کو بھی عطا کیے ہیں، میں نے خورشید صاحب کے بارے میں قلم اس لیے اٹھایا کہ وہ ایک سنجیدہ، خوددار اور منکسر المزاج انسان اور مخلص دوست بھی ہیں، صدق دل سے امور خیر انجام دیتے رہتے ہیں، مختلف قومی اداروں اور ماتمی انجمنوں سے وابستہ ہیں، محفلوں اور مسالموں میں خلوص و عقیدت سے شریک ہوتے ہیں اور اکثر جگہ نظامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔"

(جاری)

ایران: جغرافیہ، استقامت اور طاقت کی نئی تعبیر

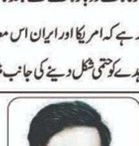

عظمت علی، نئی دہلی

عالمی سیاست میں بعض ریاستیں اپنی معاشی قوت سے پہچانی جاتی ہیں، بعض عسکری برتری سے اور بعض اپنی نظریاتی کشش سے۔ ایران ان چند ممالک میں شامل ہے جس کی اہمیت صرف اس کی فوجی طاقت سے نہیں ہوتی بلکہ اس کی جغرافیائی حیثیت، سیاسی استقامت اور طویل المدتی حکمتِ عملی سے جنم لیتی ہے۔

مشرق وسطی کی معاصر تاریخ میں ایران واحد ملک ہے جس نے برسوں کی مسلسل بین الاقوامی پابندی، سفارتی تنہائی اور علاقائی جنگ کے باوجود اپنی ریاستی حیثیت اور اثر و رسوخ کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ اس لیے حالات حاضرہ کے تناظر میں ایران کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے محض ایک ریاست کے طور پر نہیں بلکہ ایک جغرافیائی اور تزویراتی حقیقت کے طور پر دیکھا جائے۔

اکثر تجزیہ نگار ایران کی طاقت کو اس کے میزائل اور ڈرون پروگرام سے جوڑتے ہیں لیکن حقیقتاً اس کی سب سے بڑی قوت اس کی "اسٹریٹجک ریزیلینس" یعنی دباؤ برداشت کرنے کی صلاحیت ہے۔ گزشتہ چار دہائیوں میں کمر توڑ معاشی پابندیاں برداشت کرنے کے باوجود بھی ایران نے قابل ذکر پیش رفت کی ہے۔ یہ استقامت محض حکومتی پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ ایرانی معاشرے، قومی شناخت اور تاریخی شعور سے جڑی ہوئی ہے۔ ایران ایک قدیم تہذیب کا وارث ہے جس کی ریاستی روایت ہزاروں برس پر محیط ہے۔ یہی تاریخی تسلسل ایرانی قوم پرستی کو ایک منفرد قوت عطا کرتا ہے۔

عالمی سیاست میں جغرافیہ اکثر فوج سے زیادہ طاقتور ثابت ہوتا ہے۔ ایران اس حقیقت کی بہترین مثال ہے۔ خلیج فارس، بحیرۂ عمان اور آبنائے ہرمز پر اس کا اثر اسے عالمی توانائی کے نظام میں ایک غیر معمولی اہمیت دیتا ہے۔ دنیا کی توانائی کی تجارت کا ایک بڑا حصہ اسی خطے سے گزرتا ہے، اس لیے ایران کو نظر انداز کرنا کسی بھی عالمی طاقت کے لیے ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی ایران اور امریکہ-اسرائیل کے درمیان کشیدگی بڑھتی ہے تو اس کے اثرات صرف مشرق وسطی تک محدود نہیں رہتے بلکہ عالمی تیل منڈیوں، بحری تجارت اور بین الاقوامی مالیاتی نظام تک محسوس کیے جاتے ہیں۔

ایران نے روایتی فوجی برتری کے بجائے "غیر متناسب دفاع" (Asymmetric Warfare) کا ماڈل اختیار کیا ہے۔ امریکہ یا اسرائیل کی طرح جدید فضائی قوت نہ ہونے کے باوجود ایران نے میزائل، ڈرون اور علاقائی اتحادیوں کے ایک ایسے نیٹ ورک کو فروغ دیا جس نے اسے خطے کی بڑی طاقتوں کے برابر لا کھڑا کیا۔

ایران اور اسرائیل کے درمیان براہ راست جنگ نے یہ واضح کر دیا کہ ایران محض نظریاتی قوت نہیں بلکہ ایک ایسا ملک ہے جو طویل فاصلے تک عسکری ردعمل کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگرچہ حالیہ کشیدگیوں میں ایران کو اہم عسکری اور سیاسی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تاہم ان واقعات نے یہ ضرور ثابت کر دیا کہ ایران اب بھی خطے میں ایک اہم عسکری اور تزویراتی کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مشرق وسطی میں ایران کی اہمیت کا ایک بڑا سبب اس کا علاقائی نیٹ ورک بھی ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ایران نے لبنان، عراق، شام و یمن میں مشترکہ اہداف و مقاصد کے تحت مختلف علاقائی، سیاسی، اور عسکری روابط استوار کیے ہیں۔ اگرچہ حالیہ برسوں میں اس نیٹ ورک کو شدید چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا لیکن متعدد ماہرین کے مطابق یہ اثر و رسوخ مکمل طور پر ختم نہیں ہوا بلکہ نئی صورتوں میں ڈھل رہا ہے۔ ایران کی حکمت عملی کا بنیادی مقصد ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ممکنہ خطرات کو اپنی سرحدوں سے دور رکھا جائے۔ اسی سوچ کو ایرانی دفاعی نظریے میں "فارورڈ ڈیفنس" کہا جاتا ہے۔ اس نظریے نے ایران کو خطے میں ایک فیصلہ کن ملک بنا دیا ہے۔

ایران کی طاقت کا اعتراف کرتے وقت اس کی مشکلات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اقتصادی پابندیاں، سرمایہ کاری کی کمی اور بعض سیاسی و سماجی مسائل ایران کے لیے بڑے چیلنج ہیں۔ متعدد مطالعات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ طویل المدتی پابندیوں نے ایرانی معیشت کو نمایاں نقصان پہنچایا ہے۔ یہ حقیقت بھی اہم ہے کہ محض مزاحمت کسی ریاست کو دائمی ترقی نہیں دے سکتی۔ اقتصادی استحکام، ادارہ جاتی اصلاحات اور عالمی معاشی نظام سے بہتر انضمام ایران کے مستقبل کے لیے ناگزیر عوامل ہیں۔ اگر ایران اپنی عسکری صلاحیت، تزویراتی حکمتِ عملی اور جغرافیائی اہمیت کے ساتھ ساتھ معاشی چیلنجز کا پائیدار حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کی قومی استقامت، علاقائی اثر و رسوخ اور بین الاقوامی حیثیت مزید مستحکم ہو سکتی ہے۔

□□□

ممبئی میں پانی کا بحران سنگین، نئی پابندیاں نافذ

بی ایم سی کی ہنگامی میٹنگ میں تعمیراتی مقامات اور سوئمنگ پولز کو پانی کی فراہمی معطل کرنے کا فیصلہ، ذخائر میں تیزی سے کمی آنے پر پانی کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات کا اعلان

ممبئی: ممبئی میں پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہونے کے باعث برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے پانی کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ بدھ 17 جون سے شہر بھر میں متعدد نئی پابندیاں نافذ کی جارہی ہیں تاکہ دستیاب ذخائر کو مانسون کی آمد تک محفوظ رکھا جا سکے۔ بی ایم سی کے مطابق جاری تعمیراتی منصوبوں اور سوئمنگ پولز کو فراہم کیا جانے والا پانی عارضی طور پر بند کر دیا جائے گا، جبکہ تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے نئے یا اضافی پانی کے کنکشن بھی اگلے احکامات تک معطل رہیں گے۔

اس کے علاوہ صنعتی، تجارتی اداروں اور اسپورٹس کلبوں کے لیے پانی کی فراہمی میں 20 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ شہری انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ پینے کے پانی کے ضیاع یا غلط استعمال کے مرتکب افراد اور اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

بی ایم سی کے اعداد و شمار کے مطابق 16 جون تک ممبئی کے جھیلوں میں پانی کا ذخیرہ صرف ایک لاکھ 49 ہزار ملین لیٹر (ایم ایل) رہ گیا ہے، جو مجموعی گنجائش کا محض 10.35 فیصد ہے۔ شہر کو روزانہ تقریباً 4664 ایم ایل پانی درکار ہوتا ہے، جبکہ فی الحال بی ایم سی تقریباً 4100 ایم ایل پانی فراہم کر رہی ہے۔ 15 مئی سے شہر میں پہلے ہی 10 فیصد پانی کٹوتی نافذ ہے۔

ریاستی حکومت کی ہدایات کے بعد بی ایم سی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں پانی کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد نئی پابندیوں کو حتمی شکل دی گئی۔ ایک سینئر شہری افسر کے مطابق بوتل بند اور کاربونیٹیڈ پانی تیار کرنے والی صنعتوں کو صرف پینے کے پانی کی بنیادی ضرورت کے مطابق ہی پانی فراہم کیا جائے گا۔

ساتھ ہی مختلف اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ سڑکوں کی صفائی، باغبانی اور گاڑیوں کی دھلائی جیسے کاموں کے لیے ٹینکر، بورویل اور ٹریٹ شدہ گندے پانی کا استعمال کیا جائے تاکہ پینے کے پانی پر انحصار کم ہو۔

بی ایم سی نے ریلوے، آر سی ایف، ایچ پی سی ایل، بی پی سی ایل، بحریہ، ایم آئی ڈی سی اور ممبئی پورٹ ٹرسٹ سمیت بڑے اداروں کو بھی ہدایت دی ہے کہ وہ اپنی روزمرہ اور صنعتی ضروریات کے لیے زیادہ سے زیادہ ری سائیکل شدہ سیوریج واٹر استعمال کریں۔ عیاں رہے کہ ممبئی گزشتہ کئی برسوں سے پانی کے بحران کا سامنا کر رہا ہے اور 2009، 2014، 2015، 2020، 2022 اور 2023 میں بھی 15 سے 30 فیصد تک پانی کٹوتی نافذ کی جا چکی ہے۔ اس کے باوجود متبادل آبی منصوبوں پر پیش رفت سست روی کا شکار رہی ہے۔ شہر کی پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مجوزہ 200 ایم ایل ڈی یومیہ صلاحیت کے منوری ڈی سیلینیشن پلانٹ اور 450 ایم ایل ڈی یومیہ صلاحیت کے گرگئی ڈیم منصوبے ابھی تک تکمیل سے دور ہیں، جس کے باعث مانسون میں تاخیر یا کم بارش کی صورت میں ممبئی کے پاس متبادل ذرائع محدود رہ جاتے ہیں۔

مہاراشٹر کے ڈیموں میں پانی کا ذخیرہ 25 فیصد سے بھی کم

ممبئی: جنوب مغربی مانسون کی آمد میں تاخیر کے باعث مہاراشٹر میں پانی کی صورتحال تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ ریاست کے ڈیموں میں پانی کا ذخیرہ مجموعی گنجائش کے صرف 24.53 فیصد تک رہ گیا ہے، جس کے پیش نظر ریاستی حکومت نے 31 اگست تک پینے کے پانی کی فراہمی کو اولین ترجیح دینے کی ہدایت جاری کی ہے۔ محکمہ آبی وسائل کے اعداد و شمار کے مطابق مغربی مہاراشٹر کے بیشتر علاقوں پر مشتمل پونے ڈویژن میں پانی کی صورتحال سب سے زیادہ سنگین ہے، جہاں ڈیموں میں صرف 14.41 فیصد پانی ذخیرہ ہے۔ دوسری جانب امراوتی ڈویژن میں سب سے زیادہ 93.37 فیصد پانی موجود ہے، جبکہ ناگپور ڈویژن میں ذخیرہ 36.43 فیصد ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق کوکن ڈویژن میں 30.31 فیصد، چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن میں 27.46 فیصد اور ناسک ڈویژن میں 25.03 فیصد پانی باقیماہاراشٹر کے ڈیموں میں پانی کا ذخیرہ 25 فیصد سے بھی کم ہوگیا ہے۔

امام حسینؑ کا ظلم و جبر کے خلاف موقف تمام مذاہب اور قوموں کے لیے مشعلِ راہ ہے: جسٹس مارکنڈے کاٹجو

ممبئی: ماہ محرم الحرام 1448 ہجری کے چاند کی رویت کی توقعات کے درمیان ہندوستان سمیت دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان اس مقدس مہینے کے استقبال کی تیاری کر رہے ہیں، جو واقعۂ کربلا اور حضرت امام حسینؓ کی عظیم قربانی کی یاد سے منسوب ہے۔ پریس کونسل آف انڈیا کے سابق چیئرمین اور سپریم کورٹ آف انڈیا کے سابق جج جسٹس مارکنڈے کاٹجو نے کہا ہے کہ واقعۂ کربلا کو تیرہ صدیوں سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود حضرت امام حسینؓ کا پیغام آج بھی پوری انسانیت کے لیے باعثِ تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ محرم صرف ایک تاریخی سانحے کی یاد نہیں بلکہ سچائی، انصاف، جرات اور انسانی وقار جیسی آفاقی اقدار کی تجدید کا نام ہے۔

محرم الحرام کی آمد کے موقع پر جاری اپنے پیغام میں جسٹس کاٹجو نے کہا کہ حضرت امام حسینؓ کا ظلم، جبر اور ناانصافی کے خلاف ڈٹ جانے کا موقف تمام مذاہب، ثقافتوں اور قومی سرحدوں سے بالاتر ہو کر انسانیت کے لیے ایک دائمی مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے کہا، کربلا ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اصول اقتدار سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں، انصاف ہر قربانی کا مستحق ہے اور انسانیت کو ہمیشہ مظلوموں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ اسلامی سال کے پہلے مہینے محرم الحرام کو دنیا بھر کے مسلمان خصوصی عقیدت و احترام کے ساتھ مناتے ہیں، بالخصوص وہ افراد جو نواسۂ رسول حضرت امام حسینؓ اور ان کے وفادار ساتھیوں کی شہادت کو یاد کرتے ہیں۔

یومِ عاشورہ، یعنی 10 محرم الحرام، چاند کی رویت کے مطابق 26 یا 27 جون کو منائے جانے کا امکان ہے۔ جسٹس کاٹجو نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ واقعۂ کربلا کے اسباق کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں اور نفرت کے مقابلے میں محبت، ظلم کے مقابلے میں انصاف اور خودغرضی کے بجائے خدمتِ خلق کو فروغ دیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ محرم الحرام 1448 ہجری لوگوں کو سچائی، بہادری اور انسان دوستی کے راستے پر چلنے کی ترغیب دے گا۔ یہ پیغام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ملک کے مختلف حصوں میں محرم الحرام کی مجالس، عزاداری اور جلوسوں کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں، جہاں حضرت امام حسینؓ اور شہدائے کربلا کی عظیم قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جائے گا۔

مہاراشٹر بھر میں آر ٹی او ملازمین کی ہڑتال دوسرے دن جاری رہی، گاڑی مالکان متاثر

ممبئی: مہاراشٹر کے ہزاروں شہریوں کو منگل کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ریجنل ٹرانسپورٹ آفس (آر ٹی او) ملازمین کی غیر معینہ مدت کی ہڑتال دوسرے دن بھی جاری رہی، جس سے ٹرانسپورٹ سے متعلق اہم خدمات میں خلل پڑا۔ ریاست بھر کے آر ٹی او دفاتر میں ڈرائیونگ لائسنس کی تجدید، گاڑیوں کی ملکیت کی منتقلی، دستاویزات کی تصدیق، پرمٹ اور فٹنس سرٹیفکیٹس سے متعلق کام بڑے پیمانے پر ٹھپ رہا۔

مہاراشٹر اسٹیٹ آر ٹی او ایمپلائز یونین کے مطابق، تمام 63 آر ٹی او دفاتر کے تقریباً 1300 سے 1400 ملازمین نے احتجاج میں شمولیت اختیار کی ہے، بشمول ممبئی میں تقریباً 350 عملے کے ارکان۔ ملازمین بھرتی کے قوانین کو حتمی شکل دینے، طویل عرصے سے زیر التواء ترقیوں اور سالوں کی سروس سے منسلک مالی فوائد کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

یونین کا دعویٰ ہے کہ 2022 میں نئے تنظیمی ڈھانچے کی منظوری کے باوجود ابھی تک بھرتی کے قوانین پر عمل درآمد نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے ترقیوں اور دیگر خدمات کے فوائد میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ملازمین کے نمائندوں اور ٹرانسپورٹ کمشنر راجیش نارویکر کے درمیان 15 جون کو ہوئی میٹنگ میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ہڑتال کا سب سے زیادہ اثر گاڑیوں کے مالکان اور کمرشل ڈرائیوروں پر محسوس کیا جا رہا ہے جو اپنے روزمرہ کے کاموں کے لیے آر ٹی او سروسز پر انحصار کرتے ہیں۔

’آج میرا وقت نہیں ہے لیکن کل ضرور آئے گا‘

ممبران پارلیمنٹ کی میٹنگ کے بعد یو بی ٹی صدر ادھو ٹھاکرے نے ایم ایل ایز کی میٹنگ طلب کی

ممبئی: مغربی بنگال میں ایک طاقتور لیڈر ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس کے ٹوٹنے اور مہاراشٹر میں آپریشن ٹائیگر کے خطرے کے درمیان ادھو ٹھاکرے نے اپنے ممبران پارلیمنٹ کو خبردار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ’میرا وقت آج نہیں، لیکن کل ضرور آئے گا۔ تب تک ہمیں برداشت کرنا پڑے گا اور جدوجہد کرنا پڑے گی۔‘ ذرائع کے مطابق اتوار کو ماتوشری میں ہوئی میٹنگ میں ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ جو لوگ بالا صاحب ٹھاکرے کی شیوسینا چھوڑ کر گئے وہ ایک دن پچھتائیں گے، لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

2022 میں ایم ایل ایز کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے، ٹھاکرے نے کہا کہ پارٹی میں بڑی پھوٹ تھی، 40 ایم ایل اے رہ گئے، میں اس وقت ریاست کا وزیر اعلیٰ تھا۔ کیا میں ان چیزوں سے واقف نہیں تھا جو سب کو معلوم ہو رہی ہیں؟ مجھے اس کا علم تھا لیکن میں نے کسی کو روکنے یا کسی پر دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نے کسی کے خلاف دباؤ ڈالنے کی تیاری نہیں کی، جس نے کسی کے خلاف دباؤ ڈالا ہے، میں نے کسی کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔

ادھو ٹھاکرے نے 22 جون کو ممبران پارلیمنٹ کے بعد اپنے ایم ایل ایز کی میٹنگ بلائی ہے۔ مقننہ کا مانسون اجلاس 22 جون کو ممبئی میں شروع ہو رہا ہے۔ تمام ایم ایل اے اس وقت ممبئی میں ہوں گے۔ ادھو سینا کے ایک لیڈر نے کہا کہ یہ میٹنگ شیولیا میں بلائی گئی ہے۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ ایم ایل ایز میں بھی پھوٹ پڑنے کا امکان ہے۔ مقننہ کا مانسون اجلاس تین ہفتے تک جاری رہنے کا امکان ہے اور حکومت کئی نئے بل اور کئی ترمیمی بل پیش کرنے کا امکان ہے۔ اپوزیشن جہاں امن و امان، کسانوں کی قرض معافی، پیاز کی قیمتوں جیسے مسائل پر حکومت کو گھیرنے کی کوشش کرے گی، وہیں حکومت اپنی بات کو مضبوطی سے پیش کرنے کی کوشش کرے گی۔ کانگریس ایم ایل اے نانا پٹولے نے مانسون سیشن کو ایک ماہ کا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ممبئی میں ہندوستان مخالف امریکی پالیسیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

ہندوستانی جہاز پر امریکی حملوں کے نتیجے میں 3 بھارتیہ ملاح ہلاک ہونے پر بائیں بازو کی جماعتوں کا احتجاج، امریکی صدر ٹرمپ کے پتلے پر برسائے گئے جوتے

ممبئی: بھارتی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی) ممبئی اور مختلف بائیں بازو کی تنظیموں نے پیر کے روز پریل ایسٹ کے پریل ناکہ کے قریب واقع کریتی ہوٹل کے سامنے امریکہ کی پالیسیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ آبنائے ہرمز کے علاقے میں ایک بھارتی جہاز پر امریکی حملے کے نتیجے میں تین بھارتی ملاح ہلاک ہوئے ہیں۔ اس واقعے کے خلاف مظاہرین نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے پتلے پر جوتے اور چپلیں مار کر اپنا احتجاج درج کرایا۔

یہ احتجاجی پروگرام سی پی آئی، آئیک (AITUC)، اے آئی ایس ایف، اے آئی وائی ایف اور خواتین فیڈریشن کے مشترکہ اہتمام سے منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں کارکنان نے امریکہ مخالف نعرے لگائے اور مبینہ امریکی مداخلت اور جنگی پالیسیوں پر تنقید کی۔ اجتماع کی نظامت اے آئی ایس ایف کے رہنما عامر قاضی نے کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے آئیک کے رہنما سکمار دالوے نے امریکہ اور اسرائیل پر مغربی ایشیا میں جنگی صورتحال پیدا کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان تنازعات کے اثرات عالمی معیشت، روزگار اور تیل کی سپلائی پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ دالوے نے بھارتی جہاز پر مبینہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے ہلاک ہونے والے ملاحوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔

سی پی آئی کی رہنما چارول جوشی نے اپنے خطاب میں ایران، لبنان اور غزہ میں صحافیوں اور عام شہریوں کی ہلاکتوں کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ جنگی علاقوں میں صحافیوں کو نشانہ بنائے جانے کے واقعات تشویشناک ہیں اور عالمی برادری کو اس معاملے پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے۔ انڈو-فلسطین سالیڈیرٹی فورم کے کنوینر فیروز میٹھی بوروالا نے بھی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مغربی ایشیا میں جاری تنازعات پر تنقید کی اور کہا کہ عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں کو جنگ اور تشدد کے معاملات میں زیادہ فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔

سی پی آئی ممبئی کے سکریٹری ملند رانا ڈے نے بھارتی خارجہ پالیسی اور امریکہ کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو توانائی اور تجارت سے متعلق فیصلے آزادانہ طور پر لینے چاہئیں اور بھارتی شہریوں کی سلامتی کے معاملے میں مرکزی حکومت کو واضح موقف اختیار کرنا چاہیے۔ اجلاس کے اختتام پر مظاہرین نے ڈونلڈ ٹرمپ کے پتلے پر جوتے اور چپلیں مار کر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور امریکہ مخالف نعرے لگائے۔ منتظمین نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ واقعے پر باضابطہ ردعمل دیا جائے اور ہلاک ہونے والے بھارتی ملاحوں کے اہل خانہ کو انصاف فراہم کیا جائے۔

یس بینک قرض فراڈ معاملہ: 17 مقامات پر ای ڈی کے چھاپے

قرض الاٹمنٹ معاملے سے متعلق جاری تحقیقات کے سلسلے میں بیک وقت تلاشی مہم شروع

ممبئی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے یس بینک قرض الاٹمنٹ معاملے سے متعلق جاری تحقیقات کے سلسلے میں ممبئی، کھنڈالا اور نئی دہلی میں مجموعی طور پر 17 مقامات پر بیک وقت تلاشی مہم شروع کی ہے۔

ای ڈی کے ممبئی زونل دفتر کی جانب سے کی جانے والی یہ کارروائی ترکشا اسیٹ ریکنسٹرکشن کمپنی لمیٹڈ، ترکشا ریلٹی لمیٹڈ اور کھیاتی ریئلٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ سے وابستہ مقامات پر مرکوز ہے۔ اس کے علاوہ تحقیقاتی ایجنسی ان کمپنیوں کے پروموٹرز، ڈائریکٹروں، ملازمین اور یس بینک کے ایک سابق ملازم کے ٹھکانوں کی بھی تلاشی لے رہی ہے۔

ذرائع کے مطابق یہ پورا معاملہ مالی سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران سیکلار مارکیٹنگ پرائیویٹ لمیٹڈ اور چند دیگر کھاتوں سے متعلق یس بینک کے قرضوں کی مبینہ طور پر جعلی منتقلی سے جڑا ہوا ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ اسیٹ ریکنسٹرکشن کمپنیوں اور یس بینک کے درمیان مبینہ ملی بھگت موجود تھی، جس کے تحت "سرکولر ٹرانزیکشن" کے ذریعے بینک کے دباؤ کا شکار اثاثوں پر غیر قانونی طور پر قبضہ کیا گیا۔

ای ڈی اس کارروائی کے ذریعے اسی مبینہ مالی بے ضابطگی سے متعلق شواہد جمع کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایجنسی نیلام کی گئی جائیدادوں کی جان بوجھ کر کم قیمت لگانے، بڑھا چڑھا کر یا جعلی دعوے پیش کرنے، این سی ایل ٹی (نیشنل کمپنی لا ٹریبونل) کی کارروائی میں قرض دہندگان کے ووٹنگ حقوق کے مبینہ غلط استعمال اور کارپوریٹ دیوالیہ پن حل عمل (سی آئی آر پی) کی شفافیت کو متاثر کرنے والی مبینہ بے ضابطگیوں کی بھی گہرائی سے تحقیقات کی جا رہی ہے۔

مہاراشٹر کی ’نئی خودکار ڈرون پالیسی‘ کو ملی منظوری

25 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اور ایک لاکھ روزگار کے مواقع متوقع

ممبئی: مہاراشٹر کابینہ نے منگل کے روز ”مہاراشٹر آٹونومس ان مینڈ پالیسی‘ کو منظوری دے دی۔ اس فیصلے کا اعلان بی جے پی رکن اسمبلی آشیش شیلار نے کابینہ اجلاس کے بعد کیا۔ اجلاس کی صدارت دیویندر فڑنویس نے کی، جبکہ نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور سنیترا اجیت پوار بھی موجود تھیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے آشیش شیلار نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں جدید اور خودکار ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے ایک اہم اور تاریخی فیصلہ لیا ہے۔ ان کے مطابق مہاراشٹر ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے جس نے خودکار اور بغیر پائلٹ کے چلنے والے نظاموں کے لیے جامع پالیسی نافذ کی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس پالیسی کا بنیادی مقصد دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے شفافیت اور خدمات کی تیز رفتار فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بغیر پائلٹ فضائی گاڑیوں (یو اے ویز)، زمینی گاڑیوں (یو جی ویز) اور آبی گاڑیوں (یو یو ویز) کی تیاری، کاروبار، اختراع اور ٹیسٹنگ کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کو فروغ دیا جائے گا۔

حکومت کے مطابق اس پالیسی کے نتیجے میں ریاست میں تقریباً 25 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے، جبکہ ایک لاکھ سے زائد روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس شعبے کے لیے تقریباً پانچ ہزار ریموٹ پائلٹس کو تربیت دی جائے گی اور مقامی و دیسی ٹیکنالوجی کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ پالیسی کو فروغ دینے کے لیے ریاستی حکومت نے سرمایہ کاروں اور صنعتوں کو مختلف مراعات دینے کا اعلان کیا ہے، جن میں اسٹامپ ڈیوٹی میں چھوٹ اور بجلی کے نرخوں میں رعایت شامل ہیں۔

ماہرین کے مطابق یہ پالیسی مہاراشٹر کو ڈرون اور خودکار ٹیکنالوجی کے شعبے میں ملک کا اہم مرکز بنانے کی سمت ایک بڑا قدم ثابت ہو سکتی ہے۔ حکومت فضائی، زمینی اور زیر آب نظاموں کیلئے 3 سینٹر آف ایکسی لینس قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ دریں اثنا، الیکٹرانکس، انفارمیشن ٹکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا محکمہ مستقبل قریب میں چھ مختلف این جی اوز کے ساتھ ریاست بھر میں آسانی سے کام کرنے کے لیے تعاون کرے گا۔

ممبئی میں رشوت طلب کرنے پر 2 آر ٹی او ایجنٹ گرفتار

مبینہ طور پر بلاک شدہ ڈرائیونگ لائسنس کو نئے سرے سے چالو کرنے کے لیے رشوت طلب کرنے کا الزام

ممبئی: انسداد بدعنوانی بیورو (اے سی بی) نے ممبئی میں ریجنل ٹرانسپورٹ آفس (آر ٹی او) کے دو ایجنٹوں کو بلاک شدہ ڈرائیونگ لائسنس کی بازیافت کے لیے ایک شہری سے 3500 روپے کی رشوت طلب کرنے اور لینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ آر ٹی او ٹریفک کی شدید خلاف ورزیوں جیسے کہ نشے میں ڈرائیونگ، تیز رفتاری، حادثات یا بلا معاوضہ ای چالان کے لیے ڈرائیونگ لائسنس کو روکتا یا معطل کرتا ہے۔

سرکاری ذرائع کے مطابق شکایت کنندہ کا ڈرائیونگ لائسنس اندھیری آر ٹی او نے ضبط کر کے بلاک کر دیا تھا۔ دستاویز کو دوبارہ حاصل کرنے اور اس کی تجدید کروانے کے لیے، شکایت کنندہ نے ایک آر ٹی او ایجنٹ سے رابطہ کیا جس کی شناخت مصطفیٰ نور محمد سیلوٹ کے نام سے کی گئی۔ ایجنٹ سیلوٹ نے مبینہ طور پر ضبط شدہ لائسنس کی بازیافت کے لیے 4000 روپے اور اس کی تجدید کے لیے اضافی 5500 روپے کا مطالبہ کیا۔

رشوت دینے کے لیے تیار نہ ہونے پر شکایت کنندہ نے 11 جون کو اے سی بی کے ورلی دفتر سے رجوع کیا اور اس سلسلے میں باقاعدہ شکایت درج کرائی۔ شکایت کے بعد اے سی بی نے تصدیق کا عمل شروع کیا۔ 12 جون کو اے سی بی کی طرف سے ایک تصدیق کی گئی، جس میں آر ٹی او ایجنٹ سیلوٹ کے مطالبے کی تصدیق ہوئی۔

اس توثیق کے دوران، یہ معلوم ہوا کہ سیلوٹ نے رشوت کی رقم کو 3500 روپے کی طے شدہ رقم پر بات چیت کی، شکایت کنندہ سے وعدہ کیا کہ کام کو آر ٹی او حکام کے ذریعے کیا جائے گا۔ اے سی بی کی ٹیم نے 15 جون کو ایک جال بچھایا۔ ٹریپ آپریشن کے دوران، سیلوٹ نے شکایت کنندہ کو 3500 روپے کی گفت و شنید کیش دوسرے آر ٹی او ایجنٹ کے حوالے کرنے کی ہدایت کی، جس کی شناخت راجندر پرساد بند کے نام سے کی گئی تھی۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے شکایت کنندہ نے رقم بند کو سونپ دی، جسے اے سی بی حکام نے رشوت لیتے ہوئے فوری طور پر رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ دونوں ایجنٹوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور ان کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

بی کے سی میں یوٹیلٹی ڈکٹ سے اژدھے کے 7 بچے برآمد

سانپوں کو بچانے والی ایک ٹیم کی مدد سے ساتوں بچوں کو محفوظ نکال لیا گیا

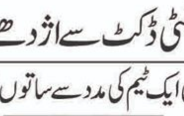

ممبئی: پیر کی شام سیبی بھون کے قریب فٹ پاتھ پر ایک یوٹیلٹی ڈکٹ کے اندر اژدھے کے سات بچے پائے گئے۔ بعد میں ان بچوں کو ایک خصوصی ٹیم نے بچایا۔ آپریشن کی ایک ویڈیو انٹرنیٹ پر سامنے آئی ہے۔

ایک ویڈیو میں جو ایک ایکس اکاؤنٹ (سابقہ ٹویٹر) پر منظر عام پر آئی تھی، کلپس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک ریسکیور نے بی کے سی کے قریب یوٹیلٹی ڈکٹ سے بچے اجگر کو نکالا ہے۔

علاقے میں لوگوں کے اژدھوں کی دریافت کے بعد، واپرا فاؤنڈیشن کو بی کے سی پولیس اسٹیشن سے ایک کال موصول ہوئی جس میں انہیں بتایا گیا کہ سیبی بھون کے قریب پیدل چلنے والوں کے راستے پر انٹرنیٹ ڈکٹ سے اجگر کے بچے نکل رہے ہیں۔ کال کے بعد سانپ کو بچانے والے اتل کامبلے نے فوری طور پر راؤنڈ آفیسر روشن واداشندے اور محکمہ جنگلات کے ممبئی رینج آفس کے کنٹرول روم کو واقعے کی اطلاع دی۔

اس کے فوراً بعد سانپ کو بچانے والے اتل کامبلے اور پولس کانسٹیبل پچن مورے موقع پر پہنچ گئے اور ایک ایک کر کے بچے کو بچانا شروع کر دیا۔ چونکہ ایک مصروف سڑک قریب ہی واقع تھی، اس بات کا امکان تھا کہ بچے سڑک پر پہنچ کر ہلاک ہو سکتے تھے۔ تاہم بروقت کارروائی اور پولیس اہلکاروں کی چوکسی کی وجہ سے علاقے سے مجموعی طور پر 7 بچے اجگر اور ایک بھیڑیا سانپ کو کامیابی سے بچا لیا گیا۔ مزید یہ کہ اس بات کی تصدیق کی گئی کہ بچائے گئے تمام سانپ غیر زہریلے ہیں اور انہیں ریسکیو آپریشن کے دوران بحفاظت سنبھال لیا گیا۔

محکمہ جنگلات کے رہنما خطوط کے مطابق بچائے گئے رینگنے والے جانوروں کو ان کے اصلی قدرتی مسکن میں واپس چھوڑ دیا جائے گا۔ تاہم، بی کے سی کے علاقے سے سفر کرنے والے شہری، خاص طور پر مٹھی ندی کے قریب پیدل چلنے والے راستے کے ساتھ ساتھ جب ایم ایم آر ڈی اے گراؤنڈ سے بھارت نگر ٹاٹا بس اسٹاپ کی طرف بڑھتے ہیں، اور جو بچے اژگر یا کسی سانپ کو دیکھتے ہیں، انہیں گھبرانا، مارنا یا پکڑنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

کھانے کی اشیاء کو لپیٹنے کیلئے اخبارات کا بڑے پیمانے پر استعمال!

ایف ڈی اے کی کارروائی میں 26 دکانداروں کے خلاف کارروائی، 11.51 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد

ممبئی: فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) کی جانب سے کھانے کی پیکنگ اور سرونگ کے لیے اخبارات کے استعمال کے خلاف اپنی ایڈوائزری کو دہرائے جانے کے صرف ایک ہفتہ بعد، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے)، گریٹر ممبئی ڈویژن نے، وڑا پاؤ بیچنے والے سمیت کھانے پینے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے کی گئی ایک خصوصی معائنہ مہم میں کھانے کی اشیاء کو لپیٹنے اور پیش کرنے کے لیے اخبارات کے بڑے پیمانے پر استعمال کا انکشاف ہوا ہے۔ ایف ڈی اے حکام نے ممبئی بھر میں 55 فوڈ کاروباری اداروں کا معائنہ کیا اور 26 اداروں کو خوراک کے ساتھ براہ راست رابطے میں اخبارات کا استعمال کرتے ہوئے فوڈ سیفٹی کے ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا۔ یہ کارروائی ایف ایس ایس اے آئی کی تجدید انتباہ کے بعد ہے کہ اخبارات کھانے کی پیکنگ کے لیے غیر محفوظ ہیں کیونکہ پرنٹنگ کی سیاہی میں نقصان دہ کیمیکل، رنگ، سیسہ اور دیگر بھاری دھاتیں ہوتی ہیں جو کھانے میں منتقل ہو سکتی ہیں۔

خطرہ خاص طور پر اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب گرم یا تیل والے کھانے جیسے وڑا پاؤ، بھجیے اور دیگر ناشتے اخباروں میں لپیٹ کر رکھے جاتے ہیں۔ مزید برآں، اخبارات کو سنبھالنے اور ذخیرہ کرنے کے حالات کی وجہ سے بیماری پیدا کرنے والے مائکروجنزم لے جا سکتے ہیں۔ ایف ڈی اے نے خلاف ورزی کے 26 مقدمات درج کیے جن میں سے 17 پہلے ہی طے کیے جا چکے ہیں۔ متعلقہ فوڈ بزنس آپریٹرز سے مجموعی طور پر 11.51 لاکھ روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا ہے، جب کہ باقی معاملات میں کارروائی جاری ہے۔

ایف ڈی اے حکام نے فوڈ بزنس آپریٹرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوڈ پیکیجنگ کے لیے اخبارات کا استعمال فوری طور پر بند کر دیں۔ محکمہ نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ باقاعدہ معائنہ جاری رہے گا اور دوبارہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

فٹ پاتھ پر احتجاج کے دوران پولیس احکامات کی خلاف ورزی

ایم این ایس کے 6 کارکنوں کے خلاف ایف آئی آر درج، تحقیقات جاری

ممبئی: گام دیوی پولیس نے مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے چھ کارکنوں کے خلاف گرگام میں فٹ پاتھوں پر پینٹ سفید پٹیوں کے خلاف احتجاج کے دوران ممنوعہ احکامات کی مبینہ خلاف ورزی اور عوامی امن کو خراب کرنے کے الزام میں ایف آئی آر درج کی ہے۔ ایف آئی آر، بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 223 کے ساتھ بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 37 (1)(ای) اور 135 کے تحت درج کی گئی ہے۔

یہ واقعہ گام دیوی میں دھرم پیلس اور دیودھر چوک کے درمیان فٹ پاتھ پر ہیوز روڈ پر پیش آیا۔ ایف آئی آر میں ملزمین کا ذکر دنیش دینشور پانڈے، گرو ناتھ سدھاکر دیورو کھکر، ششیکر حلیکر، سوجے دلیپ ساونت، سنکیت ماروتی نوالے اور رویندر لکشمن شندے کے طور پر کیا گیا ہے۔ پولیس نے سبھی ملزمین کو بھارتی شہری تحفظ سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس بھیجے ہیں۔ پولیس کے مطابق، 14 جون کی صبح تقریباً 10.30 بجے، ملزمان مبینہ طور پر حکام سے مطلوبہ اجازت حاصل کیے بغیر عوامی فٹ پاتھ پر جمع ہوئے۔ انہوں نے مبینہ طور پر نعرے لگائے اور فٹ پاتھ پر پینٹ کی گئی سفید پٹیوں کے خلاف احتجاج کیا، جس سے عوامی امن کی خلاف ورزی ہوئی۔ پولیس حکام نے بتایا کہ یہ اجتماع ممبئی پولیس کمشنر کے جاری کردہ ممنوعہ احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیا گیا تھا، جو غیر قانونی اجتماعات پر پابندی لگاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، مظاہرین کے خلاف قائمہ احکامات کی خلاف ورزی اور امن و امان کی صورتحال پیدا کرنے کا مقدمہ درج کیا گیا۔

انتظامیہ نے 20 سال پرانا مدرسہ مسمار کردیا

غازی آباد:(پی این ایس) اتر پردیش کے غازی آباد کے کشلیا گاؤں میں ضلع انتظامیہ نے ناجائز تجاوزات کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن شروع کیا۔منگل کو بڑی انتظامی اور پولیس فورس کی موجودگی میں مبینہ سرکاری اراضی پر بنائے گئے مدرسے کوزمین بوس کردیا گیا۔ حکام کے مطابق یہ مدرسہ تقریباً دو دہائیوں سے سرکاری سڑک کی زمین پر غیر قانونی طور پرکام کررہاتھا۔غازی آباد کےضلع مجسٹریٹ رویندر کمار منڈھڈ نے اس معاملے پر معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ جس زمین پر مدرسہ کھڑا ہے وہ محکمہ ریونیو کے ریکارڈ میں پبلک روڈ کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ فیض عام مدرسہ مصباح العلوم اس زمین پر بغیر کسی درست انتظامی اجازت یا دستاویزات کے تعمیر کیا گیا تھا۔یہ پورا معاملہ ایک شکایت کے بعد انتظامی توجہ میں آیا،جس کے بعد محکمہ ریونیو کی ٹیم نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور سروے اور مکمل جانچ کی۔ تحقیقاتی رپورٹ میں واضح طور پر انکشاف ہوا ہے کہ خسرہ نمبر 1061 اور 1067 میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کیا گیا تھا۔ حکام کے مطابق اس اراضی پر غیر قانونی تعمیرات کے مرکزی ملزم کی شناخت یامین ولدغنی کے نام سے ہوئی ہے جس کا انتقال ہو چکا ہے۔ایس ڈی ایم صدر ارون دکشت نے بتایا کہ اس کارروائی کے نتیجے میں کل 0.088 ہیکٹر سرکاری اراضی کومکمل طور پرتجاوزات سے پاک کردیا گیا ہے۔موجودہ مارکیٹ ریٹ پرزمین کی قیمت ایک کروڑ روپے سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔انہدامی کارروائی کے دوران امن وامان برقرار رکھنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ چند گھنٹوں میں بلڈوزر کی مدد سے غیرقانونی تعمیرات کوہٹا کرزمین کودوبارہ حکومتی کنٹرول میں لے لیا گیا۔ضلع مجسٹریٹ نے سخت لہجے میں کہا کہ سرکاری اور سرکاری اراضی پرناجائز تجاوزات کے خلاف انتظامیہ کی مہم بلا روک ٹوک جاری رہے گی۔انہوں نے واضح کیا کہ سرکاری املاک پر کسی قسم کی تجاوزات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اورایسا کرنے والوں کے خلاف قواعد کے مطابق سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔

آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی مجلس عاملہ کا جلسہ

لکھنؤ:آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی مجلس عاملہ کے جلسے میں جس کی صدارت محمد ذکی چیئرمین ادارہ نے کی محرم میں ادارے کی جانب سے کی جانے والی خدمات پر غور کیا گیا۔ جنرل سکریٹری سیّدحسن مہدی (جھبو) نے ممبران کو بتایا کہ محرم کے سلسلے میں وکٹوریہ اسٹریٹ پر سبیل اور کیمپ کا اہتمام ہرسال کی طرح ہوگا۔اسی کیمپ سے تبرک، پانی، چائے، کافی کے ساتھ ہی بیرونی لکھنؤ سے آنے والے عزاداروں کے لئے اس سال کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے باہر سے آنے والے حضرات سبیل سے ٹوکن حاصل کرسکتے ہیں۔ جلسے میں ایثارالحسن رئیس عالم،، علیم حسین، صابر عباس، حسین ضامن نقوی کو رضا کارانہ خدمات کی زمہ داریاں کی گئی ہیں۔

آیت اللہ سعادت حسین کے دیسے کی مجلس سے مولانا قارقلیطا حسینی کا خطاب

لکھنؤ:روضۂ شبیہ بیت الحزن رستم نگر میں افتخارالعلماء مولانا سعادت حسینؒ کے دیسے کی

مجلس کوشب میں نو بجے مولانا قارقلیطا حسینی، امام جمعہ و جماعات ہوسٹن نے خطاب کیا۔ مولانا قارقلیطا حسینی افتخارالعلماء علامہ سعادت حسین علیہ الرحمہ کے رشید شاگردوں میں سے ہیں۔مولانا نے اپنے خطاب میں عزاداری مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام پر زبردست علمی وعقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ عزاداری کا مطلب امام مظلوم علیہ السلام کی مظلومیت اوراُن کے اعزہ واحباب واصحاب کی شہادت کا بارہ رسالت وامامت اور سیدۂ عالمیان کی خدمت میں تعزیت اور پرسہ دینا ہے جو چودہ سو سال سے سلسلہ وار قائم ہے۔آخر میں آپ نے مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام اور ان کے اعزہ و اقارب کے مصائب پڑھ کرمجلس دیسہ کوختم کیا۔ مجلس میں مومنین محلہ وعلاقہ نے شرکت کرکے افتخارالعلماء کوایصال ثواب فرمایا۔

گورکھپور میں بنے گا یوپی کا دوسرا جیل ٹریننگ سینٹر،19 یکڑ زمین مختص

گورکھپور:(پی این ایس) مشرقی اتر پردیش سے جیل کے گارڈز ایک بڑے فروغ کے لیے تیار ہیں۔انہیں اب ٹریننگ کے لیے لکھنؤ نہیں جانا پڑے گا۔گورکھپور میں جدید ترین جیل ٹریننگ سینٹر قائم کرنے کی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔اس مقصد کے لیے تقریباً 19 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے، اور حکومت کوایک تجویز بھیجی گئی ہے۔ایک بار مکمل ہونے کے بعد، یہ مرکز ریاست کا دوسرا جیل تربیتی مرکز ہوگا۔ فی الحال، ریاست کا واحد جیل ٹریننگ سینٹرلکھنؤ میں کام کرتا ہے، جہاں پورے اتر پردیش سے جیل کے محافظوں کو تربیت دی جاتی ہے۔جیل کے محافظوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اورتربیت کی ضرورت کودیکھتے ہوئے محکمہ نے دوسرا مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔مجوزہ مرکز کے کھلنے کے بعد، مشرقی اتر پردیش کے گورکھپور اور آس پاس کے اضلاع میں تعینات جیل گارڈز کو یہاں تربیت دی جائے گی۔اس سے وقت اور وسائل کی بچت ہوگی۔لکھنؤ میں پہلے کی طرح مغربی اور وسطی اتر پردیش کے اہلکاروں کی تربیت جاری رہے گی۔جیل سپرنٹنڈنٹ اے کے کشواہا نے بتایا کہ گورکھپور جیل کمپلیکس کے قریب تقریباً 19 ایکڑ زمین تربیتی مرکز کے لیے دستیاب کرائی جا رہی ہے۔ زمین کی دستیابی کے ساتھ اس منصوبے پر تیزی سے پیش رفت متوقع ہے۔اس دوران گورکھپور ڈسٹرکٹ جیل کو بھی بڑا تحفہ ملا۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو مختلف ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ چھ نئی بیرکوں کا افتتاح کیا۔ان بیرکوں کے اضافے سے ڈسٹرکٹ جیل میں بیرکوں کی کل تعداد 35 ہو گئی ہے۔تقریباً 11.88 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ یہ بیرک جیل کی صلاحیت اور سہولیات کو بہتر بنائے گی۔اس کے علاوہ پی اے سی کمپلیکس میں بنائے گئے نئے کوارٹرز اور چارگاواں میں سائبر پولیس اسٹیشن کی نئی عمارت کا بھی افتتاح کیا گیا۔سائبر پولیس اسٹیشن کی نئی عمارت کے افتتاح سے سائبر کرائمز کی تفتیش اورآپریشن کومزید تقویت ملے گی۔

اوماشنکر ترپاٹھی نے سنت کبیر نگر کے بکھیرا تھانے کا چارج سنبھال لیا

سنت کبیر نگر(ڈاکٹر عنبر بستوی):پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا نے سنت کبیر نگر کے بکھیرا پولیس اسٹیشن کی کمان اوماشنکر ترپاٹھی کو سونپ دی ہے۔اوماشنکر ترپاٹھی ایک سخت افسر کے طور پر جانے جاتے ہیں اوران کے پاس 18 سے زیادہ مقابلوں کا ریکارڈ ہے۔بکھیرا میں حالیہ واقعات کے بعد سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے انہیں یہ ذمہ داری سونپی ہے۔اس سے پہلے اروند شرما نے صرف 15 دنوں کے لیے اسٹیشن انچارج کے طور پر خدمات انجام دیں۔اسٹیشن انچارج اوماشنکر ترپاٹھی نے بتایا کہ اس نے 2015 میں بلیا میں ایک سال کی ٹریننگ مکمل کی۔2018 میں، وہ ایک ٹرینی سب انسپکٹر کے طور پر پاکولیا تھانے میں تعینات ہوا۔چند ماہ بعد، وہ سونہا پولیس اسٹیشن میں سینئر سب انسپکٹر کے طور پر تعینات ہوا، جہاں وہ ڈکیتی کے دو مقدمات میں مقابلوں میں مصروف رہا۔ستمبر 2021 میں،ان کا تبادلہ لال گنج میں اسٹیشن ہاؤس آفیسر

(ایس ایچ او) کے طور پر کیا گیا تھا۔ وہاں اس نے قتل کے ایک ملزم کو انکاؤنٹر میں مار دیا۔ 2022 میں، وہ سٹیشن ہاؤس آفیسر(ایس ایچ او) چھاؤنی بن گیا، جہاں وہ کنٹونمنٹ ٹاؤن میں قتل کی کوشش کے مقدمے کے سلسلے میں مانجھا کے علاقے میں انکاؤنٹر میں مصروف رہا۔بعدازاں، انہیں سوات انچارج کے طور پر تعینات کیا گیا، جہاں اس نے دو اور مقابلے کئے۔مزید برآں، اس نے والٹر گنج پولیس اسٹیشن میں ایک انکاؤنٹر میں حصہ لیا اور پرانی بستی تھانے کے علاقے میں ایک انکاؤنٹر میں دو مویشیوں کے اسمگلروں کو زخمی کیا۔اس کے سب سے زیادہ اہم معاملات میں پرشورام پور کے ایک قومی بینک میں کیشیئر اور بینک مینیجر کا دن کی روشنی میں اغوا کرنا شامل ہے۔اس واقعہ میں بینک ملازمین کے ساتھ غیر فطری جنسی تعلقات کے الزامات شامل تھے۔ اس معاملے میں انکاؤنٹر کے بعد وہ سرخیوں میں آیا تھا۔ایس او نے کہا کہ علاقے میں قانون کی حکمرانی قائم کی جائے گی۔

کم وولٹیج اور خرابیوں سے منورتھ پور کے صارفین پریشان

محکمہ توانائی کے جے ای نے فوری حل کی یقین دھانی کرائی

سنت کبیر نگر(ڈاکٹر عنبر بستوی): نگر پنچایت مینھڈوال میں وارڈ نمبر 1 محلہ منورتھ پور کے مقامی باشندوں نے دیرینہ بجلی کے مسئلہ پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔بجلی کی فراہمی سے پریشان،مکینوں نے ایگزیکٹیو انجینئر (بجلی ڈویژن، مینھڈوال) کو جونیئر انجینئر (جے ای) کو اپنے مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے ایک شکایتی خط پیش کیا۔خط ملنے پر جے ای نے گاؤں والوں کو یقین دلایا کہ ایک سے دو دن کے اندر مسئلہ حل ہو جائے گا۔خط کے مطابق منورتھ پور وارڈ نمبر 1 کی کل آبادی تقریباً 450 سے 600 ہے،اتنی بڑی آبادی اور بجلی کے بڑھتے ہوئے لوڈ کے باوجود پورے علاقے کا بجلی کا نظام 25 کے وی اے کے

آبادی اور لوڈ شیڈنگ کے پیش نظر موجودہ 25 KVA کے ٹرانسفارمر کو فوری طور پر تبدیل کرکے 63 KVA کا نیا ٹرانسفارمر لگایا جائے۔شکایتی خط جمع کرانے اور دستخط کرنے والوں میں ستیندر پانڈے، دیویندر پانڈے، دواریکا ناتھ پانڈے، چتسین پانڈے، نیرج یادو، دیگر گاؤں والوں اور رہائشیوں کے ساتھ شامل ہیں۔ علاقے کے لوگ اب جونیئر انجینئر (جے ای) کی اس یقین دہانی پر بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ اگلے ایک یا دو دن میں نئے ٹرانسفارمر کوانرجی کردیں گے۔

چھوٹے ٹرانسفارمر پر منحصر ہے۔اپنی کم گنجائش کی وجہ سے یہ ٹرانسفارمر لوڈ ہینڈل کرنے سے قاصر ہے۔علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ کم گنجائش والے ٹرانسفارمر کی وجہ سے علاقے کو روزانہ کی بنیاد پر کم وولٹیج کے شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مزید برآں،بجلی کی بار بار بندش اور ٹرانسفارمر کا جلنا معمول کی بات ہے۔اس مرطوب اور گرم موسم میں بجلی کی یہ وقفے وقفے سے سپلائی اور کم وولٹیج بچوں کی پڑھائی سے لے کر روزمرہ کے ضروری کاموں کو بری طرح متاثر کررہے ہیں۔مکینوں نے مطالبہ کیا ہے کہ

امین پور ضعیف آشرم میں یوگا مشق پروگرام

بہرائچ:(نامہ نگا) بین الاقوامی یوم یوگا کے موقع پر جاری یوگا ہفتہ کے تحت تیسرے دن امین پورنگرور کے بزرگوں کے آشرم میں یوگا مشقوں کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ڈائریکٹوریٹ سے موصولہ ہدایات کے مطابق اور ضلع بہرائچ کے متعلقہ حکام کے احکامات پر کیا۔یوگا تربیت کاروں نے بتایا کہ باقاعدہ یوگا کرنے سے جسم صحت مند رہتا ہے،ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے اور ذہنی توازن برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔بزرگوں کے آشرم کے منتظم دلیپ کمار دوبیدی نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ کی ہدایات کے مطابق بین الاقوامی یوم یوگا کے

منعقدہ اس پروگرام میں آشرم میں مقیم بزرگ افراداور عملے نے بھر پور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔یوگا کی مشقیں یوگا تربیت کارمحترمہ گیتا کشواہا اور محترمہ ساوتری دیوی کی نگرانی میں کرائی گئیں۔انہوں نے بزرگ افراد کو ان کی عمر اور صحت کے مطابق آسان یوگ آسن، پرانایام اور دھیان کی مشقیں کرائیں۔ساتھ ہی باقاعدہ یوگا کے جسمانی اور ذہنی صحت پر مثبت اثرات کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔پروگرام کے دوران بزرگوں نے یوگا کے ذریعے خود کو زیادہ توانا اور خوش محسوس موقع پر یوگا ہفتہ منایا جارہا ہے۔اس کے تحت آشرم میں مقیم تمام بزرگ افراد کو روزانہ یوگا کی مشقیں کرائی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ یوگا صرف جسمانی ورزش نہیں بلکہ صحت منداور متوازن طرز زندگی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ خصوصی یوگا مہم 21 جون 2026 تک مسلسل جاری رہے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ بزرگ افراد یوگا کے فوائد حاصل کرسکیں اور صحت مند زندگی گزارسکیں۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء نے باقاعدگی سے یوگا کرنے کا عہد کیا۔

پریاگ راج: ایک ہی کنبہ کے تین افراد کا سر کچل کر قتل

پریاگ راج:(پی این ایس) پریاگ راج کے میجا تھانہ علاقے میں منگل کی صبح اس وقت سنسنی پھیل گئی جب ایک ہی کنبہ کے تین افراد کی لاشیں ان کے گھر کے قریب پڑی ہوئی تھیں۔میجا کوکرکٹوا گاؤں میں پیش آئے اس واقعہ نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مرنے والوں کی شناخت 65 سالہ شیام لال عرف کلو،اس کی بیوی 60 سالہ اندراوتی دیوی اور 55 سالہ امراوتی دیوی کے طور پر کی گئی ہے۔معلومات کے مطابق لاشیں گھر سے تقریباً 20 میٹر دور ملی ہیں۔ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ حملہ آوروں نے تینوں کو سر پر وار کر کے قتل کیا۔صبح واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں کی بھیڑ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی اور پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔اطلاع ملتے ہی تھانہ میجا پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ بعدازاں سینئر پولیس افسران نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور شواہد اکٹھے کئے۔ پولیس واقعے کے پیچھے محرکات کا تعین کرنے کے لیے قریبی رہائشیوں اور اہل خانہ سے پوچھ گچھ کررہی ہے۔گاؤں والے اس واقعہ کے پیچھے ذاتی جھگڑے یا ذاتی دشمنی کا امکان بتارہے ہیں۔تاہم پولیس کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے گریز کررہی ہے اور تمام ممکنہ زاویوں سے تفتیش کر رہی ہے۔بیک وقت تین افراد کے قتل سے پورے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایڈیشنل پولیس کمشنر (لا اینڈ آرڈر) ڈاکٹر اجے پال شرما سمیت کئی سینئر افسران جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔پولیس حکام کا کہنا ہے کہ قتل کے محرکات کے بارے میں مکمل تفتیش کی جارہی ہے اور جلد ہی ملزمان کی شناخت کرکے گرفتار کرلیا جائے گا۔واقعہ کا پردہ فاش کرنے کے لیے خصوصی ٹیمیں بھی تعینات کردی گئی ہیں۔

اتھان آڈیٹوریم میں ترقیاتی نمائش آج سے شروع

بہرائچ:(نامہ نگاروزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے تاریخی موقع پر 5 جون سے 21 جون 2026 تک مرکزی وریاستی حکومت کی پالیسیوں، جاری اسکیموں اور پروگراموں کی کامیابیوں اور عوام کی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک جامع مہم چلائی جارہی ہے۔اس مہم کے تحت حکومتی پالیسی فیصلوں،عوامی ترقیاتی کاموں اور فلاحی اقدامات کو معاشرے کے آخری فرد تک پہنچانے اور مستحق افراد کو سرکاری اسکیموں سے مستفید کرنے کے مقصد سے کپور تھلا پریمیسز میں واقع اتھان آڈیٹوریم میں 17 سے 20 جون 2026 تک ایک ترقیاتی نمائش منعقد کی جائے گی۔نمائش کے

کامیاب انعقاد کے لیے وکاس بھون سبھاگار میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتا نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ نمائش کے دوران محکمانہ اسکیموں کی بھرپور تشہیر کی جائے اور تمام مستحق مگر غیر مستفید افراد کا اندراج کر کے انہیں مختلف سرکاری اسکیموں سے جوڑا جائے۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ چار روزہ نمائش کے دوران مختلف سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والے بڑی تعداد میں مستفیدین کو مدعو کیا جائے اور معزز عوامی نمائندوں کے ہاتھوں انہیں منظوری نامے، ڈیمو چیک اور اسناد تقسیم کی جائیں۔چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتا نے بتایا کہ چار روزہ نمائش میں قومی دیہی روزگار و معاشی مشن (این آر ایل ایم)، باغبانی وفوڈ پروسیسنگ محکمہ، محکمہ زراعت، محکمہ صنعت، محکمہ صحت، کھادی و دیہی صنعت، بینکنگ شعبہ، محکمہ ریشم، محکمہ ماہی پروری، محکمہ مویشی پروری، شہری ترقیات، محکمہ تعلیم، محکمہ سماجی بہبود، پنچایتی راج محکمہ، محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ سمیت دیگر محکمے اپنے اسٹالز اور نمائشیں لگائیں گے۔اس موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈی آر ڈی اے منیش کمار، ڈپٹی کمشنر صنعت کیشورام ورما، ڈپٹی کمشنر خود روزگار رنجیت سنگھ، ضلعی اسکول انسپکٹر سروانند، ضلعی بنیادی تعلیم افسر آشیش کمار سنگھ، ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت ونئے کمار ورما، قائم مقام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ماہی پروری بابورام سمیت دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔

ماہ محرّم انتہائی بابرکت اور محترم مہینہ ہے: قاری محمد صدّیق

مسجد یکمنارہ اکبری گیٹ میں جلسہ استقبال سال نو ہجری کا انعقاد

لکھنؤ:شہر کی تاریخی ایکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی جانب سے سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی جلسہ استقبال سال نو ہجری 1448 استاذالحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب صدر مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی سرپرستی وقاری محمد حزقیل امام مسجد یکمنارہ کی نگرانی وسیّد محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے قاری محمد ابراہیم وقاری ابوذر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارہ دارالمبلغین کے سینئر استاذ قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ اسلامی سال نو ہجری امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیؐ کی ہجرت سے مقرر ہوا اسی لیے اس کو ہجری لکھا جاتا ہے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد خلیفہ دوم امیرالمؤمنین سیدنا عمر ابن الخطابؓ کے دور خلافت میں اسلامی سال کے سلسلہ میں حضرات صحابۂ کرامؓ کا باہم مشورہ ہوا اور رسول پاکؐ کی

ہجرت سے اس کوشروع کیا گیا سیّدنا حضرت عمر فاروقؓ کے کارناموں میں سے سن ہجری کے تقرر کا کارنامہ بھی شمار کیا جاتا ہے قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ مسلمانوں کو اسلامی سال یاد رکھنا چاہیے اوراپنی تحریروں میں ہجری تاریخ لکھنا چاہیے عیسوی سن اسلامی سن نہیں ہے اور ماہ محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہےجو انتہائی بابرکت اور محترم ہے قاری صاحب موصوف نے کہا کہ اس مبارک مہینے میں خلاف شریعت امور کو اختیار کرنا انتہائی بے دینی ہے اور حسینی کردار اختیار کرنے میں ہی فلاح ہے۔

اسلامی ہند اترپردیش کے تحت نعتیہ مشاعرے کا پوسٹر جاری

لکھنؤ:ادارہ ادب اسلامی ہند اتر پردیش کے زیر اہتمام 22 جون 2026 بروز پیر بعد نماز مغرب مولوی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہونے والے نعتیہ مشاعرہ کے پوسٹر کی رسم اجراء آج ایک مختصر تقریب میں انجام پائی۔اس موقع پر کنوینر مشاعرہ مولانا عطاء الرحمٰن ندوی، ڈاکٹر امجد سعید علیگ، ایڈووکیٹ نجم الثاقب خان،، ایڈووکیٹ محمد راشد، معروف شاعر سلیم تابش، مولانا محمد علی نعیم رازی، صاحب عالم انصاری اور عبدالملک فلاحی نے مشترکہ طور پر پوسٹر کا اجراء کیا۔

اس موقع پر ایڈووکیٹ نجم الثاقب خان نے کہا کہ نعتیہ مشاعرے ہماری دینی، تہذیبی اور ادبی روایات کے مظہر و امین ہیں۔ایسی محفلیں عشق رسولؐ کے جذبات کو جلا بخشنے، نعتیہ ادب کے فروغ اور نئی نسل کو اپنی عظیم شعری و ثقافتی روایت سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔مولانا محمد علی نعیم رازی نے اس نعتیہ مشاعرہ کو محبت رسولؐ کے فروغ اور اعلیٰ

ادبی اقدار کی ترویج کی ایک قابل قدر کوشش قرار دیتے ہوئے اہل علم، شعراء، ادباء اور شائقین نعت سے اپیل کی کہ وہ اس بابرکت محفل میں بھرپور شرکت فرمائیں۔واضح رہے کہ یہ نعتیہ مشاعرہ 22 جون 2026 بروز پیر شام 07 بجے بعد نماز مغرب مولوی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہوگا، جس میں شہر نگاراں کے ممتاز شعرا بارگاہ رسالت مآبؐ میں اپنے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔

عظیم مجاہد آزادی مولوی احمد شاہ کو یوم شہادت پر خراج عقیدت

ایودھیا(نامہ نگار) گذشتہ شب اردو بچاؤ تحریک اور آزاد ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر شہر کے قلب میں واقع ایک پریس کے آڈیٹوریم میں انقلاب 1857 کے عظیم مجاہد

آزادی مولوی احمد اللہ شاہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اس موقع پر پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ریٹائرڈ پی۔سی۔ایس آفیسر محمد عمر خان نے کہا کہ مولوی احمد اللہ شاہ کو سچی خراج عقیدت ان کے ادھورے خوابوں کو پورا کرنا ہے۔مہمان خصوصی کے طور پر ریٹائرڈ بینک مینیجر ایل ڈی شرما نے مولوی احمد اللہ شاہ کو عظیم مرد مجاہد بتایا۔معروف شاعر وصحافی مزمل فدا نے نشست کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ مولوی احمد اللہ شاہ سے عقیدت رکھتے ہوئے انکے کارناموں کی تشہیر کرنی چاہئے۔پروگرام کا آغاز قاری محمد ندیم کی نعت پاک سے ہوا۔اس موقع پر پروگرام کے آرگنائزر ماسٹر ارشاد ربانی نے مولوی احمد اللہ شاہ کے بارے میں بتایا کہ ان کو لوگ ڈنکا شاہ بھی کہتے تھے ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے ان کی یاد منانا اس لئے ضروری ہے تاکہ ہمارے اندر بھی وہی جزبات زندہ رہیں جو مولوی احمد اللہ شاہ اوران کے رفقاء کے اندر تھے۔ اس موقع پر پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ریٹائرڈ پی سی ایس آفیسر محمد عمر نے مولوی احمد اللہ شاہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولوی صاحب نے مدراس سے آکر فیض آباد میں اپنا مسکن بنایا لوگوں کو متحد کرکے انگریز حکومت سے جنگ لڑی اور 1857 میں اودھ کے پورے علاقے کو انگریزوں سے آزاد کرالیا اور اپنی حکومت قائم کی۔ایک راجہ نے مولوی صاحب سے غداری کرتے ہوئے دھوکے سے مولوی صاحب کو انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار کروا کران کوشہید کرا دیا اور اودھ کے پورے خطہ کو ایک بار پھر انگریزوں کی غلامی کے حوالے کردیا۔اس موقع پر من گپتا نے شہید اعظم کوخراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کو صرف 10 جون سے 15 جون تک یاد کیا جاتا ہے اور 16 جون کو پھر اگلے سال 10 جون کو پھر یاد کرنے کیلئے ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا جاتا اس بار آپ لوگ یہاں سے یہ عہد کرکے اٹھیں کہ اگلے سال 10 جون سے پہلے ہمیں مولوی احمد اللہ شاہ کے نام سے کوئی نہ کوئی یادگار ضرور قائم کروانا ہے۔ مذاکرے کے بعد شعرائے کرام نے اپنے کلام سے شہید اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فاروق فیض آبادی نے کہا زندگی جیسی طوفاں دھاروں میں ہے موج ومستی کہاں وہ کناروں میں ہے التفات ماہر نے کہا عشق والوں نے ہمیشہ بات بس دل کی سنی۔ مشاعرے میں واحد علی واحد مولانا محمد شفیق ماسٹر بدرالدجی ایل ڈی شرما محمد جاوید قریشی محمد اشتیاق خان ماسٹر گلزار بودھ رام دلارے یادو شانو بھائی نیتا ایم آئی ایم، مولانا محمد شفیق اور مزمل فدانے اپنے کلام سے پروگرام کورونق بخشی۔

چمپت رائے کا ڈرائیور ٹنو یادو کروڑوں کی جائیداد کا مالک کیسے بنا؟

ایودھیا:(پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر کے معاملے کی تحقیقات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہے،ویسے ویسے نئے ناموں کولے کرسوالات اٹھنے لگے ہیں۔اس بار بحث کا موضوع رام شنکر یادوعرف ٹنو یادو ہیں، جوشری رام جنم بھومی تیرتھ حلقہ اٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کا قریبی اور سابق ڈرائیور بتایا جارہا ہے۔سادہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے ٹنو یادو کے مبینہ اثاثوں کے بارے میں سیاسی اور سماجی حلقوں میں بحث تیز ہوگئی ہے۔بی جے پی کے سابق ایم پی ونے کٹیار سمیت کئی لیڈروں نے ٹنو یادو کے اثاثوں اوران کی مالی ترقی پر سوالات اٹھائے ہیں۔اس دوران مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کررہی SIT پورے معاملے سے جڑے حقائق کی بھی جانچ کر رہی ہے۔مقامی ذرائع کے مطابق ٹنو یادو کے خاندان کی مالی حالت ایک بار بہت نارمل تھی۔اس کے والد نیا گھاٹ علاقے میں چائے بیچتے تھے جب کہ ٹنو ابتدائی دنوں میں ایک ٹمپو چلانے اور ڈرائیوری کا کام کرتا تھا۔رام مندر کی تعمیر سے متعلق کاموں کے دوران وہ چمپت رائے کے رابطے میں آیا اور بعد میں اس کے ڈرائیور اور ساتھی کے طور پر کام کرنے لگا۔یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس عرصے کے دوران ان کی معاشی صورتحال تیزی سے بدل گئی۔فی الحال، ان کے نام یا اس سے منسلک جائیدادوں میں ایودھیا کی چھاؤنی اورنا کہ کے علاقے میں ایک مکان اورایک بڑا ہاسٹل شامل ہے۔تاہم ابھی تک کوئی سرکاری تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی۔پڑوسیوں اور طلباء نے کیا کہا؟:ناکہ علاقے میں واقع ہاسٹل میں مقیم طلباء کا کہنا ہے کہ ٹنو یادو کا رویہ ہمیشہ سے نارمل اور تعاون پر مبنی رہا ہے۔وہاں رہنے والے بہت سے طلباء نے بتایا کہ وہ مہینے میں ایک مرتبہ کرایہ ادا کرتے ہیں اور انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ پڑوسیوں نے بھی اسے ایک سادہ لوح انسان بتایا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اکثر مندر کے پرساد تقسیم کرتے تھے اور سماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان پر لگائے گئے الزامات کے حوالے سے علاقے میں مختلف چرچے جاری ہیں۔فی الحال اس وقت پورے معاملے کی جانچ کر رہی ایس آئی پر گی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسیاں اثاثوں، مالیاتی لین دین اور پیشکشوں سے متعلق الزامات کی تحقیقات کر رہی ہیں۔رپورٹ آنے کے بعد ہی یہ واضح ہو سکے گا کہ ٹنو یادو کے اثاثوں کو لے کر اٹھنے والے سوالات میں کتنی سچائی ہے اور الزامات کی بنیاد کتنی مضبوط ہے۔

اتر پردیش ملک کی سرفہرست تین معیشتوں میں شامل ہو چکا ہے: یوگی

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ گزشتہ نو برسوں کے دوران ریاست شناخت کے بحران سے نکل کر ملک کی نمایاں معیشتوں میں شامل ہوگیا ہے۔ پیر کی شب یہاں منعقدہ تین روزہ 'ڈیجیٹل ڈیموکریسی ڈائیلاگ۔ترویتی' کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے 60 فی صد ایکسپریس ویز اتر پردیش میں واقع ہیں۔ ریاست میں چار لاکھ کلومیٹر سڑکوں کا جال بچھایا گیا ہے اور تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں کو فور لین سڑکوں سے جوڑا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں میڈیکل کالجوں کی تعداد 41 سے بڑھ کر 83 ہوگئی ہے اور ہر ضلع میں ایک میڈیکل کالج قائم کرنے کی سمت میں کام کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلی نے کہا کہ اتر پردیش کی نئی

شناخت 'ایک ضلع، ایک مصنوعات'، 'ایک ضلع، ایک پکوان' اور 'ایک ضلع، ایک میڈیکل کالج' جیسے اقدامات کے ذریعے تشکیل پا رہی ہے۔ انہوں نے مہاکمبھ کے دوران چترکوٹ کے دیہاتیوں کی جانب سے تمل ناڈو سے آنے والے عقیدت مندوں کی مدد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کے جذبے کی حقیقی مثال ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں اتر پردیش نے گزشتہ نو برسوں میں ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ ریاست نے نہ صرف شناخت کے بحران سے نجات حاصل کی بلکہ 'بیمارو' ریاست کی شبیہ سے بھی باہر نکل کر ہندوستانی معیشت میں ایک مؤثر قوت کے طور پر اپنی جگہ بنائی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش اب ملک کی پسماندہ ریاستوں میں شمار نہیں ہوتا بلکہ ہندوستان کی تین بڑی معیشتوں میں شامل ہو چکا ہے۔ فلاحی اسکیموں کے نفاذ میں بھی ریاست سرفہرست ریاستوں میں شمار کی جاتی ہے۔ میڈیا کے کردار پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلی نے کہا کہ صرف منفی واقعات کو ہی خبر سمجھنا مناسب نہیں۔ خبر کو خبر کے طور پر پیش کرنا میڈیا کی ذمہ داری ہے اور اس میں ذاتی آرا کو شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خبروں اور آرا کو الگ رکھا جانا چاہیے۔ آرا کے اظہار کے لیے الگ جگہ موجود ہے جہاں افراد اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں۔ تقریب میں موجود کانٹینٹ کریئیٹرز سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ صرف مواد تیار کرنے والے نہیں بلکہ رائے عامہ تشکیل دینے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ معاشرے کو سچائی کے ساتھ کھڑے ہونے اور عوامی رائے کو حقیقت سے ہم آہنگ کرنے کا حوصلہ دے سکتے ہیں۔

لکھنؤ: مدرسہ سلطان المدارس میں محرم الحرام میں گھروں کے عزاخانوں میں رکھے جانے والی ضریح، تعزیہ کی خریداری کرتے ہوئے عزادار

'کوریڈور اور سڑکوں کی چوڑائی' منصوبوں کی عدالتی جانچ کرائی جائے: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی 'کوریڈو' اور 'چوڑائی کاری' منصوبوں میں مبینہ بدعنوانی اور مالی بے ضابطگیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے منگل کے روز کثیر رکنی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ نے یہ مطالبہ رام مندر کے چندہ بکس اور مالیاتی انتظام میں مبینہ بے ضابطگیوں کے الزامات کے درمیان اتر پردیش حکومت کی جانب سے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی جانچ شروع ہونے کے بعد کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی حکومت کے بنائے گئے ہر کوریڈور اور چوڑائی کاری منصوبے کے پیچھے جو بدعنوانی اور گھوٹالے ہیں، ان کی کثیر رکنی

عدالتی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس میں ملوث کسی ٹرسٹی، کسی کمیٹی کے رکن یا کسی انتظامی و ترقیاتی اتھارٹی کے افسر کو نہیں بخشا جانا چاہیے۔ اتنے بڑے گھوٹالے ان سب کی ملی بھگت کے بغیر ممکن نہیں ہوتے۔ سابق وزیر اعلی نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران ان منصوبوں سے وابستہ تمام عہدیداروں، افسران اور ان میں اہم کردار ادا کرنے والے افراد کی مبینہ طور پر غیر قانونی طریقے سے حاصل کی گئی جائیدادوں اور بے پناہ دولت کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ یہ جانچ عام عوام، دیانت دار صحافیوں اور مختلف سیاسی جماعتوں کے عوامی نمائندوں کی نگرانی میں کرائی جانی چاہیے۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ کے ساتھ 31 سیکنڈ کا ایک ویڈیو بھی شیئر کیا۔ ویڈیو پر لکھا تھا کہ ایودھیا 1940 میں قائم شیو مندر پر بلڈوزر چلایا گیا۔ ویڈیو میں ایک مندر نما عمارت کو بلڈوزر کے ذریعے منہدم کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

لکھنؤ کے چوراہوں کا گلوبل اربن ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت ہوگا بدلاؤ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کو جدید شکل دینے اور شہر کی عوام کو روزانہ ٹریفک نظام سے نجات دلانے کیلئے نگر نگم نے اہم قدم اٹھایا ہے۔ چیف منسٹر گلوبل اربن ڈیولپمنٹ پلان کے تحت شہر کے چار مصروف ترین اور اہم ترین چوراہوں کی خوبصورتی اور از سر نو تعمیر کا جامع ایکشن پلان تیار کر لیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت سڑک کی چوڑائی، پروفائل درستگی، روٹری ڈیولپمنٹ اور ٹریفک کی جدید سہولیات تیار کی جائیں گی تاکہ گاڑیوں کی نقل و حرکت کو مزید ہموار اور محفوظ بنایا جا سکے۔ نگر نگم کے انتظامی افسران کے مطابق ابتدائی مرحلے میں شہر کے چوراہوں کو شارٹ لسٹ کیا گیا ہے جہاں ٹریفک کا دباؤ سب سے زیادہ ہے اور اکثر جام کی صورتحال برقرار رہتی ہے۔ اس منصوبہ میں گول مارکیٹ چوراہا، کھنوڑہ چوراہا، نیشنل پی جی کالج چوراہا اور پاسی قلعہ چوراہا کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔ اس اہم منصوبے کیلئے حکومتی سطح سے انتظامی اور مالیاتی منظوری حاصل کر لی گئی ہے اور ترقیاتی کاموں کیلئے پہلی قسط کا بجٹ بھی مختص کر دیا گیا ہے۔ ٹریفک کو ہموار بنانے کیلئے نگر نگم نے محکمہ تعمیرات عامہ اور ٹریفک پولیس سے ضروری کلیرنس سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ فی الحال ای-ٹینڈرنگ کے عمل کے ذریعے کام کرنے والی تنظیم کا انتخاب آخری دور میں ہے۔ نامزد ٹیکنیکل ٹیموں نے ان چوراہوں پر مقامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے زمینی سروے کا کام شروع کر دیا ہے، تاکہ ضرورت کے مطابق سڑکوں کے ڈیزائن میں تبدیلی کی جا سکے۔ اس سلسلے میں شہر کے انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کیلئے ایک اور بڑا فیصلہ لیا گیا ہے۔ لکھنؤ کے ورنداون سیکٹر میں واقع '4-P پارکنگ' سائٹ پر 300 نئی الیکٹرک سٹی بسوں کے آپریشن اور دیکھ بھال کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل پر ایک جدید ترین ڈپو بنایا جائے گا۔ تکنیکی بولی (تکنیکی ٹینڈر) کی جانچ کے بعد، چار کمپنیوں کی بولیوں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اور حکام کا دعویٰ ہے کہ ٹینڈر کا پورا عمل اس ماہ مکمل کر لیا جائے گا۔ اتر پردیش کے 18 بڑے شہروں کے لیے منظور شدہ کل 1725 الیکٹرک بسوں میں سے 300 بسیں لکھنؤ پہنچ چکی ہیں۔ ان بسوں کو شہر کے جغرافیائی محل وقوع اور سڑکوں کی چوڑائی کے لحاظ سے تین مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

لکھنؤ: نیمی شرن گیسٹ ہاؤس آڈیٹوریم میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر مالیات سریش کھنہ

رام مندر عطیہ معاملہ: ایس آئی ٹی کی چمپت رائے سے پوچھ گچھ

ایودھیا: (پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات تیز ہوگئی ہیں۔ حکومت اتر پردیش کے ذریعہ تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) نے پیر کو اپنا کام شروع کیا اور شری رام جنم بھومی تیرتھ حلقہ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے سے کئی گھنٹوں تک تفصیلی معلومات جمع کی۔ اس دوران تفتیشی افسران نے کئی اہم دستاویزات کی بھی جانچ پڑتال کی اور کچھ ریکارڈ اپنے قبضے میں لے لیا۔ جانچ ٹیم دوپہر کو سیدھا رام مندر کے احاطے میں پہنچی اور سب سے پہلے تیرتھ یاتری سویدھا کیندر (پی ایف سی) میں عطیہ کی رقم کے حساب کتاب اور نگرانی کے نظام کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد افسران نے چمپت رائے کے ساتھ ایک طویل بند کمرے کی میٹنگ کی اور تمام واقعات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ بات چیت کے دوران کئی حساس نکات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور تحقیقات کیلئے ضروری دستاویزات جمع کیے گئے۔ ذرائع کے مطابق تحقیقات کا دوسرا مرحلہ منگل سے شروع ہوگا جس میں مندر کے انتظام اور نظام سے وابستہ ذمہ داروں سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ ایس آئی ٹی مختلف فریقوں سے معلومات اکٹھی کرکے واقعات کی ترتیب کے لنکس کو جوڑنے کی کوشش کرے گی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وی ایچ پی کے مرکزی وزیر گوپال راؤ، جنہوں نے مندر کے انتظامات میں سرگرم کردار ادا کیا تھا کو پہلے دن تفتیشی عمل سے باہر رکھا گیا تھا۔ مانا جا رہا ہے کہ تحقیقاتی ٹیم تمام اہم عہدیداروں سے الگ الگ انٹرویو کرکے حقائق سے میل ملاپ کرنا چاہتی ہے۔ ایس آئی ٹی مندر کے احاطے میں ایک عارضی کیمپ آفس بنانے کی بھی تیاری کر رہی ہے تاکہ جانچ کا عمل تیزی سے اور منظم طریقے سے آگے بڑھ سکے۔ حکومت نے ایس آئی ٹی کو ایک ہفتہ کے اندر ابتدائی رپورٹ اور 15 دن کے اندر تفصیلی تحقیقاتی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ابتدائی مرحلے میں ٹیم یہ جاننے کی کوشش کرے گی کہ چوری یا مالی بے ضابطگیوں کی شکایات میں کتنی صداقت ہے۔ جانچ میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ مبینہ غلطی کب ہوئی، کتنی رقم متاثر ہوئی اور کیا معاملہ صرف نقدی تک محدود ہے یا اس میں عقیدت مندوں کے عطیہ کردہ زیورات بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ لوگوں کے بیانات قلمبند کیے جائیں گے اور حفاظت اور انتظامی امور پر تجاویز بھی دی جائیں گی۔ رام مندر تعمیراتی کمیٹی کے صدر نرپیندر مشرا نے کہا کہ تفتیش صرف مجرمانہ پہلو تک محدود نہیں ہونی چاہئے بلکہ نظام کی خامیوں اور بہتری کے اقدامات پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ ان کے مطابق منصفانہ اور شفاف جانچ سے عقیدت مندوں کا ایمان مضبوط ہوگا۔

کشی نگر میں موٹر سائیکل اور ٹینکر کی ٹکر میں تین افراد ہلاک، ایک زخمی

کشی نگر: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع کشی نگر کے رامکولا تھانہ علاقے میں منگل کی صبح موٹر سائیکل اور ٹینکر کے درمیان ہونے والی خوفناک ٹکر میں تین افراد ہلاک جبکہ ایک کمسن لڑکی شدید زخمی ہوگئی۔ پولیس کے مطابق رامکولا تھانہ حدود کے گاؤں کھوتھی نربھیا کے قریب لال ویرفلنگ اسٹیشن کے پاس کپتان گنج کی جانب سے آنے والی موٹر سائیکل اور نیبوا کی طرف سے آنے والے ٹینکر کے درمیان آمنے سامنے کی ٹکر ہوگئی۔ حادثے میں موٹر سائیکل سوار رام لکھن (38) ولد رام شنکر مدھیشیا اور ان کا 11 سالہ بیٹا رونک، جو گورکھپور ضلع کے پیپریچ علاقے کے رہائشی تھے، موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ شدید زخمی ہونے والوں میں رام لکھن کی اہلیہ ششی کلا (35) اور ان کی 14 سالہ بیٹی لاڈو شامل تھیں۔ دونوں کو علاج کے لیے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر کپتان گنج منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے ششی کلا کو مردہ قرار دے دیا۔ لاڈو کی حالت تشویشناک ہونے کے باعث اسے مزید علاج کے لیے بی آر ڈی میڈیکل کالج، گورکھپور ریفر کر دیا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ رامکولا پولیس نے تینوں متوفیوں کی لاشوں کو تحویل میں لے کر قانونی کارروائی کے لیے کشی نگر میڈیکل کالج کے مردہ خانے بھجوا دیا ہے۔ کھڈا سرکل کے پولیس افسر ویندر کمار سنگھ نے بتایا کہ ٹینکر کو قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ علاقے میں امن و امان کی صورتحال معمول کے مطابق ہے اور مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

پڑھے لکھے نہیں بلکہ "ناخواندہ" کر رہے ہیں آن لائن فراڈ

وارانسی: (پی این ایس) اگر آپ کو بتایا جائے کہ آپ کو نشانہ بنانے والے سائبر ٹھگ ناخواندہ ہیں، تو آپ شاید حیران رہ جائیں گے۔ کیونکہ لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ سائبر فراڈ کرنے والے پڑھے لکھے اور بہت چالاک ہوتے ہیں، حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہ مجرم اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہیں، بلکہ دھوکہ دہی کے تربیت یافتہ ہیں۔ اس ٹریننگ کو استعمال کرتے ہوئے یہ مکار فراڈی آسانی سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذہین افراد کو بھی نشانہ بنا لیتے ہیں۔ یہ کوئی افسانہ نہیں ہے۔ وارانسی میں پکڑے گئے سائبر ٹھگوں کے اعداد و شمار اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ دراصل سائبر سیل نے اب تک 103 مجرموں کو گرفتار کیا ہے جن میں سے آدھے سے زیادہ ناخواندہ ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ وارانسی سائبر سیل نے نہ صرف ان مجرموں کو پکڑا ہے بلکہ تقریباً 6 کروڑ روپے کی گرفت اور 76 لاکھ روپے بھی برآمد کیے ہیں۔ دراصل، سائبر فراڈز نے بینک اکاؤنٹس کو خالی کر دیا ہے، جبکہ دوسروں کی کمائی سیکنڈوں میں غائب ہوگئی ہے۔ یہ سائبر کرائم اپنے دماغ کا استعمال کر کے تعلیم یافتہ افراد کو نشانہ بنانے کے لیے مختلف تکنیکی جال کا استعمال کر رہے ہیں، جن میں KYC اپ ڈیٹس، بجلی کے بل، گفٹ آفرز اور APK فائلیں شامل ہیں۔

رائے بریلی میں غیر قانونی کان کنی اور نقل و حمل کے خلاف کارروائی، 17 گاڑیاں ضبط

رائے بریلی: (یو این آئی) اتر پردیش کے رائے بریلی ضلع میں غیر قانونی کان کنی اور معدنیات کی غیر قانونی نقل و حمل کے خلاف انتظامیہ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 17 گاڑیوں کو پکڑ لیا ہے۔ ضلعی مجسٹریٹ سرنیت کور بروکا کی ہدایت پر تحصیل سطح کی ٹاسک فورس نے پیر کی دیر رات سے منگل کی صبح تقریباً دو بجے تک خصوصی مہم چلائی، جس کے دوران یہ کارروائی انجام دی گئی۔ انتظامی ذرائع کے مطابق ضبط کی گئی گاڑیوں پر مجموعی طور پر تقریباً سات لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور اس کی وصولی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس مہم کا مقصد غیر قانونی کان کنی اور معدنیات کی غیر قانونی ترسیل پر مؤثر روک لگانا ہے۔ کارروائی کے دوران سب ڈویژنل مجسٹریٹ لال گنج راجیش سریواستو، سرکل آفیسر لال گنج امت سنگھ، مائننگ انسپکٹر سریش اور اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر (انفورسمنٹ) امیش کٹیار موجود رہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ غیر قانونی کان کنی کے خلاف مہم آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گی اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

بریلی میں راشٹریہ ہندو مہاسبھا کے نوجوان رہنما کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

بریلی: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بریلی میں راشٹریہ ہندو مہاسبھا کے 21 سالہ نوجوان رہنما کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق پیر کی دیر رات مقتول کو اس کے گھر سے تقریباً 50 میٹر کے فاصلے پر چار افراد، جو اس کے جاننے والے تھے انہوں نے روک لیا اور پستول سے اس کے سر پر گولی مار دی۔ گولی لگتے ہی نوجوان زمین پر گر پڑا جب کہ ملزمان موقع سے فرار ہوگئے۔ فائرنگ کی آواز سن کر اہل خانہ اور مقامی لوگ موقع پر پہنچے۔ زخمی نوجوان کو تشویشناک حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ یہ واقعہ بریلی کے بارادری تھانہ علاقے کے گوسائی گوٹیا گاؤں میں پیش آیا۔ مقتول کی شناخت ارجن موریہ کے طور پر ہوئی ہے، جو راشٹریہ ہندو مہاسبھا کا عہدیدار تھا۔ وہ ڈی جے آپریٹر کے طور پر بھی کام کرتا تھا۔ پولیس نے مقتول کے پڑوسی کش (22) سمیت چار افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم نوجوان اور مقتول کی بہن کے درمیان تعلقات تھے، اور اسی معاملے کو لے کر تنازعہ پیدا ہوا تھا۔ قتل کے خلاف اہل خانہ اور مقامی لوگوں نے سڑک جام کر کے احتجاج کیا۔ بعد ازاں سٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی مداخلت کے بعد احتجاج ختم کر دیا گیا۔

2027 کے انتخابات سے قبل مایاوتی کی او بی سی ووٹروں پر نظر

لکھنؤ: (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلی مایاوتی نے 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) تک اپنی رسائی بڑھاتے ہوئے کہا ہے کہ اس طبقے کے مفادات اور فلاح و بہبود کا تحفظ صرف بی ایس پی کی حکومت ہی کر سکتی ہے۔ منگل کو پارٹی کی جانب سے جاری ایک بیان میں محترمہ مایاوتی نے کہا کہ او بی سی طبقے نے 2007 میں ریاست میں بی ایس پی کی پہلی مکمل اکثریتی حکومت بنانے میں تاریخی کردار ادا کیا تھا۔ پارٹی اب 2027 کے انتخابات میں اس تاریخ کو دوہرانے کے لیے نچلی سطح پر تیاریاں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران لکھنؤ میں منعقد ہونے والی میٹنگوں میں او بی سی طبقے کے درمیان پارٹی کی حمایت اور اس سے متعلق سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ پارٹی عہدیداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ او بی سی برادری میں یہ یقین مزید مضبوط کریں کہ ان کی حقیقی فلاح و بہبود صرف بی ایس پی کے ساتھ وابستہ ہے۔ کسی سیاسی جماعت کا نام لیے بغیر

مایاوتی نے اپنے مخالفین پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ دیگر پارٹیاں سیاسی اور انتخابی فائدے کے لیے کچھ افراد کو آگے بڑھاتی ہیں لیکن او بی سی طبقے کی سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی کے معاملے میں ان کا رویہ تنگ نظر اور ذات پات پر مبنی رہا ہے۔ انہوں نے منڈل کمیشن کی سفارشات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 27 فی صد ریزرویشن کی سخت مخالفت کرنے والی جماعتیں آج بھی اسے کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کے برعکس بی ایس پی نے ابتدا ہی سے منڈل کمیشن کی سفارشات کی حمایت کی اور اقتدار میں آنے کے بعد آئین کے مطابق او بی سی طبقے کو باعزت زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کیے۔ پارٹی کے سرکاری بیان میں کہا گیا کہ بی ایس پی حکومت نے مہاتما جیوتی با پھولے اور چھترپتی شاہو جی مہاراج جیسے سماجی مصلحین کو مناسب احترام اور شناخت دے کر 'سماجی تبدیلی اور معاشی آزادی' کی مضبوط بنیاد رکھی تھی۔ محترمہ مایاوتی نے الزام عائد کیا کہ دلتوں اور او بی سی طبقات کی ترقی کے لیے علیحدہ وزارتیں، کمیشن اور فلاحی اسکیمیں قائم کرنے والی پہلی حکومت بی ایس پی کی تھی، لیکن اب یہ اقدامات صرف کاغذی کارروائی تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔

لکھنؤ: ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لا یونیورسٹی میں بی ایڈ داخلہ امتحان کے نتائج کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ تعلیم یوگیندر اپادھیائے

آگرہ انتظامیہ نے سڑک کے درمیان واقع مزار منتقل کر دی

آگرہ: (پی این ایس) شہر کے ایم جی روڈ پر ایک کالج کے سامنے سڑک کے بیچ میں واقع مزار کو منتقل کرنے کا کام منگل کی صبح سخت سیکورٹی کے درمیان شروع ہوا۔ پولیس اور انتظامیہ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر موجود تھیں۔ اس کارروائی کی وجہ سے ایم جی روڈ پر ٹریفک کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ یوگی یوتھ بریگیڈ کے ریاستی صدر اور ہندوتوا لیڈر کنورا جے تومر نے مزار کو ہٹانے کے سلسلے میں عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے پولیس اور انتظامیہ کو نوٹس جاری کر دیے۔ ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مسلم فریق کے ساتھ بات چیت ہوئی اور مزار کو ہٹانے کا معاہدہ طے پایا۔ مزار کو اب ایم جی روڈ سے منتقل کیا جا رہا ہے۔ دراصل یوگی یوتھ بریگیڈ کے ریاستی صدر اور ہندو لیڈر کنورا جے تومر نے آگرہ کالج کے قریب ایم جی روڈ پر واقع مزار اور درگاہ کو منہدم کرنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے ایڈیشنل سول جج (سینئر ڈویژن) کی عدالت میں درخواست دائر کی، جس میں کہا گیا کہ سڑک کے بیچوں بیچ واقع مزار ٹریفک میں رکاوٹ ہے اور حادثات کا خطرہ ہے۔ ایڈیشنل سول جج (سینئر ڈویژن) عدالت کے جج شویتا چندرا نے محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کے انجینئر کو طلب کیا۔ عدالت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، میونسپل کمشنر اور پی ڈبلیو ڈی کے چیف انجینئر کو بھی سمن جاری کیا۔

لکھنؤ کے عیش باغ جنکشن پر بم کی افواہ سے افراتفری

راپتی ساگر ایکسپریس پر سیکورٹی فورسز نے چلایا سرچ آپریشن

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے عیش باغ ریلوے اسٹیشن پر منگل کو اس وقت ایک بم کا خوف پھیل گیا جب ترواننت پورم سے گورکھپور جانے والی ٹرین نمبر 12512 راپتی ساگر ایکسپریس میں بم کی اطلاع ملی۔ یہ اطلاع ملتے ہی ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF)، گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) اور ڈاگ اسکوائیڈ کے اہلکار فوری طور پر چوکس ہوگئے۔ عیش باغ اسٹیشن پر ٹرین کے رکتے ہی مکمل تلاشی مہم شروع کر دی گئی۔ سیکورٹی ایجنسیوں کی تقریباً ایک گھنٹے کی سخت کوششوں کے بعد اور کوئی مشکوک چیز نہ ملنے پر حکام نے سکون کا سانس لیا اور ٹرین کو آگے بڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، منگل کی صبح تقریباً 9:15 بجے، ایک مسافر نے آر پی ایف کنٹرول روم کو فون کیا، اور دعویٰ کیا کہ راپتی ساگر ایکسپریس میں بم موجود ہے۔ یہ حساس اطلاع ملتے ہی کنٹرول روم نے فوری طور پر اعلیٰ حکام کو آگاہ کیا۔ چونکہ ٹرین چند منٹوں میں عیش باغ جنکشن کے پلیٹ فارم نمبر ایک پر پہنچنا تھی، اس لیے سیکورٹی فورسز بغیر کسی تاخیر کے حرکت میں آگئیں۔ جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم نمبر ایک پر پہنچی، سیکورٹی اہلکاروں نے احتیاطی تدابیر کے طور پر پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور سیکورٹی کو مزید سخت کر دیا۔ جیسے ہی ایکسپریس ٹرین صبح 10 بجے کے قریب پلیٹ فارم پر آئی، ڈاگ اسکواڈ کی مدد سے سخت چیکنگ شروع کر دی گئی۔ سیکورٹی اداروں نے ٹرین کے تمام ڈبوں، مسافروں کے بیگز، سامان کی دین اور دیگر کونوں کو اچھی طرح چیک کیا۔ آدھے گھنٹے سے زائد تک جاری رہنے والے اس وسیع سرچ آپریشن میں کوئی مشکوک یا دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ ایجنسیوں نے نہ صرف ٹرین بلکہ پلیٹ فارم نمبر ایک کی بھی سیکورٹی چیک کی۔ بنچوں اور آس پاس کے مشکوک مقامات کی تلاشی لی گئی۔ اس دوران عیش باغ اسٹیشن کے احاطے میں سیکورٹی

کو برقرار رکھا گیا تھا، ہر آنے جانے والے کی کڑی نگرانی کی گئی تھی۔ آخر کار تحقیقات مکمل ہونے اور بم کی دھمکی محض جھوٹ ثابت ہونے کے بعد حکام نے راحت کی سانس لی۔ اس کے بعد تقریباً 11 بجے راپتی ساگر ایکسپریس کو مزید گورکھپور کی طرف روانہ کیا گیا۔

سائنسی تحقیق کے ثمرات آخری شخص تک پہنچنے چاہیے

گورنر نے IVRI، مکتیشور کا دورہ کیا، سائنس پر مبنی مویشیوں کی ترقی اور دیہی خود انحصاری پر زور دیا

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے منگل کو انڈین ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (آئی وی آر آئی) مکتیشور میں انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) کے زیر اہتمام ایک پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور "کھیتی کو بچاؤ مہم" کا آغاز کیا۔ اس موقع پر گورنر نے کہا کہ سائنس اور تحقیق کا اصل مقصد معاشرے کے آخری فرد کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی کامیابیوں کے ثمرات تب ہی معنی خیز ہیں جب وہ کسانوں، مویشی پالنے والے کسانوں اور دیہی برادریوں تک پہنچتے ہیں۔ گورنر نے کہا کہ IVRI، مکتیشور، صرف ایک تحقیقی ادارہ نہیں ہے، بلکہ سائنس، خدمت اور قوم کی تعمیر کا ایک اہم مرکز ہے۔ انہوں نے انسٹی ٹیوٹ کی شاندار سائنسی روایت اور جانوروں کی صحت، بیماریوں پر قابو پانے، بائیوسکیورٹی، اور مویشیوں کی ترقی کے شعبوں میں اس کی نمایاں شراکت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مویشیوں کو اتراکھنڈ کے پہاڑی علاقوں میں دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اور خاص طور پر خواتین کے لیے معاش اور خود انحصاری کا ایک اہم ستون ہے۔ انہوں نے سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ "لیب سے زمین" کے طریقہ کار کی تاثیر کو مزید بڑھا دیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تحقیق کے ثمرات دور دراز کے دیہاتوں اور پسماندہ مویشیوں کے کسانوں تک پہنچنے چاہئیں۔ گورنر نے کہا کہ سائنس پر مبنی ڈیری، بکری پالن، پولٹری، شہد کی مکھیاں پالنا اور مویشیوں پر مبنی دیگر سرگرمیوں کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ مربوط کر کے مقامی نوجوانوں کے لیے خود روزگار کے وسیع مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے IVRI پر زور دیا کہ وہ نوجوانوں کو سائنسی تربیت، تکنیکی رہنمائی اور کاروباری شخصیت سے جوڑنے کے لیے خصوصی اقدامات کرے۔

موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے "ایک صحت" کے تصور کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسان، حیوانی اور ماحولیاتی صحت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، جس کے لیے جانوروں کی صحت اور بائیوسکیورٹی میں مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔ گورنر نے مقامی حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور فروغ پر زور دیا، بشمول اتراکھنڈ کی مقامی جانوروں کی نسلیں، خاص طور پر بدری گائے، اور قدرتی کھیتی اور روایتی علمی نظاموں کی سائنسی توثیق کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (AI)، ٹیلی ویٹرنری خدمات، اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے ذریعے ماہرانہ مشورے اور خدمات دور دراز علاقوں میں مویشیوں کے کاشتکاروں تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نوجوان سائنسدانوں اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ سائنس تب ہی مکمل ہوتی ہے جب اس میں انسانی حساسیت شامل ہو۔ انہوں نے کسانوں اور مویشی پال کسانوں کو درپیش مسائل کو سمجھنے اور عملی حل نکالنے کے لیے دیہات کا دورہ کرنے کی ترغیب دی۔ گورنر نے انسٹی ٹیوٹ پر زور دیا کہ وہ آنے والے سالوں میں اتراکھنڈ میں کم از کم 100 ماڈل مویشیوں کے گاؤں کی ترقی کی سمت کام کرے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ IVRI، مکتیشور اپنی سائنسی مہارت اور تحقیقی صلاحیتوں کے ذریعے ترقی یافتہ ہندوستان اور ایک ترقی یافتہ اتراکھنڈ کی تعمیر میں اہم شراکت جاری رکھے گا۔ پروگرام کے آغاز میں گورنر نے انسٹی ٹیوٹ کی مختلف لیبارٹریوں، لائبریری اور قدرتی کولڈ اسٹوریج روم کا بھی دورہ کیا۔

17 جون سے 26 جون تک چلے گی 'منشیات سے پاک ہندوستان مہم'

ضلع میں وسیع عوامی بیداری پروگرام منعقد کیے جائیں گے

دہرہ دون: سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وزارت، حکومت ہند، اور سماجی بہبود محکمہ، اتراکھنڈ کی ہدایت کے مطابق، "منشیات سے پاک ہندوستان مہم - ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی شناخت" کے عنوان سے ایک خصوصی عوامی بیداری مہم دہرادون ضلع میں 17 جون سے 26، 2026 تک چلائی جائے گی۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، وسیع پیمانے پر مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ضلع سماجی بہبود افسر دیپانکر گھلڈیال نے بتایا کہ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ کی ہدایت کے مطابق، تمام ترقیاتی بلاکس، ملٹی پرپز کیمپس، پنچایت سطح کے اجلاسوں اور ضلع بھر کے مختلف اداروں میں نشہ چھوڑنے کی سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ مہم کے دوران نوجوانوں اور عام لوگوں کو آن لائن اور آف لائن حلف برداری کے پروگراموں کے ذریعے منشیات کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ 17 سے 20 جون تک فٹ بال، والی بال اور میراتھن کے مقابلے منعقد ہوں گے جن میں تقریباً 400 شرکا کی شرکت متوقع ہے۔ مقابلوں کے پہلے تین فاتحین کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ مزید برآں، 21 سے 26 جون تک ہر ترقیاتی بلاک کی سطح پر ریلیاں، ریس، واکتھون، تقریری مقابلے، یوگا مقابلے، سکیچر ڈرائیوز اور اسٹریٹ ڈرامے منعقد کیے جائیں گے۔

مہم کے تحت مختلف تعلیمی اداروں اور نشہ چھڑانے کے مراکز میں خصوصی عوامی بیداری پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جن میں گورنمنٹ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر بوائز ہاسٹل، کنڈولی، خواتین کے آئی ٹی آئی کیمپس، گورنمنٹ ڈی ایڈکشن سنٹر، رائے والا، سی آئی ایم ایس، اور یو آئی ایچ ایم ٹی گروپ آف کالجز شامل ہیں۔ منشیات سے متاثرہ اور شناخت شدہ ہاٹ سپاٹ علاقوں میں بھی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر نے بتایا کہ منشیات کے استعمال کے خلاف شعور بیدار کرنے کے لیے کام کرنے والی رضا کار تنظیمیں بھی اس مہم میں شامل ہوئی ہیں۔ انہوں نے تمام محکموں، تنظیموں اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے لیے عوام کی شرکت ضروری ہے۔ سی ڈی او نے محکموں کو ہدایت کی ہے کہ مہم کے دوران منعقد ہونے والے پروگراموں کی تصاویر، ویڈیوز اور اخراجات کی تفصیلات مقررہ مدت میں ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر کے دفتر کو فراہم کی جائیں، تاکہ مہم کی موثر نگرانی اور جائزہ لیا جا سکے۔

آؤٹ آف ٹرن ملازمت کا نوٹیفکیشن اگست میں جاری کیا جائے گا

سپورٹس یونیورسٹی، ویمن سپورٹس کالج اور 39 ویں نیشنل گیمز کی تیاریاں تیز کریں

دہرہ دون: قومی کھیلوں میں تمغہ جیتنے والوں کو جلد ہی آؤٹ آف ٹرن نوکریاں ملیں گی۔ جائزہ میٹنگ میں وزیر کھیل ریکھا آریہ نے ہدایت کی کہ اگست تک نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔ منگل کو سکریٹریٹ کے ایف آر ڈی سی آڈیٹوریم میں محکمہ کھیل سے متعلق مختلف امور کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ میٹنگ کے دوران وزیر کھیل ریکھا آریہ نے کہا کہ آؤٹ آف ٹرن ملازمتیں فراہم کرنے میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے محکمہ پر زور دیا کہ وہ اس کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرے۔ وزیر کھیل نے عہدیداروں کو سپورٹس یونیورسٹی کے تعلیمی سیشن کے آغاز کے لیے جلد از جلد تقرریاں کرنے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سیشن میں داخلے کے لیے مضامین کا انتخاب ہو چکا ہے۔ وزیر کھیل نے یہ بھی بتایا کہ ویمن سپورٹس کالج لوہاگھاٹ میں داخلہ کا عمل شروع ہو گیا ہے اور پہلا تعلیمی سیشن جولائی میں شروع ہوگا۔ میٹنگ میں وزیر کھیل نے کہا کہ محکمہ کے افسران کو جلد از جلد اتراکھنڈ اولمپک ایسوسی ایشن کے ساتھ میٹنگ کرنی چاہیے تاکہ 39 ویں قومی کھیلوں کے ٹرائلز کیسے منعقد کیے جائیں اور کھلاڑیوں کے لیے تربیتی پروگرام کیا ہو اس پر تبادلہ خیال کیا جائے۔ اس کے علاوہ وزیر کھیل ریکھا آریہ نے ہدایت دی کہ نئی اسپورٹس پالیسی کی تشکیل اور ہر بلاک میں منی اسٹیڈیم کے قیام کو تیزی سے مکمل کیا جائے۔ اس میٹنگ میں خصوصی چیف اسپورٹس سکریٹری امیت سنہا، اسپورٹس ڈائریکٹر وجیتی سنگھ، ڈپٹی ڈائریکٹر شکتی سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

اتراکھنڈ میں 13 بی ایل او نے 8 دن میں مکمل کیا SIR کا کام

100% فارم کی تقسیم اور ڈیجیٹلائزیشن 8 دنوں میں مکمل، الموڑہ، رودرپریاگ، پوڑی، چمولی، پتھوراگڑھ، دہرادون، اور ٹہری کے بی ایل او شامل ہیں

دہرہ دون: اتراکھنڈ میں خصوصی نظر ثانی مہم 8 جون کو شروع ہوئی۔ ریاست کے 7 اضلاع کے 13 BLOs نے SIR گنتی فارم کی تقسیم اور ڈیجیٹلائزیشن کا کام صرف 8 دنوں میں مکمل کیا ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر B.V.R.C. پرشوتم نے تمام 13 بوتھ لیول افسروں کو گنتی کے فارم کی تقسیم اور ڈیجیٹائزیشن کا کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل کرنے پر مبارکباد دی۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے کہا کہ ریاست میں خصوصی نظر ثانی مہم کے لیے تعینات تمام اہلکار پوری تندہی سے اس مہم میں مصروف ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن بوتھ لیول افسران نے گنتی کے فارموں کی تقسیم اور ڈیجیٹائزیشن کا کام مکمل کر لیا ہے وہ دوسرے BLOs کو متحرک اور حوصلہ افزائی کریں گے۔ پہلے مرحلے میں ایس آئی آر کا کام مکمل کرنے والوں میں الموڑہ ضلع کے سومیشور اسمبلی حلقہ سے رمیش پجاری اور پشپا دیوی، چمولی ضلع کے بدری ناتھ اسمبلی حلقہ سے پان سنگھ نیگی، کرناپریاگ اسمبلی حلقہ سے ہریش نینوال، دہرادون ضلع کے چکراتہ اسمبلی حلقہ سے میناکشی راوت، گبر سنگھ، اسمبلی حلقہ سے گبر سنگھ، سنگیتا راجا اور پچھاوری اسمبلی حلقہ سے پجاری شامل ہیں۔ ضلع پتھوراگڑھ ضلع کے دیدیہاٹ اسمبلی حلقہ سے کرن بہادر کارکی اور جانکی چند، رودرپریاگ ضلع کے کیدارناتھ اسمبلی حلقہ سے اوشا راوت اور نرملا دیوی اور ضلع تہری گڑھوال کے دھنولتی اسمبلی حلقہ سے سمن نے گنتی کے فارموں کی تقسیم اور ڈیجیٹلائزیشن کا کام مکمل کر لیا ہے۔

مرکزی وزیر جے پی نڈا نے شملہ بائی پاس پروجیکٹ کی پیشرفت کا جائزہ لیا

شملہ: ایس پی سنگلا کنسٹرکشنز پرائیویٹ لمیٹڈ (ایس پی ایس کنسٹرکشنز)، جو ملک کی سرکردہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیراتی کمپنیوں میں سے ایک ہے، نے باوقار چار لین والے شملہ بائی پاس پروجیکٹ (پیکیج 1: کیتھلیگھاٹ-شکرال) کی تعمیر میں اہم پیش رفت حاصل کی ہے۔ شملہ کے اپنے حالیہ دورے کے دوران، مرکزی وزیر جناب جگت پرکاش نڈا نے پروجیکٹ کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور تعمیراتی کاموں اور اہم سنگ میلوں کا معائنہ کیا۔ ایس پی ایس کنسٹرکشنز، جو کہ تزویراتی طور پر اہم کنیکٹیویٹی پروجیکٹ کی تعمیر کے لیے ذمہ دار ہے، ہمالیہ کے چیلنجنگ خطوں میں پیچیدہ ہائی وے اور سرنگ کی تعمیر کے منصوبوں کو کامیابی سے انجام دے رہا ہے۔ کمپنی نے کئی اہم تعمیراتی سنگ میل حاصل کیے ہیں، جن میں سرنگ کے اہم حصوں میں کامیاب پیش رفت، ملک بھر میں تکنیکی طور پر چیلنجنگ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے میں اپنی صلاحیت اور مہارت کو مزید مضبوط کرنا شامل ہے۔ پروجیکٹ کی پیشرفت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے، ایس پی ایس کنسٹرکشنز کے ڈائریکٹر روہت سنگلا نے کہا، "ہمیں ہماچل پردیش کے لیے اس اہم پروجیکٹ کی تعمیر کے لیے ذمہ دار ہونے پر فخر اور اعزاز حاصل ہے۔ پہاڑی علاقوں میں انفراسٹرکچر کی تعمیر اعلیٰ سطح کی انجینئرنگ کی درستگی، مضبوط منصوبہ بندی، اور ایک وقف افرادی قوت کا تقاضہ کرتی ہے۔ ہماری ٹیم کی شاندار پراجیکٹ کے مختلف حصوں میں حاصل کردہ پیشرفت اور ہماری ٹیم کی کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے۔ تعمیراتی کام کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے لیے معیار، حفاظت اور بروقت تکمیل کے لیے کام کر رہے ہیں اور ایسا کرتے رہیں گے۔ شملہ بائی پاس پروجیکٹ سے شملہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے، سفر کو زیادہ آسان اور تیز تر بنانے اور پورے ہماچل پردیش میں علاقائی رابطے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کی امید ہے۔ مکمل ہونے پر، یہ لنک روڈ مقامی باشندوں، سیاحوں، اور تجارتی نقل و حمل کے لیے نقل و حمل میں سہولت فراہم کرے گا، اور خطے کی طویل مدتی اقتصادی ترقی کو بھی تیز کرے گا۔

جوشی نے ووٹرلسٹ میں ناموں کی تصدیق اور BLOs کو SIR فارم سونپ کر سخت نظر ثانی مہم میں حصہ لینے پر زور دیا

دہرہ دون: ریاستی وزیر زراعت گنیش جوشی نے منگل کو اپنے کیمپ آفس میں بی ایل او کو ووٹرلسٹ میں ان کے ناموں کی تصدیق اور خصوصی نظر ثانی مہم کے حصے کے طور پر ضروری تفصیلات کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے کہا۔ اس موقع پر ایلیکشن ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے انہیں گنتی کے فارم بھی فراہم کیے۔ وزیر زراعت گنیش جوشی نے ریاست کے شہریوں سے مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حق رائے دہی نہ صرف آئینی حق ہے بلکہ قوم کی تعمیر میں فعال حصہ لینے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک باشعور اور ذمہ دار ووٹر جمہوریت کی اصل طاقت ہے اور یہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ووٹرلسٹ میں اپنے نام کی تصدیق کرے اور بروقت ضروری ترامیم کو یقینی بنائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جمہوریت کی مضبوطی کا انحصار شہریوں کی فعال شرکت پر ہے۔ لہٰذا، تمام اہل ووٹروں کو اپنی تفصیلات کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے خصوصی نظر ثانی مہم سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور جمہوری عمل کو مضبوط بنانے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ وزیر زراعت نے کہا کہ باخبر ووٹر مضبوط جمہوریت کی سب سے بڑی طاقت ہے اور ہر ووٹ قوم کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے۔ انہوں نے ریاست کے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ جمہوریت کے اس عظیم تہوار میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں اور ایک مضبوط، خوشحال اور باشعور ہندوستان کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالیں۔

آبادیاتی تبدیلیوں پر حکومت چوکس، سخت کارروائی کی جائے گی

دہرہ دون: بی جے پی کے ریاستی میڈیا انچارج منویر سنگھ چوہان نے کہا کہ ریاست میں امن و امان سختی سے نافذ ہے اور کسی کو بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کانگریس صدر کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے چوہان نے کہا کہ پولیس نے ویراگی والا کے المناک واقعہ میں متوازن اور موثر کارروائی کرتے ہوئے تشدد کی کسی بھی سازش کو بے نقاب کیا ہے۔ چار ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے، دیگر کی تلاش جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص برادری کی طرف سے فرقہ وارانہ ماحول کو خراب کرنے کی کوششیں کی گئیں، لیکن پارٹی کے سینئر لیڈروں نے بار بار پارٹی کارکنوں سے تحمل اور امن برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے بتایا کہ واقعے کے فوراً بعد پولیس نے علاقے میں امن بحال کرنے کے لیے کام کیا اور زخمیوں کو اسپتال پہنچایا۔ انہوں نے سیکیورٹی کے خاطر خواہ انتظامات کو یقینی بناتے ہوئے ملزمان کی تلاش بھی شروع کر دی۔ حملہ آوروں کی شناخت کر لی گئی ہے اور مقدمہ درج کیا جا رہا ہے۔ چوہان نے کہا کہ اس موب لنچنگ میں پارٹی کا ایک کارکن مارا گیا، اور پارٹی اس کے خاندان کے ساتھ کھڑی ہے۔ پولیس کی تفتیش کے دوران، سی سی ٹی وی فوٹیج اور عینی شاہدین سامنے آ رہے ہیں، جس سے واقعہ اور اس کے محرکات کا پتہ چل رہا ہے۔ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو جلد انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ چوہان نے کہا کہ ریاست میں دھامی حکومت زیرو ٹالرنس کی پالیسی کے تحت کام کر رہی ہے اور حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنائے گی۔ مجرمانہ رجحان رکھنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ریاست کی بدلتی آبادی کے بارے میں چوکنا ہے اور ہر سطح پر کارروائی عمل میں لا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویراگی والا واقعہ کے حملہ آوروں کو سخت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا، انہیں مستقبل میں ایسی حرکتیں کرنے سے روکا جائے گا۔

ریاست میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں خلل ڈالنے کی کوشش کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا: چوہان

حکومت ہند کے 12 سال مکمل ہونے پر رشی کیش میں ایک روزہ میڈیا ورکشاپ کا انعقاد

عوامی خدمت ایک قرارداد - اعتماد، ترقی اور عوامی بہبود کے 12 سال"۔ ورکشاپ میں گزشتہ 12 سالوں میں ریاست میں مرکزی حکومت کی اقتصادی ترقی اور ماحولیاتی وراثت کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا

دہرہ دون: روہت بدولہ، ایچ او ڈی (کاروبار)، اتراکھنڈ گرامین بینک، رشی کیش، نے بتایا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں، پی ایم سوانیدھی اور روزگار سے متعلق دیگر اسکیموں کے ذریعے فراہم کردہ قرضوں کے ذریعے غریب ترین غریبوں کو مالی طور پر بااختیار بنایا جا رہا ہے۔ منگل کو پریس انفارمیشن بیورو، دہرادون، وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند نے رشی کیش کے ریل وکاس نگم آڈیٹوریم میں ایک روزہ میڈیا ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ ایک "وارتا" کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی مہمان خصوصی رشی کیش کے میئر مسٹر شمبھو پاسوان نے کی۔ تقریب میں مہمان خصوصی مسٹر پاسوان نے پانچ کتابچوں کی نقاب کشائی بھی کی جس کا موضوع تھا "عوامی خدمت ایک قرارداد - اعتماد، ترقی اور عوامی بہبود کے 12 سال"۔ ان کتابچوں میں "ترقی ہی ورثہ ہے،" "نیشن فرسٹ،" "قوم کی تعمیر ایک مشن ہے،" "بااختیار بنانا طاقت ہے،" اور "عوامی خدمت ایک قرارداد ہے" سے متعلق تفصیلی اسکیمیں ہیں۔ مہمان خصوصی جناب شمبھو پاسوان نے "وارتا" میں موجود صحافیوں، عہدیداروں اور عوامی نمائندوں کو حکومت ہند کی جانب سے گزشتہ 12 سالوں میں اقتصادی ترقی اور ماحولیاتی وراثت پر مرکوز اسکیموں کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں متعدد فائدہ مند اسکیمیں سماج کے نچلے طبقے تک پہنچ رہی ہیں۔ لکھپتی دیدی، پی ایم سوانیدھی، آیوشمان، ہاؤسنگ اور کسان یوجنا سمیت یہ اسکیمیں ریاست کے قابل رسائی اور ناقابل رسائی دونوں علاقوں کے لوگوں تک براہ راست پہنچ رہی ہیں۔ دریں اثنا، اتراکھنڈ میں ترقیاتی منصوبے، جیسے آل ویدر روڈ اور رشی کیش/کرن پریاگ ریل لائن ریاست کے لیے فائدہ مند ثابت ہو رہے ہیں۔ ریل وکاس نگم رشیکیش/کرن پریاگ پروجیکٹ کے ڈی جی ایم ادوم پرکاش مالگوڈی نے وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے اتراکھنڈ کے لیے ایک تحفہ ریل پروجیکٹ کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ترقی میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ریل منصوبہ اپنے آخری مراحل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ آبادی اور ماحولیات کو متاثر کیے بغیر تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ رشیکیش سے کرن پریاگ تک 16 سرنگوں کی تعمیر، جو پانچ اضلاع سے گزرتی ہے، آخری مراحل میں ہے۔ ریل سرنگوں سے متاثرہ دیہاتوں کو ترجیحی بنیادوں پر امداد فراہم کی گئی ہے۔

دریں اثنا، ریل وکاس نگم کے چیف جیولوجسٹ وجے ڈانگوال نے ماحولیاتی تحفظ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمالیہ متنوع ہیں اور رشی کیش-کرن پریاگ ریل پروجیکٹ کی سیدھ اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈیزائن کی گئی تھی۔ اس منصوبے کو ماحولیاتی نقطہ نظر سے بھی تیار کیا گیا ہے، جس کے لیے ایک ڈیجیٹل نقشہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی اہم طور پر بتایا کہ ریل پروجیکٹ کے دوران سرنگوں سے نکلنے والے پانی کو امرت سروور پروجیکٹ کے طور پر تیار کیا جائے گا، جس سے ماحولیاتی پانی کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ اتراکھنڈ گرامین بینک رشیکیش کے ایچ او ڈی (کاروبار) مسٹر روہت بدولا نے میڈیا ورکشاپ میں اہم نکات (معاشی ترقی، پی ایم سوانیدھی، مدرا یوجنا کے ذریعے عام لوگوں کو بااختیار بنانا) کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں آج پورے ملک میں عام آدمی مالی طور پر مضبوط ہو رہا ہے۔ جس کے لیے خود روزگار بینکوں کے ذریعے ہر فرد تک پہنچا ہے، جس میں گلی کوچوں میں دکاندار نمایاں طور پر آگے ہیں۔ جس کے لیے سرکاری اسکیموں کے ذریعے ہر شخص تک معاشی اسکیموں کو پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج قرض دینے کا کام پی ایم سوانیدھی کے ذریعے ہو رہا ہے۔ روہت بدولا، اتراکھنڈ گرامین بینک، رشیکیش کے ایچ او ڈی (کاروبار) نے میڈیا ورکشاپ (پی ایم سوانیدھی اور مدرا یوجنا کے ذریعے اقتصادی ترقی، عوام کو بااختیار بنانا) کے اہم نکات پر خطاب کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں ملک بھر میں عام آدمی مالی طور پر مضبوط ہو رہا ہے۔ اس کے لیے، خود روزگار بینکوں کے ذریعے ہر فرد کے لیے قابل رسائی ہو گیا ہے، جس میں اسٹریٹ وینڈرز ایک اہم رہنما ہیں۔ سرکاری اسکیمیں ہر ایک کو مالی مدد فراہم کر رہی ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ SVANidhPM کے ذریعے ہر فرد کو ڈیجیٹل بینکنگ سے منسلک کرتے ہوئے قرضوں کی تقسیم کی جا رہی ہے۔ شہری علاقوں میں 7 فیصد سبسڈی دی جا رہی ہے جبکہ دیہی علاقوں میں 35 فیصد سبسڈی دی جا رہی ہے۔ مسٹر انیل دت شرما، میڈیا اینڈ کمیونیکیشن آفیسر، پریس انفارمیشن بیورو، دہرادون (PIB) نے بتایا کہ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد ریاست کے دور دراز علاقوں میں کام کرنے والے علاقائی میڈیا کے اہلکاروں اور رپورٹرز کے ساتھ مضبوط تال میل قائم کرنا تھا تاکہ حکومت کے کام کو فروغ دیا جا سکے۔ عوامی بہبود کی پالیسیوں اور اسکیموں کے بارے میں درست، درست اور مستند معلومات معاشرے کے پست ترین طبقے تک پہنچنی چاہئیں۔ پروگرام میں مختلف شعبوں کے ماہرین، اعلیٰ انتظامی حکام اور تجربہ کار صحافیوں نے شرکت کی، اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ترقیاتی صحافت کے کردار پر روشنی ڈالی۔

مسجد ابراہیمی کا انتظام چھیننے کے بعد قابض اسرائیل کا معاہدہ الخلیل منسوخ کرنے کا اعلان

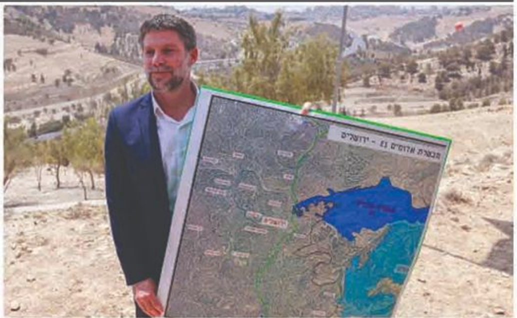

قابض اسرائیل کے انتہاپسند وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ نے کہا ہے کہ مغربی کنارے میں نام نہاد 'سول ایڈمنسٹریشن' کی ہائر پلاننگ کونسل نے الخلیل کے قدیم شہر میں منصوبہ بندی اور تعمیرات کے اختیارات چھیننے کے اقدامات مکمل کر لیے ہیں۔

سموٹریچ نے واضح کیا کہ اس اقدام کا مطلب عملی طور پر معاہدہ الخلیل کو منسوخ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پیش رفت کئی ماہ قبل قابض اسرائیل کے وزیر جنگ کے ساتھ تعاون کے نتیجے میں عمل میں آئی ہے۔

بزلیل سموٹریچ نے اس اقدام کو محض منصوبہ بندی کی حد تک محدود قرار دینے کے بجائے اسے الخلیل اور مغربی کنارے کے مقدس مقامات پر قابض اسرائیل کی عملی بالادستی کے قیام کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ یہ پیش رفت قابض اسرائیل کی جانب سے مسجد ابراہیمی کے انتظام کے اختیارات الخلیل میونسپلٹی سے چھین کر نام نہاد اسرائیلی ہائر پلاننگ کونسل کے سپرد کرنے کے فیصلے کے چند ماہ بعد سامنے آئی ہے۔

پلاننگ کونسل قابض ریاست کا وہ ادارہ ہے جو تمام امور کے لیے صیہونی نقطہ نظر کی عکاسی کرنے والے مرکزی ساختی منصوبوں کا ذمہ دار ہے۔ یہ کونسل زمین کے استعمال سے لے کر رئیل اسٹیٹ کی ترقی تک کے معاملات کو دیکھتی ہے اور انہیں اسرائیلی حکومت کی منظوری کے لیے پیش کرتی ہے، جس کی بنیاد پر وہ اپنے منصوبے مرتب کرتی ہے۔

یہ آبادکاری کا منصوبہ مسجدِ ابراہیمی کے قریب تاریخی مقامات پر قابض اسرائیل کا قبضہ جمانے کی دھمکی دیتا ہے، جس کے ذریعے الخلیل میونسپلٹی سے تعمیرات اور منصوبہ بندی کے اختیارات چھین کر قابض اسرائیل کے ماتحت نام نہاد 'سول ایڈمنسٹریشن' کو منتقل کیے جا رہے ہیں۔

پروٹوکول الخلیل

فلسطینی اتھارٹی نے سنہ 1997ء میں قابض اسرائیل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جسے 'پروٹوکول برائے دوبارہ تعیناتی' کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت اتھارٹی نے الخلیل کے قدیم شہر کو دو حصوں (H1) اور (H2) میں تقسیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ (H2) وہ علاقہ ہے جس میں قابض اسرائیل تمام تر ذمہ داریاں اور اختیارات اپنے پاس رکھتا ہے، اور اسی علاقے میں مسجدِ ابراہیمی واقع ہے۔

سنہ 1994ء میں انتہا پسند اسرائیلی باروخ گولڈسٹائن کی جانب سے کیے جانے والے قتلِ عام کے بعد، جس میں مسجدِ ابراہیمی میں فجر کی نماز کے دوران 29 فلسطینی شہید اور سیکڑوں زخمی ہوئے تھے، اسرائیلی حکومت نے مسجد کو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان زمانی اور مکانی لحاظ سے تقسیم کر دیا تھا اور مسلمان نمازیوں کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ حال ہی میں قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسجدِ ابراہیمی سمیت پورا شہرِ الخلیل اسرائیلی بالادستی کے تحت رہے گا، یعنی اسے باقاعدہ طور پر اسرائیل میں ضم کر دیا جائے گا۔

الخلیل میں بزلئیل سموٹریچ کے منصوبے
الحاق اور قابض اسرائیل کی بالادستی کو مسلط کرنے کی خطرناک مہم قرار

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا ہے کہ الخلیل شہر کے حوالے سے قابض اسرائیل کے وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ کے اعلانات اور اقدامات مغربی کنارے کی یہودیت سازی کے راستے میں ایک خطرناک پیش رفت ہیں، اور یہ الحاق اور یہودی آبادکاری کے منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے

سیاسی اور زمینی حقائق مسلط کرنے کی ایک نئی کوشش ہے۔ جماعت نے منگل کے روز جاری کردہ ایک پریس بیان میں کہا کہ بزلیل سموٹریچ کی جانب سے بے نقاب کیے گئے اقدامات کا مقصد قابض اسرائیل کے قبضے کو مستحکم کرنا اور فلسطینی زمینوں پر، خاص طور پر الخلیل شہر میں اسرائیلی کنٹرول کو مضبوط کرنا ہے، جو تاریخی اور مذہبی اعتبار سے فلسطینیوں کے اہم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ 'حماس' کا یہ موقف بزلیل سموٹریچ کے اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے نام نہاد 'معاہدہ الخلیل' کو منسوخ کرنے اور شہر میں منصوبہ بندی اور تعمیرات کے اختیارات کو قابض اسرائیل کی 'سول ایڈمنسٹریشن' کی 'ہائر پلاننگ کونسل' کے سپرد کرنے کا دعویٰ کیا ہے، جبکہ یہ اختیارات دہائیوں سے اوسلو معاہدوں سے جڑے ہوئے تھے۔ جماعت نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اقدامات الخلیل شہر اور اس کے مضافات میں یہودی آبادکاری کے اثر و رسوخ کو وسیع کرنے کی کوشش ہیں، جو ایک وسیع تر نوآبادیاتی منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد مغربی کنارے پر اسرائیلی بالادستی مسلط کرنا، یہودی بستیوں کو قانونی حیثیت دینا اور الحاق و بے دخلی کی پالیسیوں میں تیزی لانا ہے۔ حماس نے تصدیق کی کہ قابض اسرائیل کے اقدامات کتنے ہی شدید کیوں نہ ہوں، وہ الخلیل شہر کی پختہ فلسطینی شناخت کو تبدیل کرنے یا اس کے تاریخی اور جغرافیائی حقائق کو مٹانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ شہر مسلسل یہودیت سازی کی کوششوں کے باوجود مقبوضہ فلسطینی سرزمین کا ایک اٹوٹ حصہ رہے گا۔ اس تناظر میں 'حماس' نے فلسطینیوں کو دعوت دی کہ وہ اپنی زمین اور قومی اصولوں سے وابستگی کو مضبوط کریں، الحاق اور یہودی آبادکاری کے منصوبوں کو مسترد کرنے کے لیے عوامی تحریک کے دائرہ کار کو وسیع کریں، اور زمین پر نئے حقائق مسلط کرنے کی قابض اسرائیل کی پالیسیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر قسم کی مزاحمت کو تیز کریں۔ حماس نے ایک بار پھر عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی علاقوں میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے خلاف اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے فوری حرکت میں آئیں اور ایسی پالیسیوں کو روکنے کے لیے کام کریں جو بین الاقوامی قانون اور عالمی قراردادوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ یہ پیش رفت قابض اسرائیل کی کابینہ کی طرف سے الخلیل میونسپلٹی کے تاریخی شہر کے کچھ حصوں میں اختیارات سلب کرنے اور انہیں براہ راست فوجی اور یہودی آبادکاروں کے انتظامی کنٹرول میں دینے کے فیصلے کے بعد سامنے آئی ہے۔ تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ یہ قدم شہر کی حقیقت اور شناخت میں دوررس تبدیلیوں کی تمہید ہے۔ قابض اسرائیل کی وزارتی قانون سازی کمیٹی نے گزشتہ دس مئی سنہ 2026ء کو 'عوتسما یہودیت' پارٹی کے ارکان کی طرف سے پیش کردہ ایک بل پر بحث کی تھی، جس میں فلسطینی تنظیم آزادی کے ساتھ دستخط شدہ اوسلو، الخلیل اور وائی ریور معاہدوں کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ قابض اسرائیل سابقہ سیاسی معاہدوں کو ختم کرنے اور مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک نیا حقیقت مسلط کرنے کے عزائم میں تیزی لا رہا ہے۔

انتظامی حراست۔۔۔ فلسطینیوں کی زندگی کو مفلوج کرنے، انہیں غیر یقینی صورتحال کے بھنور میں دھکیلنے کی مجرمانہ صہیونی پالیسی

غزہ: مرکز برائے فلسطین برائے مطالعہ اسیران نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ قابض اسرائیل کی طرف سے اپنائی جانے والی انتظامی حراست کی پالیسی کا بنیادی اور منظم مقصد فلسطینی

قیدی کی معمول کی زندگی کے چکر کو مفلوج کرنا اور اسے سماجی، پیشہ ورانہ اور تعلیمی استحکام سے محروم رکھنا ہے۔ مرکز نے منگل کے روز جاری کردہ اپنے بیان میں واضح کیا کہ اس پالیسی کو فلسطینیوں کے عزم کو توڑنے اور ان کے مستقبل کو تباہ کرنے کے لیے ایک مستقل سزا کے آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ انہیں بغیر کسی الزام یا منصفانہ مقدمے کے طویل برسوں تک قید رکھا جا سکے۔ مرکز کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار سے رہائی پانے والے اسیران کو ٹارگٹ کرنے کا انکشاف ہوتا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس وقت انتظامی حراست میں موجود افراد میں سے 80 فیصد سے زائد ایسے سابقہ قیدی ہیں جنہیں قابض اسرائیل نے بار بار گرفتار کیا ہے تاکہ انہیں مسلسل اضطراب اور خوف کی کیفیت میں رکھا جا سکے۔ اس وقت قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں موجود 9500 قیدیوں میں سے 3324 افراد انتظامی حراست کے تحت قید ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ ان گرفتاریوں کے اعادہ سے تکلیف اور شدت آتی ہے، کیونکہ کچھ اسیران دس بار سے زائد بار انتظامی حراست کا شکار ہو چکے ہیں، جبکہ دیگر نے اس خودکار تجدید ہونے والی من مانی گرفتاری کے تحت اپنی عمر کے پندرہ سال سے زائد کا عرصہ سلاخوں کے پیچھے گزارا ہے۔ تعلیمی اور سماجی سطح پر، بار بار ہونے والی انتظامی حراست نے ہزاروں اسیران کو اپنی تعلیمی اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے سے محروم کر دیا ہے، اس کے علاوہ یہ بہت سے لوگوں کے لیے ملازمتیں اور روزگار کے ذرائع کھونے کی براہ راست وجہ بھی بنی ہے، جس نے ان کے معاشی اور زندگی کے حقائق پر منفی اثر ڈالا ہے۔ رپورٹ میں اس پالیسی کے گہرے انسانی اثرات کو بھی دستاویزی شکل دی گئی ہے، جو جبری طور پر قیدیوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ زندگی کی تفصیلات اور اہم سماجی مواقع جیسے شادیوں، گریجویشن اور نوزائیدہ بچوں کے استقبال میں شرکت سے محروم رکھتی ہے۔ مرکز نے قابض اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ فلسطینی قیدی کی آزادی اور مرضی ہی نہیں بلکہ اس کی پوری زندگی کو ہر چھوٹی بڑی تفصیل کے ساتھ نشانہ بناتا ہے۔ اسی لیے وہ رہا ہونے والے اسیران کو بار بار اور قریب قریب کے وقفوں سے دوبارہ گرفتار کر لیتا ہے تاکہ انہیں محفوظ اور مستحکم طریقے سے جینے اور بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کا موقع نہ ملے۔ کچھ اسیران کو 10 سے زائد بار انتظامی طور پر گرفتار کیا گیا، جبکہ کچھ نے کسی بھی الزام کے بغیر 15 سال سے زیادہ کا عرصہ انتظامی حراست میں گزارا۔ مرکز برائے فلسطین نے قرار دیا کہ رہا ہونے والے اسیران کو بار بار نشانہ بنانے کو انفرادی یا بے ترتیب واقعات اور اقدامات کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ یہ ایک منظم اور مربوط پالیسی ہے جس کی قیادت انتہا پسند قابض حکومت کر رہی ہے اور اس میں سکیورٹی اور عدالتی نظام کے درمیان کرداروں کی تقسیم ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل کا مقصد فلسطینی معاشرے کو تباہ کرنا، اس کے عزم کو توڑنا، اسے تھکا دینا اور اسے اپنے قومی و آزادی کے مقصد سے دستبردار ہونے اور اپنی زمین سے رضاکارانہ ہجرت پر مجبور کرنا ہے۔ مرکز برائے فلسطین برائے مطالعہ اسیران نے تمام بین الاقوامی اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آئیں اور قابض حکام پر سنجیدہ دباؤ ڈالیں تاکہ انتظامی حراست کے جرم کو روکا جا سکے یا اس کے استعمال کو محدود کیا جائے، جو کہ بین الاقوامی انسانی قوانین کے مطابق ہے جو اعلان کردہ قانونی جواز کے بغیر افراد کو آزادی سے محروم رکھنے کو جرم قرار دیتے ہیں۔

وسطی غزہ میں قابض اسرائیل کا ڈرون حملہ، دو حقیقی بھائی شہید

قابض اسرائیل کی ایک ڈرون نے منگل کے روز وسطی غزہ کی پٹی میں دو شہریوں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں وہ جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ واقعہ جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے دوران پیش آیا۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ وسطی غزہ کی پٹی میں نصیرات کیمپ کے شمال میں برج النوری کے قریب قابض اسرائیل کے ایک ڈرون حملے میں دو فلسطینی شہید ہو گئے۔ ذرائع نے شہداء کی شناخت دو بھائیوں احمد ولید ابو ہین (32 سال) اور محمود ولید ابو ہین (25 سال) کے طور پر کی ہے۔ دریں اثنا، قابض اسرائیل کی افواج نے منگل کو بھی غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فائرنگ، توپ خانے سے گولہ باری اور عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں میں شدید فائرنگ کی، جس کے ساتھ ہی توپ خانے سے گولہ باری کی گئی اور شہر کی فضا میں ڈرون طیاروں نے نچلی پروازیں کیں۔ اس کے علاوہ قابض اسرائیل کی افواج نے خان یونس کے مشرق میں واقع بنی سہیلہ چوک کے قریب صلاح الدین روڈ کے نزدیک دھوئیں کے گولے پھینکے اور شدید فائرنگ کی۔ غزہ شہر میں، شہر کے مغربی اور مشرقی حصوں میں قابض اسرائیل کے ہیلی کاپٹروں کی نچلی پروازیں دیکھی گئیں، جس کے باعث مقامی رہائشیوں میں شدید کشیدگی پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے وسطی غزہ میں بریج کیمپ کے شمال میں وادی غزہ پل کے آس پاس کے علاقوں میں فائرنگ کی۔ یاد رہے کہ پیر کے روز قابض اسرائیل کی افواج نے وسطی غزہ کی پٹی کے قصبے الزوائدہ میں رہائشی علاقے کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچوں سمیت پانچ شہری شہید ہو گئے۔ قابض اسرائیل کی افواج جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے بے گھر افراد کے ٹھکانوں پر فضائی اور

توپ خانے سے گولہ باری کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نام نہاد یلو لائن کے اندر عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کا عمل جاری ہے، جبکہ اشیاء خوردونوش، امدادی سامان اور نقل و حرکت پر عائد سختیاں بھی برقرار ہیں۔

وزارت صحت فلسطین کے اعداد و شمار کے مطابق، دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے آغاز سے اب تک شہداء کی تعداد 999 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 3152 افراد زخمی ہوئے ہیں، اور اب تک 784 لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جارحیت کے نتیجے میں مجموعی طور پر تقریباً 010,73 فلسطینی شہید اور 260,173 زخمی ہو چکے ہیں، جو کہ غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی جاری سفاکیت کی بھاری انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

صہیونی فوج کی فول پروف سکیورٹی میں درجنوں یہودی آبادکاروں کا مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوا

غزہ: منگل کی صبح یہودی آبادکاروں کے گروپوں نے قابض اسرائیل کی افواج کی سخت سکیورٹی میں مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں پر دھاوا بول دیا۔ اس موقع پر مسجد کے صحنوں میں مسلمانوں کو جمع ہونے اور وہاں ڈٹ جانے کی اپیلیں مسلسل جاری ہیں۔ مقدس شہر کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ درجنوں یہودی آبادکاروں نے آج صبح مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں داخل ہو کر اشتعال انگیز چکر لگائے اور تلمودی رسومات ادا کیں۔ ذرائع نے وضاحت کی کہ یہودی آبادکاروں نے قابض افواج کی سرپرستی میں مسجد میں گھس کر وہ حرکتیں کیں جنہیں وہ 'مہاکاوی سجدہ' قرار دیتے ہیں۔ یہ دھاوے ایسے وقت میں کیے جا رہے ہیں جب انتہا پسند تنظیم 'بیدینو' جو نام نہاد 'ہیکل کی تنظیموں' میں سے ایک ہے، نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں ان کے ربی 'شموئیل الیاہو' نے یہودی آبادکاروں کو مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہاں ایک یہودی عبادت گاہ کی تعمیر کی راہ ہموار کی جا سکے۔ مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے والے انتہا پسندوں کی جانب سے خلاف ورزیاں جاری ہیں، جن میں اجتماعی دعائیں کرنا، گانا گانا، رقص کرنا، قابض اسرائیل کا جھنڈا لہرانا اور مغربی راہداری کے قریب تصاویر بنانا شامل ہے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے بھی مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس مقصد کے لیے رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں، لوگوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے اور بیت المقدس اور مقبوضہ علاقوں کے رہائشیوں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر فلسطینی عوام اور بیت المقدس کے باسیوں کی جانب سے مقبوضہ فلسطین کے اندرونی علاقوں اور مغربی کنارے کے ان لوگوں کے لیے عوامی اپیلیں شروع کی گئی ہیں جو مسجد تک پہنچ سکتے ہیں کہ وہ آج منگل سے ہی بڑی تعداد میں نکلیں اور مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں موجودگی کو یقینی بنائیں۔ اس اپیل کا مقصد نئے ہجری سال سنہ 1448ھ کے اس عظیم دینی موقع کو ایک خاص روحانی اور علامتی ماحول میں منانا ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں اس مسجد کے مقام و مرتبہ کی عکاسی کرتا ہے۔

ہیکل کے دعویدار گروہوں کا سرخ بچھیا کی پیدائش کا اعلان، القدس کے امور کے ماہر کا خطرات پر انتباہ

غزہ: القدس کے امور کے ماہر زیاد ابحیص نے کہا ہے کہ 'ہیکل انسٹی ٹیوٹ' کی جانب سے مقبوضہ جلیل میں ایک نئی سرخ بچھیا کی پیدائش کا اعلان ہیکل کے حامی تنظیموں کے اس منصوبے میں ایک نمایاں پیش رفت ہے جس کا مقصد ایسے مذہبی اور عقائد پر مبنی حالات پیدا کرنا ہے جو مسجد اقصیٰ میں یہودی آبادکاروں کے داخلے کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی راہ ہموار کریں۔

ابحیص نے وضاحت کی کہ 'ہیکل انسٹی ٹیوٹ' جو کہ انتہا پسند ہیکل تنظیموں کا مرکزی ادارہ ہے اس واقعے کو غیر معمولی مذہبی اہمیت کے حامل کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے اپنے اعلان کا آغاز یہ کہہ کر کیا کہ یہ بچھیا شمالی محاذ پر جاری جنگ کے سائے میں پیدا ہوئی ہے اور اسے توراتی عقائد کے مطابق ایک خدائی نشانی کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ماہر نے نشاندہی کی کہ یہ نئی بچھیا ان پانچ بچھیاؤں سے مختلف ہے جنہیں انتہا پسند تنظیموں نے سنہ 2022ء میں امریکی ریاست ٹیکساس سے درآمد کیا تھا کیونکہ یہ مقبوضہ فلسطین کے اندر پیدا ہوئی ہے۔ اس حقیقت نے ماضی میں ربیوں کی جانب سے درآمد شدہ بچھیاؤں پر کیے جانے والے اس اعتراض کو ختم کر دیا ہے کہ وہ توراتی تصور کے مطابق نام نہاد سرزمینِ اسرائیل سے باہر پیدا ہوئی تھیں۔

انہوں نے بتایا کہ سرخ بچھیا کا معاملہ ہیکل کے دعویدار گروہوں کے عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے جو یہ مانتے ہیں کہ اس کی راکھ کو طہارت کی رسومات میں استعمال کرنا اس نام نہاد نجاستِ موت سے چھٹکارا پانے کے لیے بنیادی شرط ہے جس کے بارے میں روایتی مذہبی تشریحات کے مطابق بہت سے ربیوں کا خیال ہے کہ یہ یہودیوں کو مسجد اقصیٰ کے علاقے میں داخل ہونے سے روکتی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہی عقیدہ ہیکل تنظیموں کی جانب سے سرخ بچھیا کے منصوبے میں گہری دلچسپی کی وضاحت کرتا ہے کیونکہ اسے اقصیٰ میں داخل ہونے والے افراد کی تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ اب بھی ایسی مذہبی پابندیاں موجود ہیں جو بہت سے مذہبی یہودیوں کو مسجد میں مسلسل داخل ہونے سے روکتی ہیں۔

ابحیص نے توجہ دلائی کہ 'ہیکل انسٹی ٹیوٹ' نے سنہ 1986ء سے ایک ایسا مکمل پروگرام ترتیب دیا ہے جس کا مقصد ایسی سرخ بچھیا تلاش کرنا ہے جو تورات کی سخت شرائط پر پوری اترتی ہو۔ گذشتہ دہائیوں کے دوران انسٹی ٹیوٹ نے ایک سے زائد بار ایسی بچھیا ملنے کا اعلان کیا ہے لیکن ذبح کرنے کی مطلوبہ عمر تک پہنچنے پر وہ شرائط پر پورا نہ اترنے کے باعث نااہل قرار پائیں۔

انہوں نے واضح کیا کہ تورات کی رائج شرائط کے مطابق بچھیا کا مکمل سرخ ہونا، کسی بھی نقص یا زخم سے پاک ہونا، اس کا زرعی یا پیداواری کاموں میں استعمال نہ ہونا اور اس کا پیدا نہ ہونا یا دودھ نہ دینا ضروری ہے۔ یہ ایسی شرائط ہیں جن کی وجہ سے ان تمام معیارات پر پورا اترنے والی بچھیا کا ملنا انتہائی مشکل ہے۔ قدس کے محقق نے انکشاف کیا کہ پروجیکٹ کے منتظمین کے سامنے موجودہ مشکل یہ ہے کہ جس کسان کے پاس یہ بچھیا پیدا ہوئی اس نے شناخت کے لیے اس کے کان میں سوراخ کر دیا تھا جو مطلوبہ خصوصیات کے مطابق نہ ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔ 'ہیکل انسٹی ٹیوٹ' کی جانب سے جاری کردہ معلومات کے مطابق کان میں لگائی گئی شناخت کو چند دن بعد ہٹا دیا گیا تھا جبکہ انسٹی ٹیوٹ سے وابستہ ماہرین کان کے بھرنے کے عمل کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی ایسا نشان نہ رہ جائے جو مستقبل میں اس کی اہلیت پر اثر انداز ہو۔

ابحیص نے اشارہ کیا کہ انسٹی ٹیوٹ نے بچھیا کا نام 'تمیمہ' رکھا ہے اور اس کی حالت کی نگرانی کے لیے ایک خصوصی تعلیمی اجلاس کا اہتمام کیا ہے۔ یہ اقدام ظاہر کرتا ہے کہ ہیکل کی تنظیمیں اس منصوبے پر کتنا زیادہ انحصار کر رہی ہیں کیونکہ یہ مسجد اقصیٰ سے متعلق نئے مذہبی حقائق مسلط کرنے اور نام نہاد ہیکل کی تعمیر کے منصوبوں کی ان کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کا کریک ڈاؤن، نابلس میں آبادکاروں کی جانب سے "قبر یوسف" پر دھاوا

غزہ: اسرائیلی قابض افواج نے گزشتہ شب اور منگل کی صبح مغربی کنارے کے مختلف شہروں اور قصبوں میں وسیع پیمانے پر چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کارروائی کا مرکز نابلس

شہر تھا، جہاں قابض اسرائیلی فوج نے انتہا پسند آبادکاروں کو "قبر یوسف" تک پہنچانے کے لیے سکیورٹی فراہم کی۔ مقامی ذرائع کے مطابق، اسرائیلی فوج کی بڑی تعداد نے نابلس کے مشرقی علاقے کا محاصرہ کیا، جہاں ساؤنڈ بموں کا استعمال کیا گیا اور صحافیوں کو علاقے سے دور دھکیل دیا گیا۔ اس دوران شہر کے مشرق میں واقع گاؤں "عراق التایہ" کے چوک پر گاڑیوں کی تلاشی بھی لی گئی۔ قابض فوج کی سرپرستی میں آبادکاروں نے قبر یوسف پر دھاوا بولا، جبکہ اسی دوران "کفر قلیل" گاؤں اور "عسکر الجدید" کیمپ میں بھی فوجی یلغار کی گئی۔ اسرائیلی جارحیت مغربی کنارے کے دیگر حصوں تک پھیل گئی، جس میں درج ذیل علاقے شامل رہے: طولکرم کے شمال میں واقع قصبوں 'دیر الغصون' اور 'صیدا' میں بھی اسرائیلی فوجی داخل ہوئے۔ صیدا میں ایک گھر پر چھاپہ مارا گیا، جبکہ دیر الغصون میں "یزن سائد بدران" نامی نوجوان کو اس کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ قلندیا کیمپ میں ایک نوجوان کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی دوران، الخلیل کے جنوب میں واقع شہر 'دورا' کے مغرب میں 'جبل طاروسا' کی چوٹی پر اسرائیلی پرچم لہرایا گیا، جسے فلسطینیوں کے خلاف ایک اشتعال انگیز اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ ان واقعات کے تناظر میں، مختلف فلسطینی حلقوں کی جانب سے مغربی کنارے میں اسرائیلی قبضے اور آبادکاروں کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے خلاف مزاحمت کو تیز کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔